قرآن مجید
ترجمہ مع تفسیر
قرآن مجید
ترجمہ مع تفسیر
قرآن پبلیکیشنز
اسلام آباد

قرآن مجید

ترجمہ مع تفسیر

جلد چہارم

سُورۃ محمد تا سُورۃ النّاس

الحاج پیر صلاح الدّین

ناشر

محمد احمد جلیل

قرآن پبلیکیشنز اسلام آباد

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ

ربطِ آیات

پچھلی سورتوں میں جن کا عنوان حٰمٓ تھا قرآن کی حقانیت کے دلائل دیئے تھے۔ لیکن کافروں نے قرآن کو نہ مانا بلکہ اس کی بیخ کنی بزورِ شمشیر کرنا چاہی۔

آیت ۲ تا ۴:۔

فرمایا: کافروں کے تمام حربے ناکام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو مکارمِ اخلاق عطا کرے گا اور ان کے حالات درست کر دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافر جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں اور مومن سچ کی۔

آیت ۵ تا ۷:۔

جب کافروں نے ظلم کو اپنا شیوہ بنا لیا اور دینِ حق کو بزورِ شمشیر نابود کرنے کی ٹھان لی تو مومنوں کو ان کا مقابلہ کرنے کی اجازت دی۔ اس ضمن میں جنگ کے بعض اصول بیان کئے۔

آیت ۸ تا ۱۳:۔

مومنوں کو جنگ کے لئے مالی اور جانی قربانی پیش کرنے کی ترغیب دی اور بتایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کافر ہلاک ہوں گے اور تم کامیاب، اور تم میں سے جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے اللہ انہیں جنت میں جگہ دے گا۔

آیت ۱۴ تا ۱۸:۔

فرمایا: کافروں کا حال پہلے مکذّبین سے مختلف نہیں ہوگا۔ وہ انہی کی طرح ہلاک کئے جائیں گے اور وہ جو یہ کہتے ہیں کہ آخر ہر ایک نے مرنا ہے سو یاد رکھو! کہ کافر مر کر جہنم میں جائیں گے اور مومن جنت میں۔

آیت ۱۹:۔

جب کافروں کے جہنم میں ڈالے جانے کا ذکر کیا تو وہ جھلا کر کہنے لگے کہ تم نے یہ کیا قیامت کی رٹ لگا رکھی

ہے۔کب آئے گی قیامت ؟ فرمایا : ایک قیامت تو روزِ محشر کو آئے گی، لیکن تمہارے لئے ایک اور قیامت کا نقشہ بھی جم رہا ہے۔

آیت ۲۰ :۔

باوجود اس کے کہ کافر حضورؐ کو اور مسلمانوں کو قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے حضورؐ کو مومنوں اور کافروں کیلئے دعا کرنے کی تلقین کی۔فرمایا: تم دربدر بھٹکتے پھرتے تھے کہ کہیں تمہیں ٹھکانا ملے ۔ اللہ نے تمہیں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس اس کا شکر کرو۔ کافروں کے لئے دعا کرنے کے حکم میں یہ اشارہ ہے کہ یہ ایمان لے آئیں گے اور تباہ نہیں کئے جائیں گے۔

آیت ۲۱ تا ۳۲ :۔

پھر اصل مضمون کی طرف عَود کرکے جہاد کے لئے اُکسایا اور کمزور مسلمانوں کو فرمایا: پہلے تو تم لوگ قتال کے لئے اجازت مانگتے تھے لیکن اب جبکہ اجازت مل گئی ہے تم اس سے جی چراتے ہو۔ بہتر یہی ہے کہ اطاعت کو اپنا شعار بناؤ۔ اگر تم اس ظلم کو گوارا کروگے جو تم پر کیا جاتا ہے تو اس ظلم کو کیونکر ناگوار سمجھو گے جو خود تم اقتدار ملنے پر لوگوں پر کرسکو گے۔ یاد رکھو! جو ظلم کی مدافعت نہیں کرتا آسانی سے ظالم بن جاتا ہے اور اس کے کان اور آنکھیں بیکار ہوجاتی ہیں۔ اگر تم قرآن پر غور کرتے تو جہاد سے جی نہ چراتے اور نہ راہِ فرار اختیار کرتے نہ راہِ ارتداد۔ اور نہ کافروں سے جوڑ توڑ کی باتیں کرتے۔ قیامت کے عذاب سے ڈرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے کھوٹ ظاہر کردے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کیا ہے کہ تمہیں بالکل ننگا نہیں کردیا۔ البتہ تمہارا اندازِ گفتگو تمہارے قلب کا آئینہ دار ہے۔

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے مومن اور منافق میں تمیز کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اب وہ تمہیں آزمائش میں ڈالتا رہے گا جب تک کہ کھرے کو کھوٹے سے الگ نہیں کردیتا۔

آیت ۳۳ تا ۳۵ :۔

فرمایا: کافر اللہ کا کوئی نقصان نہیں کرتے۔ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ ان کی تمام کوشش اکارت جائے گی اور دینِ حق غالب آئے گا اور کافر دُنیا اور آخرت میں خائب اور خاسر ہوں گے۔

آیت ۳۶، ۳۷ :۔

پھر اصل مضمون کی طرف عَود کیا اور مومنوں کو کہا: کم ہمّت نہ بنو۔ کافروں سے صلح کی درخواست نہ کرو۔ بالآخر

تم ہی غالب آؤ گے۔ دُنیا کی زندگی تو ایک تماشہ ہے اس کے بدلہ میں آخرت نہ گنواؤ۔

آیت ۳۸، ۳۹:۔

آخر میں مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا: اللہ تم سے تمہارے اموال کا ایک حصّہ مانگتا ہے یہ مال اسی نے تمہیں دیئے تھے۔ وہ یہ بھی اصرار کر سکتا ہے کہ اس کا سارا مال اس کو لوٹا دو۔ اس نے تم پر احسان کیا کہ تم سے اپنے دیئے ہوئے مال کا ایک حصّہ طلب کرتا ہے۔ پس بخل نہ کرو اور ایمان کی شرائط کو پورا کرو۔

آیاتہا ۳۸ (۴۷) سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ رکوعہا ۴

اِس سُورت کا نام آیت ۲ کے جملہ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے ماخوذ ہے۔ اسے سورۃ قتال بھی کہتے ہیں۔ یہ نام آیت ۲۰ کے جملہ وَ ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ سے ماخوذ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ②

جن لوگوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا ◉

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ③

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے اور اس کلام پر ایمان لائے جو محمد پر نازل ہوا ـــ اور وہ سراسر سچ ہے اور ان کے رب کی طرف سے ہے ـــ اللہ ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دے گا اور

ان کے حالات درست کر دے گا ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳

اس کی وجہ یہ ہے کہ کافر جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں اور مومن اُس سچ کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ربّ کی طرف سے آیا ہے۔ جس طرح اللہ نے آج کافروں اور مومنوں کا حال بیان کیا ہے اسی طرح وہ ہمیشہ لوگوں سے ان کے حال بیان کرتا رہتا ہے ◉

اَمْثَالَهُمْ : احوال الفريقين او احوال النّاس (بیضاوی)

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ړ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۵

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۶ۚ

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۷

مومنو! جب تمہیں کفار کی حقیقت معلوم ہو گئی تو جب جنگ میں تمہارا ان سے آمنا سامنا ہو تو تم ان کی گردنیں اُڑا دو۔ اور جب تم ان پر غلبہ حاصل کر لو تو ان کو مضبوطی سے باندھو۔ اس کے بعد خواہ تم انہیں احسان کر کے چھوڑ دو خواہ فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہ حکم جنگ بندی کے وقت تک کے لئے ہے۔ یہی اللہ کا حکم ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ ان کو خود سزا دے دیتا۔ لیکن اس نے تمہیں قتال کا حکم اِس لئے دیا ہے کہ وہ تمہیں اور کافروں کو ایک دوسرے کے ذریعہ آزمائے یاد رکھو! جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔ وہ ان کو ان کی منزلِ مقصود تک پہنچائے گا۔ اور ان کے حالات درست کرے گا اور ان کو اس باغِ بہشت میں جگہ دے گا جس کے متعلق انہیں پہلے سے بتا چکا ہے ◉

فَاِذَا لَقِيْتُمْ : فاذا کان الامر کما ذکر من ضلال اعمال الکفرة وصلاح احوال المؤمنین فاذا لقیتم فی المحاربة (روح البیان) الفاء یستدعی متعلقاً یتعلق به ویترتب علیه والمعنی فاذا لقیتم بعد ظهور ان لاحرمة لهم فاضربوا اعناقهم (رازی) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا : اِس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد کسی صورت میں قیدی نہیں رکھے جا سکتے۔ جو قانون یو۔این۔او نے آج منظور کیا ہے قرآن نے اس کا صدیوں پہلے حکم دے رکھا ہے۔ بہرحال اگر فریقِ ثانی اِس طریق پر عمل نہ کرے تو وہ اِس رعایت کا مستحق نہیں ہوگا۔

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ : ولکن امر بالقتال لیبلو المؤمنین بالکافرین والکافرین بالمؤمنین (بیضاوی)

عَرَّفَهَا لَهُمْ : اعلمها (کشاف)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑧

مومنو! اگر تم اللہ کے دین اور اس کے رسول کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرے گا ◉

تَنْصُرُوا اللّٰهَ : دینه و رسوله (بیضاوی، جلالین، روح البیان) کمال اتحاد کے اظہار کے لئے مضاف کو حذف کر دیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

رہے کافر، سو ان کے لئے ہلاکت ہے۔ اللہ نے ان کے تمام اعمال ضائع کر دیئے ہیں ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿١٠﴾

اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُس قرآن سے نفرت کرتے ہیں جسے اللہ نے اُتارا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ان کے تمام اعمال باطل کر دیئے ہیں ◉

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١١﴾

کیا ان لوگوں نے کبھی زمین میں سفر نہیں کیا کہ دیکھتے ان سے پہلے مکذبین کا کیا انجام ہوا؟ اللہ نے ان کو تہس نہس کر دیا۔ ان کافروں کے لئے بھی ویسی ہی ہلاکتیں مقدر ہیں ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۲﴾ ع ۵

اِس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ مومنوں کا دوست ہے اور کافروں کا کوئی دوست نہیں ◉

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۳﴾

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان باغات میں جگہ دے گا جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔ رہے کافر سو وہ دنیوی زندگی کے مزے لوٹتے ہیں اور چوپایوں کی طرح کھاتے ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے ◉

يَتَمَتَّعُوْنَ: فی الدنیا (کشاف، بیضاوی، طبری، روح البیان، جلالین)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۴﴾

اے رسول! کتنی ہی بستیاں تھیں جو تیری اس بستی سے جس نے

تجھے نکال دیا ہے زیادہ طاقتور تھیں! لیکن ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور کوئی ان کی مدد کو نہ پہنچا ◉

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

کیا وہ لوگ جو اپنے رب کی طرف سے آئی ہوئی بُرہانِ قاطع پر قائم ہیں ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو اپنی بداعمالیوں پر اتراتے ہیں اور اپنی نیچ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں؟ ◉

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

وہ جنّت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جن میں بُو کا نام نہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا نہیں بدلتا اور ایسی شراب کی نہریں

ہیں جو پینے والوں کو لذّت بخشتی ہیں اور ایسی نہریں ہیں جو صاف شفاف شہد سے لبریز ہیں۔ ان کو وہاں ہر قسم کے میوے ملیں گے اور انہیں اپنے رب کی مغفرت حاصل ہو گی۔ کیا وہ لوگ جو ایسے انعامات سے نوازے جائیں گے ان لوگوں کی مانند ہوں گے جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جنہیں پینے کے لئے ایسا کھولتا ہوا پانی ملے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا؟ ◉

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ : خبر مبتدا مقدر ای امن هو فی هٰذا النعیم (بیضاوی)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿١٧﴾

کفار میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر تیری باتوں کو کان لگا کر سُنتے ہیں لیکن جب وہ تیری مجلس سے اُٹھ کر جاتے ہیں تو صاحبِ علم لوگوں سے کہتے ہیں: ابھی اس شخص نے کیا کہا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مُہر لگا دی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نیچ خواہشات کی پیروی کرتے ہیں ◉

پہلی آیات میں کافروں اور مومنوں کا ذکر تھا اِس آیت میں منافقوں کا ذکر ہے۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿١٨﴾

رہے وہ لوگ جو ہدایت پا گئے سو اللہ ان کو ہدایت میں ترقی دے گا۔ وہ ان پر تقویٰ کی راہیں کھول دے گا ◉

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۹﴾

کیا یہ لوگ صرف اس انتظار میں ہیں کہ ان پر قیامت اچانک آ جائے! اس کی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں۔ لیکن جب قیامت آ گئی تو یہ نصیحت کیسے حاصل کریں گے ◉

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۲۰﴾ ع

اے رسول! یقین جان کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ان لوگوں کے گناہوں کے لئے جنہوں نے تیرا حق ادا نہیں کیا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کے لئے اللہ کی مغفرت طلب کر۔ اللہ ان مقامات کو بھی جانتا ہے جہاں تم ٹھکانا ڈھونڈنے کے لئے آتے جاتے تھے اور اس مقام کو بھی جانتا ہے جو بالآخر تمہارا ٹھکانا بنا ◉

لِذَنْبِكَ: لذنبٍ فی حقّك (رازی ۴۰: ۵۵) یالذنب اھل بیتك (رازی ۴۷: ۲۱) اگر حذف کے ساتھ معنی نہ کئے جائیں تو ذنب سے مراد وہ حالت ہے جو ذنب کے مشابہ ہے اسے تسمیۃ الشیٔ بسبب المشابھۃ کہتے ہیں (مختصر المعانی ص۳۷۴)

حضرت سید عبدالقادر جیلانی فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ حضورؐ اس تیزی سے النور یعنی خدا تعالےٰ کی طرف بڑھتے تھے کہ ہر اگلی حالت کے مقابلہ میں پہلی حالت ظلمت کی حالت معلوم دیتی تھی۔ اسی اعتبار سے صوفیاء کہتے ہیں کہ حسنات الابرار سیئات المقربین۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۚ ﴿٢١﴾

مومن کہتے ہیں: جہاد کے بارے میں کوئی سورۃ کیوں نازل نہیں ہوتی؟ لیکن جب ایک ایسی سورۃ نازل ہوئی جس کے احکام واضح تھے اور اس میں جنگ کا ذکر تھا تو تُو نے دیکھا کہ وہ لوگ جن کے دل مریض تھے تیری طرف یوں دیکھنے لگے جس طرح وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کی غشی طاری ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے ◉

لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ: فی امر الجهاد (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

مُحْكَمَةٌ: مبینة لاتشابه فیها (بیضاوی، روح البیان)

مَرَضٌ: ضعف فی الدّین (بیضاوی، روح البیان)

أَوْلَىٰ لَهُمْ: فویل لهم وھو افعل من وَلِیَ وھو القرب فمعناہ الدعاء علیهم بان یلیهم المکروہ (بیضاوی، روح البیان) یعنی اولیٰ کا لفظ ولی سے جس کے معنی قرب کے ہیں افعل کا صیغہ ہے اور

اس کے معنی ہیں ہلاکت ان کے قریب آئے یعنی فویل لھم۔ امام راغب کہتے ہیں کہ یہ کلمہ تہدید اور تخویف کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ یخاطب به من اشرف علی الھلاك (مفردات) جلالین نے اولیٰ کو مبتداء اور طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کو اس کی خبر قرار دیا ہے۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۲﴾

ان کے لئے یہی مناسب تھا کہ کہتے: ہمارا کام تو اطاعت کرنا اور مناسب بات کہنا ہے۔ جب ان کا کمانڈر کسی بات کا قطعی فیصلہ کر لیتا ہے تو ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کریں ◉

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ: واسند العزم الی الامر وھو لاصحابه مجازاً کما فی قوله تعالیٰ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وعامل الظرف محذوف ای خالفوا وتخلفوا۔ (روح البیان، بیضاوی، شوکانی)

بیضاوی کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے صدقوا اللہ کو اس کا عامل قرار دیا ہے۔ شوکانی کے نزدیک دونوں معنی ایک ہی حیثیت کے ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۳﴾

کمزور ایمان والو! تم سے بعید نہیں کہ اگر تمہیں حکومت سونپ دی جائے تو تم زمین میں فساد کرو اور قطع رحمی کرو ◉

جب تم اُس ظلم کو گوارا کرتے ہو جو خود تم پر کیا جاتا ہے تو اس ظلم کو کب ناگوار سمجھو گے جو بطور حاکم

تم خود لوگوں پر کروگے۔ جو ظلم کی مدافعت نہیں کرتا آسانی سے ظالم بن جاتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۴﴾

یاد رکھو! جو لوگ حکومت ملنے پر زمین میں فساد برپا کرتے ہیں اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے ◉

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۵﴾

کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے، یا کیا ان کے دلوں پر انکے دلوں کے مناسبِ حال قفل پڑ گئے ہیں ◉

اَقْفَالُهَا: واضافة الاقفال اليها للدلالة على اقفال مناسبة لها (بیضاوی، روح البیان)

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۶﴾

جو لوگ ہدایت کی راہیں واضح ہو جانے کے بعد ارتداد اختیار کرتے ہیں شیطان نے ان کو گمراہ کر دیا ہے اور ان کے لئے جھوٹی امیدوں کے قلعے کھڑے کر دیئے ہیں ◉

سوّل له الشیطان: اغواه وزين له ان يفعل الشئ (منجد) اغواه وسهل له (اقرب)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو جو اللہ کے نازل کئے ہوئے قرآن سے نفرت کرتے ہیں کہتے ہیں: ہم بعض باتوں میں تمہارے پیچھے چلیں گے۔ انہوں نے تو یہ بات راز میں کہی لیکن اللہ ان کے تمام راز جانتا ہے ◉

کَرِھُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ : القرآن (رُوح البیان)

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارَھُمْ : قالوا ذالك سرًّا فیما بینھم (کشاف) یہ مضمون تقابل سے پیدا ہو رہا ہے۔ یہ مختصراتِ قرآنی ہے۔

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾

اس وقت ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی رُوحیں قبض کرینگے اور ان کے مُنہ اور ان کی پیٹھوں پر کوڑے لگائیں گے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع ۳

ان کے ساتھ یہ معاملہ اِس لئے ہو گا کہ وہ اس طریق کی پیروی کرتے
ہیں جو اللہ کو ناراض کرتا ہے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنا
پسند نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ان کے تمام اعمال باطل
کر دیئے ہیں ◉

ذٰلِكَ : ایں قبض ارواح ایشاں بدین وصف (روح البیان)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ
اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۳۰﴾

کیا وہ لوگ جن کے دل مریض ہیں سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کے کھوٹ
کو ظاہر نہیں کرے گا ◉

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ
لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۱﴾

اے رسول! اگر ہم چاہتے تو اُن لوگوں کو تجھے دکھا دیتے اور تُو
انہیں ان کی ہیئت سے پہچان لیتا۔ لیکن تُو ان کو ان کے اندازِ گفتگو
سے پہچان لے گا۔ اللہ ان کی کھوکھلی باتوں کو بھی جانتا ہے اور
تمہارے ٹھوس اعمال کو بھی جانتا ہے ◉

بِسِيْمٰهُمْ : العلامة والهيئة (منجد)

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ : يسمع اقوالهم الفارغة ويعلم اعمالكم الصالحة (رازی) یہ معنی
تقابل سے پیدا ہو رہے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ

الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾

مومنو! ہم تمہیں آزماتے رہیں گے حتیٰ کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد اور صبر کرنے والوں کو دوسروں سے ممتاز کر دیں اور تمہاری صحیح حالت کو ظاہر کر دیں ◉

وَنَبْلُوَ: نُظْهِر (جلالین)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

جو لوگ کفر کو اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر چلنے سے روکتے ہیں اور ہدایت کی راہیں واضح ہو جانے کے بعد بھی اللہ کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اپنی ان باتوں سے اللہ کا کوئی نقصان نہیں کرتے۔ عنقریب اللہ ان کے تمام اعمال باطل کر دیگا ◉

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾

مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۵﴾

یاد رکھو! جو لوگ کفر کو اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر چلنے سے روکتے ہیں اور پھر کفر ہی کی حالت میں مر جاتے ہیں اللہ ان کو نہیں بخشے گا ◉

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

مومنو! کم ہمّت نہ بنو کہ خود صلح کی درخواست کرو۔ بالآخر تم ہی غالب آؤ گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ وہ کبھی تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا ◉

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۷﴾

یاد رکھو! دُنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے۔ اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارا اجر تمہیں دے گا ◉

اِنْ يَّسْــَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۸﴾

وہ تم سے تمہارے تمام اموال نہیں مانگتا۔ اگر وہ تم سے تمہارے

تمام اموال مانگے اور اس بات پر اصرار کرے تو تم بخل کرو گے اور بخل تمہارا کھوٹ ظاہر کر دے گا ◉

اَمْوَالَكُمْ: جميع اموالكم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

يُخْرِجْ: اِس کا فاعل اللہ بھی ہو سکتا ہے اور بخل بھی (بیضاوی، رُوح البیان)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۹﴾ ع ۴ ۱۰ ۸

سُنو! تم وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جا رہی ہے۔ لیکن تم میں سے بعض لوگ بخل کر رہے ہیں۔ یاد رکھو! جو شخص بخل کرتا ہے وہ اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔ اللہ کو تمہارے اموال کی ضرورت نہیں لیکن تم اس کے محتاج ہو۔

اگر تم ایمان کی شرائط سے اِعراض کرو گے تو وہ تمہاری جگہ ایک اَور قوم لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے ◉

يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ: يقال بخل عليه وعنه (جلالين) والبخل يعدّى بعن وعلیٰ (بیضاوی)

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا: عطف علیٰ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا (۳۷) (بیضاوی)

سُوْرَۃُ الْفَتْحِ

ربطِ آیات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ لوٹ رہے تھے تو راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

صلح حدیبیہ سے پہلے حضورؐ نے خواب دیکھی تھی کہ حضورؐ صحابہؓ کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لئے حضورؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن قریشِ مکہ حضورؐ کے عمرہ کرنے پر رضامند نہ ہوئے۔ آخر فریقین کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کی ایک شق یہ تھی کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے اگلے سال کریں گے۔ یہ معاہدہ تاریخ میں صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔

اِس معاہدہ کی ایک شق یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان قریش کی مرضی کے خلاف بھاگ کر مدینہ چلا جائے گا تو مسلمان اس کو لوٹانے کے پابند ہوں گے لیکن اگر کوئی مسلمان بھاگ کر قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اس کو واپس کرنے کے پابند نہیں ہوں گے۔ اکثر مسلمان اِس معاہدہ سے ناخوش تھے اور اسے اپنی شکست پر محمول کرتے تھے۔

آیت ۲ تا ۴ :۔

فرمایا: ہم نے تجھے ایک فتحِ مبین عطا کی ہے جو اقامتِ دین اور اسلامی ریاست کے قیام کی راہیں ہموار کر دے گی۔

صلح حدیبیہ کے بعد جس زور سے اسلام عرب میں پھیلا اس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی اور بالآخر یہ صلح فتح مکہ کا پیش خیمہ بنی۔ پس بے شک یہ فتحِ مبین تھی۔

آیت ۵ :۔

فرمایا: مومنوں کے دلوں میں اِس صلح کے نتیجہ میں جو ملال پیدا ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو دور کر دیا اور ان کو سکینتِ قلب عطا کی۔

آیت ۶، ۷ :۔

فرمایا: اس فتحِ مبین کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو انعام واکرام سے نوازے گا اور منافقوں اور مشرکوں کو سزا دے گا۔

آیت ۱۸:۔

صلح حدیبیہ بظاہر دب کر کی گئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے فتحِ مبین کہا ہے۔ اِس آیت میں اِس وسوسہ کا ردّ کیا ہے کہ یہ فتحِ مبین کیونکر ہوئی۔

فرمایا: اصل فتح تو قلوب کی ہے۔ اس صلح کے نتیجہ میں تبلیغ کی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں اور اب فرشتوں کے لشکر کافروں پر یلغار کریں گے اور ان کے قلوب اسلام کے لئے کھل جائیں گے۔

آیت ۹، ۱۰:۔

صلح حدیبیہ کو فتحِ مبین اِس لئے بھی کہا ہے کہ وہ فتح مکّہ کے لئے اور اسلامی ریاست کے قیام کے لئے بطور پیش خیمہ تھی۔

فرمایا: ہمارا ازل سے یہ فیصلہ تھا کہ تجھے لوگوں پر قاضی بنائیں گے۔ سو اب وہ دن نزدیک ہے جب تُو عدالت کرے گا۔ اور جب بطور حاکم کے تُو مومنوں کو جنّت کی بشارت دے گا اور کافروں کو عذاب سے ڈرائیگا تو تیری بات کا زیادہ اثر ہوگا اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔

آیت ۱۱:۔

حدیبیہ میں رسول اللہؐ نے عثمانؓ کو ایلچی بنا کر سردارانِ مکّہ کے پاس بھیجا تھا۔ عثمانؓ کی واپسی میں دیر ہوگئی اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ اہلِ مکّہ نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ مرتے دم تک کفّار سے لڑیں گے۔

اِس آیت میں اس بیعت کا شرف بیان کیا ہے اور رسول کے ہاتھ کو خدا کا ہاتھ قرار دیا ہے۔

آیت ۱۲:۔

جب حضورؐ عمرہ کے لئے جانے لگے تو حضور نے اعلان کروا دیا تھا کہ لوگ آپ کے ساتھ چلیں۔ اِس آیت میں ان لوگوں کو سرزنش کی گئی ہے جو حضور کے ساتھ نہیں گئے اور ان کے جھوٹے عذروں کو ردّ کیا ہے۔ آیت ۱۱ میں ان لوگوں کے عزّت و شرف کا ذکر تھا جو حضور کے ہمرکاب تھے۔ اِس آیت میں ان لوگوں کی محرومی کا ذکر ہے جو اپنی کوتاہی کے نتیجہ میں حضور کی ہمرکابی کے شرف سے محروم رہے۔

آیت ۱۳،۱۴:۔

فرمایا: پیچھے رہنے والوں کا یہ عذر غلط ہے کہ وہ اپنے کاموں میں مصروف تھے اِس لئے حضور کے ہمرکاب نہیں ہوئے۔ دراصل وہ ڈرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ قافلہ موت کی طرف جا رہا ہے اور واپس نہیں لوٹے گا۔

آیت ۱۵:۔

پیچھے رہنے والوں کو اشارہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگو۔

آیت ۱۶،۱۷:۔

فرمایا: پیچھے رہنے والے لوگ اب رسول کی ہمرکابی کا شرف حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور حضور کے ساتھ ان کو جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ہاں عنقریب مسلمانوں کو بڑی جنگجو قوموں سے سابقہ پڑے گا۔ اس وقت اگر وہ خدا کے حکم پر لبیک کہیں گے اور میدانِ جنگ سے مُنہ نہیں موڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو نیک اجر دے گا۔

آیت ۱۸:۔

جب آنے والی جنگوں کی پیشگوئی کی تو جہاد کے متعلق بعض قوانین کا ذکر بھی کر دیا اور جہاد پر جانے والوں کو جنّت کی بشارت دی اور جہاد سے مُنہ موڑنے والوں کو عذاب سے ڈرایا۔

آیت ۱۹، ۲۰:۔

پہلے مضمون کی طرف عود کر کے حضور کے ہمراہ جانے والوں کا ذکر کیا اور ان کی بیعت کو بیعتِ رضوان کہا اور فرمایا کہ ہم نے انہیں فتح خیبر کے ذریعہ بہت سے اموالِ غنیمت دیئے۔

آیت ۲۱ تا ۲۵:۔

اِن آیات میں آئندہ فتوحات کی پیشگوئی کی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تم صلح حدیبیہ کے فتح مبین ہونے میں شک نہ کرو۔ اگر کافر تم سے لڑتے تو شکست کھاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس صلح کے ذریعہ تمہاری فتح کو نزدیک تر اور سہل تر کر دیا ہے۔

آیت ۲۶:۔

فرمایا: تمہیں مکّہ پر حملہ کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اِس لئے روک دیا ہے تاکہ تم لاعلمی میں ان چھپے ہوئے مسلمانوں کو پامال نہ کر دو جو مکّہ میں موجود ہیں۔

آیت ۲۷ تا ۲۹:۔

تمام واقعہ پر طائرانہ نظر دوڑاتے ہوئے فرمایا :مسلمان جنگ کی نیت سے نہیں آئے تھے محض عمرہ کرنا چاہتے تھے۔لیکن کافروں نے ضد ٹھان لی اور کہا کہ وہ ان کو عمرہ نہیں کرنے دیں گے۔ اس کے نتیجہ میں بعض ایسے واقعات رُونما ہوئے جن سے مسلمان بزدل ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ان کو اطمینانِ قلب عطا فرمایا اور وہ بیعت علی الموت کر کے ایفاءِ عہد پر قائم ہو گئے۔ رہا یہ سوال کہ پھر اس خواب کا کیا ہؤا جو اللہ کے رسول نے دیکھی تھی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ عمرہ کر رہے ہیں۔سو جان لو کہ یہ سچی خواب ہے اور ضرور پوری ہو گی۔ اور جس طرح یہ خواب ضرور پوری ہو گی اسی طرح یہ پیشگوئی بھی ضرور پوری ہو گی کہ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔

آیت ۳۰:۔

جب اسلام کے غلبہ کا ذکر کیا تو مسلمانوں اور ان کے لیڈر کے خصائلِ حسنہ کا ذکر بھی کر دیا۔ اِس جگہ یہ نکتہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدوں کے مقابلہ میں نیکوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی حکومت قائم کرتا ہے۔

آیاتہا ۳۰ (۴۸) سُوْرَۃُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّۃٌ رکوعہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۲﴾

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۳﴾

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۴﴾

اے رسول! ہم نے تجھے ایک فتح مبین عطا کی ہے تاکہ تُو اللہ کا شکر ادا کرے اور اللہ تیری پہلی اور پچھلی خطائیں معاف کر دے اور اپنی نعمت تجھ پر تمام کر دے اور تجھے اقامتِ دین کی سیدھی راہ دکھا دے اور تیری ایسی مدد کرے جس کے نتیجہ میں تجھے غلبہ حاصل ہو ◉

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر انعامات کرتا ہے تو وہ انعام اس طرح آگے پیچھے آتے ہیں کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ پہلا انعام دوسرے انعام کا سبب بنا ہے۔ دراصل یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے جس کو بندے کا شکر جذب کرتا ہے اِن شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا: اگر اس کے معنے کئے جائیں: ہم تجھے ایک فتحِ مبین عطا کریں گے، تو اس میں فتح مکّہ کی پیشگوئی ہے۔

ذَنْۢبِكَ : ذنبک کے معنے ذنب فی حقّک بھی ہو سکتے ہیں۔ اِس صورت میں اس کے معنے ہوں گے تاکہ اللہ تجھ پر کئے گئے پہلے اور پچھلے اعتراض دُور کر دے۔

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا : فی تبلیغ الرسالۃ و اقامۃ مراسم الریاسۃ (بیضاوی، رُوح البیان) سورۃ کہف آیت ۲۰۵ میں اسی مضمون کو وَعَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ۵

وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو طمانیت بخشی تاکہ وہ اپنے ایمان میں اور بھی ترقی کریں۔ آسمان اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اللہ ہر بات کو جانتا ہے، اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہے ◉

لِلّٰهِ : اس کے معنے ہیں اسی کی ملکیت، اسی کی مخلوق اور اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ۶

اللہ نے فتح مبین اِس لئے بھی دی ہے تاکہ اس پر شکر ادا کرنے کے نتیجہ میں وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان باغوں میں

جگہ دے جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے اور جن میں وہ ہمیشہ
رہیں گے۔ اور تاکہ وہ ان کی بُرائیاں ان سے دُور کر دے۔ یاد رکھو!
اللہ کے نزدیک ان انعامات کا حصول ایک بہت ہی بڑی کامیابی
ہے ◉

لِیُدْخِلَ: متعلق بمحذوف، لیعرف المومنون نعمة اللہ فیہ ویشکروھا فیستحقوا الثواب (کشاف)

ذٰلِکَ: الادخال والتکفیر (بیضاوی، رُوح البیان)

وَّیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَ
الْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْھِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَلَعَنَھُمْ وَاَعَدَّ لَھُمْ
جَھَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ⑦

اور اس نے یہ فتحِ مبین اِس لئے بھی دی ہے تاکہ وہ منافق مردوں
اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور عورتوں کو جو اللہ کے متعلق
بدگمانی کرتے تھے سزا دے۔ وہ خود اسی ہلاکت کے چکّر میں پھنس گئے
ہیں جو وہ مومنوں کے لئے تجویز کرتے تھے۔ اللہ ان سے ناراض ہے۔
اس نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے جہنّم تیار کیا ہے۔ کیا ہی
بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ: عطف علی یُدخل (بیضاوی، رُوح البیان)

عَلَیْھِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ: ای ما یظنون ویتربصونہ بالمؤمنین فھو حائقٌ بھم ودائرٌ علیھم (کشاف، رُوح البیان)

السّوء: الهلاك والدمار (کشاف)

وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ⑧

آسمان اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ⑨

اے رسول! ہم نے تجھے لوگوں پر قاضی بنا کر بھیجا ہے، اور اِس لئے بھیجا ہے کہ تُو ایمان لانے والوں کو نیک انجام کی بشارت دے اور انکار کرنے والوں کو ان کے بَد انجام سے آگاہ کرے ◉

چونکہ قضا شہادت کے نتیجہ میں واقع ہوتی ہے اِس لئے مطابق تسمیۃ الشئی باسم سببہٖ بعض دفعہ قضا کے لئے شہادت کا لفظ استعمال کر لیتے ہیں چنانچہ لسان العرب نے شھد اللہ انّہ لا اِلٰہ اِلّا ھو کے معنے قضی اللہ بھی کئے ہیں۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ⑩

لوگو! ہم نے یہ اِس لئے کیا ہے تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور رسول کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو، اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو ◉

تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ: ضمیرھما للہ اولرسولہ (جلالین)

وَتُسَبِّحُوْهُ : ای اللہ (جلالین)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱﴾ ع

اے رسول! جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں دراصل اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ جو شخص اس عہد کو توڑے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے اس کا وبال اسی کی جان پر ہو گا اور جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے تو اس کے عوض اللہ اسے بہت بڑا اجر دے گا ⊙

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ : یہ اصل میں بما عٰهد علیه هو الله ہے یعنی بما هو عهد علیه الله۔ جب دوھا اکٹھے ہوئے تو ایک تخفیف ہوگیا اور اس کی جگہ ضمہ نے لے لی (روح البیان) اس کی دوسری قرارت بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهِ اللّٰهَ ہے (شوکانی)

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ

كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ⑪

اے رسول! عنقریب بدوؤں میں سے وہ لوگ جنہیں اللہ نے پیچھے چھوڑ دیا تجھ سے کہیں گے: ہم اپنے مال مویشی اور اہل و عیال کی دیکھ بھال میں مشغول رہے تو ہمارے لئے بخشش کی دعا مانگ۔ وہ اپنی زبانوں سے اس اخلاص کا اظہار کریں گے جو ان کے دل میں نہیں۔ تو ان سے کہہ: اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانے کا فیصلہ کر لے تو کون تمہیں اس کی تقدیر سے بچا سکتا ہے۔ اور اگر وہ تمہیں نفع پہنچانے کا فیصلہ کر لے تو کون اسکی تقدیر میں حائل ہو سکتا ہے۔ جھوٹے عذر مت تراشو۔ اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات کو جانتا ہے ◉

اَلْمُخَلَّفُوْنَ: الّذین خلّفھم اللّٰہ (جلالین، شوکانی) مخلّف اسم مفعول ہے یعنی پیچھے چھوڑا ہوا، متروک۔

اَھْلُوْنَا: اھل کی جمع اھلون ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ن گر گیا۔

بَلْ: لیس الامر کما تقولون (روح البیان)

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا ⑫

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ⑬

دراصل بات یہ ہے کہ تم نے سمجھا تھا کہ رسول اور مومن اب کبھی اپنے اہل و عیال میں واپس نہیں آئیں گے۔ یہ ایک ایسا خیال تھا جو تمہارے دل کو بھا گیا۔ تم نے سوءِ ظن سے کام لیا۔ تم ہلاک ہونے والے لوگ ہو۔ یاد رکھو! ہم نے ایسے کافروں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتے بھڑکتے ہوئے شعلوں کا اہتمام کر رکھا ہے ◉

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵﴾

آسمانوں پر اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کرتا ہے، جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ لیکن اپنی ذات میں اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا : فان الغفران والرحمة من ذاته والتعذيب داخل تحت قضائه (بیضاوی) رحمته سابقة لغضبه (کشاف)

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

مومنو! عنقریب جب تم مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے جاؤ گے تو وہ لوگ جن کو اللہ نے پیچھے چھوڑ دیا ہے تم سے کہیں گے: ہمیں اجازت دو کہ ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فیصلہ کو بدل دیں۔

اے رسول! تو ان سے کہہ: تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ اِس بارے میں اللہ کا حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے۔

وہ کہیں گے: اللہ نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔

اُن سے حسد کے کیا معنی۔ وہ تو بات کو سمجھتے ہی نہیں ◉

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

اے رسول! بدوؤں میں سے جن کو اللہ نے پیچھے چھوڑ دیا ہے کہہ: عنقریب تمہیں ایسے لوگوں سے لڑنے کے لئے بُلایا جائے گا جو بڑے جنگجو ہوں گے۔ تمہیں ان سے اس وقت تک لڑنا ہو گا جبتک کہ وہ اللہ کی اطاعت نہ کریں۔ اگر تم اللہ کا حکم مانو گے تو وہ تمہیں بہت اچھا اجر عطا کرے گا۔ لیکن اگر تم نے اس کے حکم سے سرتابی

کی جیسا کہ تم نے پہلے کی تھی تو وہ تمہیں ایک دردناک عذاب دے گا ◉

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۸

اگر کوئی اندھا جہاد کے لئے نہ نکلے یا کوئی لنگڑا جہاد کے لئے نہ نکلے یا کوئی مریض جہاد کے لئے نہ نکلے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ یاد رکھو! جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے اللہ ان کو ایسے باغوں میں جگہ دے گا جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔ لیکن جو لوگ اللہ کے حکم سے سرتابی کریں گے وہ ان کو ایک دردناک عذاب دے گا ◉

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝۱۹

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۲۰

اے رسول! جب مومن درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے اللہ
ان سے خوش تھا۔ اسے ان کے دل کا حال معلوم تھا سو اس نے
ان کو اطمینانِ قلب عطا کیا اور ایک فوری فتح عطا کی اور بہت سے
اموالِ غنیمت دیئے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے سمیٹے۔ یاد رکھو!
اللہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر قیام کیا اور حضرت عثمانؓ کو ایلچی بنا کر اہلِ مکہ کی طرف بھیجا تو یہ خبر مشہور ہوگئی کہ اہلِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے بیعت لی کہ وہ قریش سے مرتے دم تک لڑیں گے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ کی خوشخبری کی وجہ سے یہ بیعت بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔

یَاْخُذُوْنَھَا: جب اپنی عنایات کا ذکر کیا تو بات کو لمبا کر دیا۔ اسے علمِ بیان میں اطناب کہتے ہیں۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۱﴾

مومنو! اللہ نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہیں کثرت سے اموالِ
غنیمت عطا کرے گا جنہیں تم اپنے ہاتھوں سے سمیٹو گے۔ اس نے
فوری طور پر تمہیں یہ غنائم عطا کئے ہیں اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے
خلاف اُٹھنے سے روک دیئے ہیں تاکہ یہ واقعات مومنوں کے لئے
نشان بن جائیں اور تاکہ وہ تمہیں سیدھا کامیابی کی منزل کی طرف لے جائے ◉

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۲﴾

اور کچھ اور بھی غنائم ہیں جن تک ابھی تمہاری رسائی نہیں۔ اللہ نے ان کو تمہارے لئے محفوظ کر رکھا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا: حفظها للمؤمنين (رازی)

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۳﴾

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۴﴾

اگر کافر تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ دکھاتے اور پھر وہ کسی کو نہ اپنا دوست پاتے نہ مددگار۔ اللہ کا قدیم سے یہی طریق ہے تم اس کے طریق میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے ◉

سُنَّةَ اللّٰهِ: سَنَّ اللّٰهُ ذالك سُنَّة (جلالین، رُوح البیان)

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۵﴾

وہی ہے جس نے تمہیں اُن پر فتح دینے کے بعد، مکّہ کی وادی میں

ان کے ہاتھ تمہارے خلاف اُٹھنے سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان کے خلاف اُٹھنے سے روک دیئے۔ جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا ◉

اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب چند کفّار اسلامی لشکر کے قریب چکّر لگاتے پائے گئے لوگ ان کو پکڑ کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور آپ نے ان کو معاف کر دیا۔

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

اہلِ مکّہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنایا اور تمہیں مسجدِ حرام میں جانے سے روکا اور رُکی ہوئی قربانیوں کو قربان گاہ تک نہ پہنچنے دیا۔

اگر مکّہ میں ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتے جن کو تم نہیں جانتے تھے اور اِس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ تم ان کو نادانستہ اپنے پاؤں تلے روند دوگے اور اس طرح ان کی وجہ سے تم پہ حرف آئے گا تو اللہ تمہیں مکّہ پر حملہ کرنے کی اجازت دے دیتا۔ اللہ نے تمہیں حملہ کرنے سے اِس لئے روکا تاکہ وہ جسے چاہے اپنی

رحمت کے سایہ میں لے لے۔ بے شک اگر مومن کافروں سے علیحدہ ہو گئے
ہوتے تو ہم کفّارِ مکّہ کو دردناک عذاب دیتے ◉

اِس آیت میں یہ نکتہ ہے کہ خدا تعالیٰ بعض نیک وجودوں کا اتنا پاس کرتا ہے کہ ان کی موجودگی کی وجہ سے ساری بستی کو عذاب سے بچا لیتا ہے۔ اگرچہ بستی والے ان پر ظلم ہی کرتے ہوں لیکن وہ ان کے لئے سپر کا کام دیتے ہیں۔

مَعۡکُوۡفًا: عکف (روکنا) سے اسم مفعول۔ اِس جگہ اَلۡهَدۡیَ کا حال واقع ہوُا ہے۔ حال کم و بیش صفت کے معنی دیتا ہے البتہ اس میں فعل کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

لَوۡلَآ: جواب لولا محذوف (بیضاوی، جلالین)

فَتُصِیۡبَکُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّعَرَّةٌۢ: من جهتهم مکروه بوجوب الدية او الکفارة بقتلهم والتاسف علیهم۔ یعنی تمہیں دیت یا کفارہ دینا پڑتا یا تمہیں افسوس ہوتا اور اِس طرح تم نقصان یا دُکھ اُٹھاتے۔ (بیضاوی، رُوح البیان)

اِذۡ جَعَلَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الۡجَاهِلِیَّةِ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَکِیۡنَتَهٗ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ وَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ اَلۡزَمَهُمۡ کَلِمَةَ التَّقۡوٰی وَ کَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهۡلَهَا ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۲۷﴾ ع ۳/۹ ۱۱

اے رسول! وہ وقت بھی یاد کر جب کافروں نے اپنے دل میں ضد ٹھان لی، زمانۂ جاہلیّت کی ضِد، اور اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں کو اطمینانِ قلب عطا کیا اور ایفاءِ عہد کو ان کے لئے لازم قرار دیا۔ اور وہ اس کے سزاوار اور لائق بھی تھے۔ بے شک اللہ ہر بات کو جانتا ہے ◉

كَلِمَةَ التَّقْوٰى : كلمة الشهادة او الثبات او الوفاء بالعهد (بیضاوی) یعنی ان پر کلمۂ شہادت واجب کیا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ صرف اللہ ہی کو مؤثرِ حقیقی سمجھیں یا ان کے لئے استقلال اور تثبیت اور ایفائے عہد کو واجب کیا۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۸﴾

اللہ نے اپنے رسول کو سچی خواب دکھائی جو عین واقعات کے مطابق تھی۔ اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ ضرور مسجدِ حرام میں امن و امان کے ساتھ اس حالت میں داخل ہو گے کہ تم میں سے بعض نے اپنے سر منڈوائے ہوں گے اور بعض نے اپنے بال ترشوائے ہوں گے اور تمہیں کوئی خوف لاحق نہیں ہوگا۔ جہاں تک اِس معاملہ میں تاخیر کا تعلق ہے سو یاد رکھو کہ اللہ کو وہ کچھ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں۔ تاہم اس نے تمہاری ڈھارس بندھانے کے لئے تمہیں اس خواب کے پُورا ہونے سے پہلے ایک فوری فتح عطا کر دی ہے ◉

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا : صدقه فى رؤياه ولم يكذب به (كشاف)

بِالْحَقِّ : يجوز ان يتعلق بصدق وان يكون حال من الرؤيا (املاء، كشاف)

مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ : اى محلقًا بعضكم ومقصرًا آخرون (بیضاوی)

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا : من الحكمة فى تاخير فتح مكة (كشاف، بیضاوی)

فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا : ف محذوف عبارت پر دالّ ہے۔ فَتْحًا قَرِيْبًا سے مراد

فتح خیبر ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۹

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ دینِ حق کو تمام اَدیان پر غالب کرے۔ اللہ کے وعدوں پر اللہ ہی کافی گواہ ہے ◉

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا: علی ان ما وعدہ کائن (بیضاوی، رُوح البیان)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۾ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۰ ع

۴ ع ۱۲

محمد اللہ کا رسول ہے۔ اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ کفّار کے حق میں بہت سخت ہیں۔ آپس میں بہت مہربان ہیں۔ تُو دیکھے گا کہ وہ اکثر رکوع و سجود میں پڑے رہتے ہیں۔ اور اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے رہتے ہیں۔ ان کی علامت ان کے چہروں پر نقش ہے، سجدوں کے نشان۔ تورات میں ان کی یہی خصوصیّت بیان کی گئی ہے اور انجیل میں بھی ان کی یہی خصوصیّت بیان کی گئی ہے۔ ان کی مثال اس بیج کی طرح ہے جو پہلے تو اپنی کونپل نکالتا ہے پھر وہ بیج اپنی طاقت سے اس کونپل کو مضبوط کرتا ہے اور وہ کونپل ایک مضبوط شاخ بن جاتی ہے اور اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور کسانوں کو بھلی لگنے لگتی ہے۔

اللہ اسی طرح مومنوں کو درجہ بہ درجہ ترقی دے گا تاکہ وہ ان کی ترقی سے کفار کا غم و غصہ بڑھائے۔ یاد رکھو! اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے ◉

سِيمَاهُمْ : علامتهم (جلالین، رُوح البیان)

مَثَلُهُمْ : صفتهم العجيبة (بیضاوی، رُوح البیان) صفتهم (جلالین)

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ : تعليل لما دل عليه تشبيهم بالزّرع (کشاف، رازی)

سُورَةُ الحُجُرَاتِ

ربطِ آیات

پچھلی سورت میں اسلامی معاشرے کا ذکر کیا تھا۔ اِس سورت میں اس کے خدوخال بیان کئے ہیں اور اس کے متعلق چند ضروری احکام دیئے ہیں۔

آیت ۲ :۔

فرمایا: کسی کام میں رسول پر مسابقت کی کوشش نہ کرو اور تمام اہم امور میں رسول کا حکم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو۔

آیت ۳ تا ۶ :۔

فرمایا: رسول کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرو اور اسے پکارتے وقت ادب کا پہلو ملحوظ رکھو اور جب وہ گھر کے اندر ہو تو باہر سے اس کو مت پکارو بلکہ اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرو۔

آیت ۷ :۔

فرمایا: جب کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی ایسی خبر لائے جس کے نتیجہ میں تم کسی کے خلاف ایکشن لینا ضروری سمجھو تو پہلے اس خبر کی تصدیق کر لو۔ اِس آیت میں معاشرے کو بتایا ہے کہ تمہارے آنکھ اور کان وہ لوگ ہونے چاہئیں جو امین اور صالح ہوں اور تمہیں صحیح خبریں پہنچانے والے ہوں۔

آیت ۸، ۹ :۔

فرمایا: ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم دل سے رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی اور بغاوت سے تم کو نفرت ہو۔ اگر تم ان صفات کے حامل بن جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں انعام واکرام سے نوازے گا۔

آیت ۱۰، ۱۱ :۔

فرمایا: مرکز کا فرض ہے کہ اگر دو گروہ آپس میں متحارب ہوں تو ان میں صلح کرا دے۔ اور اگر ایک گروہ زیادتی

سے باز نہ آئے اور دوسرے پر یلغار کر دے تو سب متحد ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔ لیکن انصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اور اِس وجہ سے ایک فریق کو ذلیل نہ کیا جائے کہ اس نے مرکز کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا جب اس کو زیر کر لیا جائے تو اس کے ساتھ عدل کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

اِس آیت میں تمام وہ اصول بیان کر دیئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے یو۔ این۔ او دُنیا میں انصاف قائم کرنے کا صحیح ادارہ بن سکتا ہے۔

آیت ۱۲:۔

قوموں کے درمیان منافرت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض قومیں بعض دوسری قوموں کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں مسلمانوں نے تقسیمِ ہند میں اِس وجہ سے بہت نقصان اُٹھایا ہے۔ قرآن نے اس سے سختی سے منع کیا ہے۔ دوسروں کا مذاق اُڑانے کی مرض عورتوں میں بہت ہے اِس لئے خاص طور پر عورتوں کو اس سے منع کیا ہے۔

اِسی طرح ایک دوسرے کے نام رکھنے سے منع کیا ہے اور ایسا کرنے والے کو فاسق اور نافرمان کہا ہے۔

آیت ۱۳:۔

بدظنّی، عیب جوئی اور غیبت سے منع کیا ہے۔

آیت ۱۴:۔

فرمایا: کسی کے عربی اور عجمی ہونے میں فضیلت نہیں ہے۔ قبیلے اور قومیں تو محض اِس لئے ہیں کہ تم پہچانے جاسکو۔ تم میں سب سے زیادہ معزّز وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہے۔

آیت ۱۵ تا ۱۷:۔

فرمایا: حقیقی ایمان محض مُنہ سے اسلام کے اقرار کا نام نہیں۔ رسول کی رسالت میں کسی قِسم کا شک نہ کرنا اور اپنے مال اور اپنی جانیں اللہ کی راہ میں قربان کرنا اصل ایمان ہے۔

آیت ۱۸:۔

ان لوگوں کو سرزنش فرمائی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اِسلام قبول کر کے رسول پر احسان کیا ہے۔

فرمایا: تم نے رسول پر کوئی احسان نہیں کیا۔ احسان تو تم پر اللہ نے کیا ہے جس نے تمہیں ایمان کی دولت دی ہے۔

آیت ۱۹۔

آخر میں فرمایا: یہ نہ سمجھو کہ تم زبانی باتوں سے اللہ کو دھوکہ دے لوگے۔ وہ تمہارے تمام اعمال اور انکے محرکات کو جانتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ②

مومنو! اللہ اور اس کے رسول کے قدم سے آگے قدم نہ بڑھاؤ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یاد رکھو! اللہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ جانتا ہے ◉

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ: لا تقطعوا امرًا قبل ان یحکما بہ (بیضاوی، کشاف، رُوح البیان)

یعنی ان کے حکم سے پہلے کوئی کام نہ کرو۔ یہ بھی جائز ہے کہ اللہ کا لفظ حضورؐ کے کمال اتحاد اور شرف کے اظہار کے لئے لایا گیا ہو اور مطلب یہ ہو کہ حضورؐ کے قدم سے آگے قدم نہ بڑھاؤ ؎

بزہد و وفا کوش ❊ ولیکن میفزا بر مصطفٰے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ③

مومنو! اللہ کے نبی کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو اور اس کے ساتھ اس طرح بلند آواز میں بات نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے بلند آواز میں کرتے ہو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے سمجھی میں تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں ◉

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ④

یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ◉

اِمْتَحَنَ : اخلصها او جربها او عرفها (بیضاوی، رُوح البیان)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ⑤

اے رسول! جو لوگ تجھے تیرے گھر کی چاردیواری کے باہر سے

پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے ◉

حُجُرٰتِ: جمع حجرة وهي ما يحجر عليه من الارض بحائط ونحوه (جلالين)

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اگر وہ اتنا انتظار کرتے کہ تُو گھر سے نکل کر خود ان کے پاس آ جاتا تو یہ بات ان کے لئے بہت اچھی ہوتی۔ اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ کو بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا پائیں گے ◉

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا: ولو ثبت صبرهم وانتظارهم (بيضاوى)

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: لمن تاب منهم (جلالين)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

مومنو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی چھان بین کر لو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کئے پر پشیماں ہو ◉

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ

الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۸﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۹﴾

یاد رکھو! تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ اکثر امور میں تمہاری بات مان لے تو تم ہلاک ہو جاؤ۔ لیکن اب صورتِ حال یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت عطا کی ہے اور اسے تمہارے دلوں کی زینت بنایا ہے، اور کفر، نافرمانی اور بغاوت سے تم کو متنفّر کیا ہے۔ یاد رکھو! ان صفات کے حامل لوگ ہی اللہ کے فضل و کرم سے راست رَو ہیں۔ اللہ ان کے تمام کوائف کو جانتا ہے۔ اس کی حکمت نے ان کو اپنے انعام و اکرام کے لئے چُن لیا ہے ◉

لَعَنِتُّمْ : لَوَقَعْتُمْ فِی الْعَنَتِ وَالْهَلَاكِ (کشاف، بیضاوی)

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿۱۰﴾

اے مومنوں کی مرکزی جماعت! اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں جنگ

کرنے لگیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔ اگر اس کے بعد ان میں
سے ایک گروہ دوسرے پر چڑھائی کردے تو تم سب زیادتی کرنے والے
کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کو قبول کر لے۔
اور جب وہ ایسا کرلے تو فریقین کے درمیان عدل اور انصاف کے
ساتھ صلح کراؤ۔ ہر حال میں انصاف کرو! یاد رکھو! اللہ انصاف
کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ◉

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١١﴾ ع ۱۱/۱۲

یاد رکھو! تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔پس اپنے دونوں
بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر
رحم کیا جائے ◉

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ
أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ
أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا
تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ
الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١٢﴾

مومنو! کوئی قوم دوسری قوام کا مذاق نہ اڑائے۔عین ممکن ہے کہ وہ

لوگ جن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے مذاق کرنے والوں سے بہتر ہوں۔ اِسی
طرح عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق نہ اُڑائیں عین ممکن ہے کہ وہ
عورتیں جن کا مذاق اُڑایا جاتا ہے مذاق کرنے والی عورتوں سے بہتر
ہوں۔ اور تم ایک دوسرے پر طعن نہ کرو۔ اور تم ایک دوسرے کے
نام نہ رکھو۔ ایمان لے آنے کے بعد فاسق کہلانا بہت ہی بُرا ہے۔
یاد رکھو! جو لوگ منع کرنے کے بعد بھی باز نہیں آتے وہ بہت ہی
ظالم ہیں ◉

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ : الاسم ھھنا بمعنی الذکر من قولھم طار اسمهٗ فی النّاس بالکرم او باللؤم (کشاف، بیضاوی، رُوح البیان، طبری، رازی)

وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ : عمانھی عنه (بیضاوی، جلالین، طبری، رازی، رُوح البیان)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ : ایسے ظالم ہیں کہ ان کے مقابل ہیں کسی اَور کو ظالم نہیں کہا جا سکتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳﴾

مومنو! بہت سے گمان ایسے ہیں کہ تمہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
اور بعض گمان تو گناہ ہیں۔ اور تم ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ
کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی پسند

کرے گا کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے ؟ بیشک ایسا فعل تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بار بار توبہ قبول کرتا ہے، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَلَا تَجَسَّسُوْا: اصلہ لاتتجسسوا ای لا تبحثوا عن عورات المسلمین وعیوبھم (روح البیان، جلالین)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۴﴾

لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور مختلف قوموں اور قبیلوں میں اِس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ لیکن اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزّز وہی ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے ◉

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

بدوی کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے۔ اے رسول! تُو ان سے کہہ: ابھی تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہُوا۔ اگر تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

لَا يَلِتْكُمْ مِنْ اَعْمَالِكُمْ : من اجورها (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ⑯

مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور ایمان لانے کے بعد کسی شک میں مبتلا نہیں ہوتے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ ایمان لے آئے ◉

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑰

اے رسول! تُو ان بدوؤں سے کہہ: کیا تم اللہ کو اپنے دین کے متعلق معلومات بہم پہنچا رہے ہو جبکہ اللہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو آسمان میں اور زمین میں ہے۔ یاد رکھو! اللہ ہر چیز کا پورا پورا علم رکھتا ہے ◉

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑱

اے رسول! یہ لوگ اسلام قبول کرکے تجھ پر احسان رکھتے ہیں۔ تُو ان سے کہہ: تم اسلام قبول کرنے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ تم نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا۔ احسان تو اللہ نے تم پر کیا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی راہ دکھا دی ہے۔ اگر تم اپنے ایمان کے دعوے میں سچے ہو تو اس بات کا سمجھنا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ◉

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ : فی ادعاء الایمان وجوابه محذوف (بیضاوی، روح البیان)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑲ ع ۸/۱۴

یاد رکھو! اللہ آسمان اور زمین کے تمام بھید جانتا ہے۔ وہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے ◉

سُورَۃُ قٓ

ربطِ آیات:

اِس سورت میں قرآن کی حقانیت اور قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲:-

فرمایا: ہمارے رسول کی صداقت کی دلیل قرآن ہے۔ ایسی پاک تعلیم کا لانے والا جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

آیت ۳، ۴:-

کافروں کے اس فرسودہ اعتراض کا ذکر کیا کہ کیا جب ہم مرکر مٹی ہوجائیں گے تو ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

آیت ۵ تا ۹:-

فرمایا: ہمیں خوب معلوم ہے کہ مٹی کن اجزا کو کھاتی ہے لیکن ہم نے ایک ایسا قانون بھی بنا رکھا ہے جو ہر چیز کو محفوظ رکھتا ہے۔ دراصل وہ قیامت کا اِس لئے انکار کرتے ہیں کہ انہوں نے سچ کو قبول کرنا سیکھا ہی نہیں ورنہ اگر وہ کائنات کو دیکھتے تو جان لیتے کہ جس قادرِ توانا خدا نے آسمان اور زمین بنائے ہیں اُس کے لئے انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا کچھ مشکل نہیں۔

آیت ۱۰ تا ۱۲:-

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: جس خدا نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اس قدر اہتمام کیا ہے اس نے تمہاری دائمی زندگی کے لئے کوئی انتظام کیوں نہیں کیا ہوگا۔ تم دُنیا میں بھی احیاء کا عمل دیکھتے ہو۔ مُردہ کھیتی آسمان سے پانی برسنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوجاتی ہے۔ جس طرح ہم نے اس میں احیاء کا عمل قبول کرنے کی قوت رکھ دی ہے اسی طرح ہم نے مُردوں میں احیاء کا عمل قبول کرنے کی قوت رکھ دی ہے، اور جس طرح وہ آسمانی پانی کے ذریعہ دوبارہ زندہ ہوجاتی ہے اسی طرح تم امرِ ایزدی کی نسیم کے ایک ہی جھونکے

سے دوبارہ زندہ ہو جاؤ گے۔

آیت ۱۳ تا ۱۵ :۔

فرمایا: قیامت کا انکار اور رسولوں کا انکار ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ اگر تم رسولوں کا انکار نہ کرو تو قیامت کا انکار بھی نہیں کرو گے۔ لیکن یاد رکھو پہلے مکذّبین تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اگر تم بھی ہمارے رسول کے انکار پر اصرار کرو گے تو تمہارا حال ان سے جدا نہیں ہو گا۔

آیت ۱۶ :۔

فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ کو قادرِ مطلق نہیں سمجھتے۔ تم ہر روز اس کی قدرت کے نظارے دیکھتے ہو۔ پھر کیونکر سمجھتے ہو کہ وہ قیامت پر قادر نہیں۔

آیت ۱۷ تا ۳۰ :۔

فرمایا: قیامت کا انکار ایک وسوسہ ہے۔ ہم نے اپنے قانون میں یہ بات رکھ دی ہے کہ ہر ایک عمل اثر چھوڑتا ہے۔ یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ انسان کے تمام اعمال کا ریکارڈ رکھا جا رہا ہے۔ جب صورتِ حال یہ ہے تو تمہیں قیامت کی فکر کرنی چاہیئے جب تمہیں ہانک کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا اور تمہارا نامۂ اعمال تمہارے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اُس وقت حق سے دشمنی کرنے والوں کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس وقت تم کہو گے کہ ہمارے بئس القرین نے ہمیں ورغلایا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: غلط بات نہ کہو۔ ہم نے اپنے رسول تم میں بھیجے تاکہ وہ تمہیں بئس القرین سے خبردار کریں لیکن تم نے ہمارے رسولوں کی بات نہیں مانی اور بئس القرین کی بات مانی۔ اب جہنّم میں جاؤ۔

آیت ۳۱ تا ۳۶ :۔

پھر تصویر میں رنگ بھرنے کے لئے جہنّم اور جنّت کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ دل جہنّم سے متنفر ہوں اور جنّت کی طرف راغب ہوں۔

آیت ۳۷، ۳۸ :۔

فرمایا: اے منکرو! اپنی طاقت پر غرور نہ کرو اور ہمارے رسول کے انکار میں جلدی نہ کرو۔ وہ لوگ جو تم سے پہلے ہمارے رسولوں کا انکار کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے تم سے زیادہ طاقتور تھے۔ لیکن جب ہمارا عذاب آیا تو ان کی طاقت ان کے کسی کام نہ آئی۔ وہ ہمارے عذاب سے بچنے کے لئے جگہ جگہ

بھاگتے پھرے لیکن ان کو کہیں پناہ نہ ملی۔پس ہماری نصیحت گوشِ ہوش اور حضورِ قلب سے سنو۔اگر تم باز نہ آئے تو تم بھی ہماری گرفت سے بچ نہیں سکو گے۔

آیت ۳۹ :-

اِس آیت میں قیامت کی اچھوتی دلیل دی ہے۔فرمایا: ہم نے آسمان اور زمین چھ ادوار میں بنائے ہیں۔ الحج : ۶ میں انسان کی چھ ادوار میں پیدائش کو جس کا تفصیلاً ذکر المؤمنون : ۱۵ میں کیا گیا ہے قیامت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔پس کائنات کے چھ ادوار کو قیامت کی دلیل کے طور پر پیش کرنا گویا یہ کہنا ہے کہ جس طرح تمہاری خلقت کا آخری دَور خلقاً آخر ہے اسی طرح زمین و آسمان کی خلقت کا آخری دور خلقاً آخر ہے یعنی يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (ابراہیم : ۴۹)، یہی قیامت ہے۔

آیت ۴۰، ۴۱ :-

خطاب کا رُخ رسول کی طرف موڑ کر کہا: تُو ان کی بیہودہ باتوں پر صبر کر اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہ۔ہم نے تیری تسبیح و تحمید میں مُردوں کو زندہ کرنے کا اثر رکھا ہے۔

آیت ۴۲ تا ۴۵ :-

کلام میں زور پیدا کرنے کے لئے خطاب کا رُخ مخاطب کی طرف پھیر کر کہا: دیکھو! ایک ہی دھماکے میں قیامت آ جائے گی اور تم قبروں سے نکل کر ہمارے حضور دوڑتے ہوئے آؤ گے۔پس وہ دن آنے سے پہلے اُس دن کا انتظام کر لو۔

آیت ۴۶ :-

آخر میں رسول کو مخاطب کر کے فرمایا: ہمیں معلوم ہے وہ حق کے خلاف کیا کیا باتیں بناتے ہیں لیکن ہم نے دین کو جبر کے ساتھ نہیں پھیلانا۔پس ان کی باتوں پر صبر کر اور قرآن کے ذریعہ لوگوں کو نصیحت کر۔

سورت کی ابتداء بھی قرآن کے ذکر سے کی گئی تھی اور اس کا اختتام بھی قرآن کے ذکر سے کیا گیا تاکہ مضمون کے دونوں سرے مِل جائیں۔
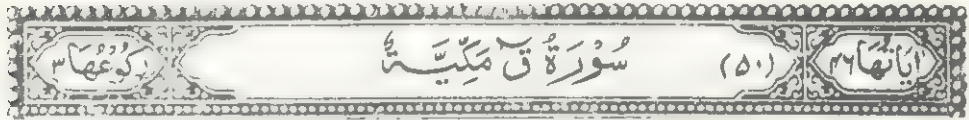
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قٓ قف وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ج ②

میں قادرِ مطلق ہوں۔ میں قرآن مجید کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ تو سچا رسول ہے ◉

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ: جواب القسم محذوف ای انّک یا محمّد لنبیٌّ (روح البیان)

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ج ③

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ج ذٰلِكَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ ④

یہ کیا بوالعجبی ہے کہ یہ لوگ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہی میں سے ایک شخص انہیں قیامت کے عذاب سے ڈرانے آیا ہے چنانچہ یہ کافر کہتے ہیں: یہ بہت ہی عجیب بات ہے! کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ یہ تو بہت ہی بعید از قیاس بات ہے ◉

مُنْذِرٌ: یخوفھم بالنار بعد البعث (جلالین)
ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا: جواب اذا محذوف (شوکانی، بیضاوی، جلالین، روح البیان)

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ج وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۵

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۶

ہمیں خوب معلوم ہے کہ مٹی ان کے کن اجزاء کو کھا جاتی ہے لیکن
ہمارے ہاں ایک ایسا قانون بھی ہے جو ہر چیز کو محفوظ رکھتا ہے۔
یہ لوگ صرف قیامت ہی کا انکار نہیں کرتے۔ ان کی حالت یہ ہے
کہ سچائی کے آتے ہی اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ
ہے کہ وہ سخت الجھن میں پڑے ہوئے ہیں ◉

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ: اضراب و انتقال من بیان شناعتھم السابقة الی بیان ما ھو اشنع منه وھو تکذیبھم للنبوّة الثابتة بالمعجزات الباھرة (روح البیان)
لَمَّا جَآءَهُمْ: من غیر تأمل (روح البیان)

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۷

کیا وہ اپنے اوپر آسمان کی طرف نگاہ نہیں ڈالتے؟ ہم نے
اسے کیسا بنایا ہے! اور ہم نے اس کو کس طرح مزیّن کیا ہے!

کہ اس میں کوئی بھی عیب نہیں ◉

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ﴿۸﴾

اور کیا وہ اپنے نیچے زمین کی طرف نظر نہیں ڈالتے ؟ ہم نے اسے کس طرح بچھایا ہے اور اس میں پہاڑ کھڑے کئے ہیں اور اس میں ہر نوع کی خوبصورت نباتات اُگائی ہیں ◉

وَالْاَرْضَ : معطوف علیٰ موضع الی السّماء (جلالین)

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾

ہم نے یہ تمام کاروبار اِس لئے بنایا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو بار بار ہماری طرف رجوع کرتا ہے اس کو دیکھ کر اپنے دل کی آنکھیں کھولے اور نصیحت حاصل کرے ◉

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۱۰﴾

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۱﴾

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۲﴾

اور ہم آسمان سے منافع بخش پانی نازل کرتے ہیں۔پھر اس کے ذریعہ لوگوں کو رزق مہیا کرنے کے لئے باغ اُگاتے ہیں اور وہ دانہ اُگاتے ہیں جو کٹنے والی کھیتی میں لگتا ہے۔ اور تہ بہ تہ خوشوں سے لدے ہوئے کھجوروں کے بلند و بالا درخت اُگاتے ہیں۔اور اس پانی کے ذریعہ ہم مُردہ زمین کو زندگی بخشتے ہیں۔جس طرح ہم مُردہ زمین کو دوبارہ زندہ کرتے ہیں اسی طرح تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا ◉

حَبَّ الْحَصِيْدِ : حبّ الزرع الذی ھو من شانہ ان یحصد (بیضاوی، رُوح البیان)

بَلْدَةً : ارضا جدبۃ (بیضاوی، رُوح البیان)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۳﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۴﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۵﴾

ان لوگوں سے پہلے نوح کی قوم، اصحاب الرس، ثمود، عاد اور فرعون اور اس کی قوم اور لوط کی برادری اور جنگل کے رہنے والوں اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے ان سے جو عذاب کا وعدہ کر رکھا تھا وہ پُورا ہو کر رہا ◉

اَصْحٰبُ الرَّسِّ : الرّس ایک کوئیں کا نام ہے جو مدین کے قریب ہے۔

فِرْعَوْن : اراد بفرعون ایاہ و قومہ (بیضاوی، رُوح البیان) بعض دفعہ سردار کے نام میں اسکے متبعین بھی شامل ہوتے ہیں۔مثلاً کہتے ہیں نپولین نے حملہ کیا اس سے مراد نپولین اور اس کے سپاہی ہوتے ہیں۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ع ۵ ۱۵

کیا ہم پہلی تخلیق کے نتیجہ میں تھک گئے ہیں ؟ نہیں یہ لوگ یہ تو نہیں کہتے ۔ البتہ ان کو شک ہے کہ ہم از سرِ نو پیدا نہیں کر سکیں گے ◉

بَلْ : ای ھم لاینکرون قدرتنا علی الخلق الاول (بیضاوی)

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۷﴾

ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس اس کے دل میں کیا کیا وسوسے ڈالتا ہے ۔ ہم اس کی رگِ جان سے بھی اس کے زیادہ قریب ہیں ◉

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۸﴾

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۹﴾

دیکھو ! اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے دو کاتب اس کی تمام باتیں ضبطِ تحریر میں لا رہے ہیں ۔ اس کے مُنہ سے جو بات بھی

نکلتی ہے ایک مستعد فرشتہ جو اس کے قریب ہی ہوتا ہے اس کو

قلمبند کر لیتا ہے ◉

اَلْمُتَلَقِّیٰنِ : متلقّی سے تثنیہ کا صیغہ ہے۔ متلقی تلقّی سے اسم فاعل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں

اُچک لینے والا، پانے والا یا سیکھنے والا۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ

مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۲۰﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۱﴾

اے انسان! دیکھ!! موت کی بیہوشی سچ مُچ آ گئی۔ یہ وہی موت ہے

جس سے تُو بھاگتا تھا۔ صور پھونکا جا چکا ہے۔ یہ وہی دن ہے

جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا ◉

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۲﴾

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۳﴾

آج ہر ایک جان اس حالت میں حاضر ہوئی ہے کہ اس کے ساتھ

ایک اس کو ہانکنے والا ہے اور ایک اس کے متعلق گواہی دینے والا

ہے۔ اے مردِ نادان! تُو اِس دن سے غافل تھا۔ ہم نے تیری

آنکھوں سے پردہ اُٹھا دیا ہے۔ آج تیری نظر بڑی تیز ہے ◉

اِس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ عدلیہ اور انتظامیہ اور پراسیکوشن کے محکمے الگ الگ ہونے چاہئیں۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

پھر وہ فرشتہ جو اس کے ہمراہ ہو گا کہے گا: یہ رہا اس کا اعمالنامہ جو میرے پاس تیار ہے ◉

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

اس پر بارگاہِ الٰہی سے حکم ہو گا: ڈالو! ہاں جہنم میں ڈالو ہر اُس ناشکرگذار کو جو حق کا دشمن تھا، لوگوں کو نیکی سے روکتا تھا، حد سے بڑھا ہوُا تھا، لوگوں کو شبہات میں ڈالتا تھا، اور اللہ کے سوا کسی اَور کو معبود مانتا تھا۔ اس کو سخت عذاب کے سپرد کرو ◉

اَلْقِيَا: تثنية الفاعل نزل منزلة تثنية الفعل (بیضاوی، رُوح البیان)

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

کافر اپنے بئس القرین پر الزام دھرے گا جس پر وہ کہے گا:

اے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا وہ خود ہی گمراہی میں
دُور جا چکا تھا ◉

قَالَ قَرِيْنُهٗ: فانه جواب لمحذوف دل عليه رَبَّنَا مَا اَطْغَيْتُهٗ (بیضاوی،کشاف،رازی)
اَطْغَيْتُهٗ: اضللته (جلالین)

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۹﴾
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۳۰﴾ ع ۲ / ۱۴ / ۱۶

اللہ کہے گا: میرے حضور جھگڑا نہ کرو۔ مَیں نے تمہیں پیش از وقت
خبردار کر دیا تھا۔ میرا فیصلہ نہیں بدلتا۔ اور مَیں اپنے بندوں پر
ذرہ بھر ظلم روا نہیں رکھتا ◉

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ
مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۱﴾

اُس دن ہم جہنّم سے پوچھیں گے: کیا تُو بھر گیا ہے؟ اور وہ
جواب میں کہے گا: لاؤ اگر کچھ اور بھی ہے ◉

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۲﴾

اُس دن جنّت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی، دُور نہیں
رہے گی ◉

هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٣﴾
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبِ ﴿٣٤﴾
اِدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٥﴾

ارشاد ہوگا: یہی ہے وہ جنّت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ ہر اُس شخص کے لئے ہے جو بار بار اپنے ربّ کے حضور جُھکتا تھا، اللہ کی حدود کی حفاظت کرتا تھا، اپنے دل میں رحمٰن کا خوف رکھتا تھا، اور اس کے حضور نیازمند دل کے ساتھ حاضر ہوتا تھا۔ تم اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ دائمی زندگی کا دن ہے ◉

لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٦﴾

وہاں ان کو جو چاہیں گے ملے گا اور ہمارے پاس اَور بھی بہت سی نعمتیں ہیں جو ہم ان کو بِن مانگے دیں گے ◉

وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ: مَا يَشَاءُونَ کے تقابل کی وجہ سے اس میں بِن مانگے دینے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيصٍ ﴿٣٧﴾

اے رسول! کتنی ہی قومیں ہم اِن لوگوں سے پہلے ہلاک کر چکے

ہیں! وہ اِن سے بہت زیادہ طاقتور تھے۔ جب ہمارا عذاب آیا وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگتے پھرے لیکن ان کو کوئی مفر نہ ملا ◉

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۸﴾

اس تمام روداد میں صاحبِ دل کے لئے نصیحت ہے، یا اس شخص کے لئے جو ہماری نصیحت گوشِ ہوش اور حضورِ قلب سے سُنتا ہے ◉

شَهِیْدٌ: حاضر بذھنہٖ (بیضاوی، رُوح البیان) حاضر بالقلب (جلالین)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۹﴾

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے، اور ہمیں کوئی تکان نہیں ہوئی ◉

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ ﴿۴۰﴾

وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۱﴾

اے رسول! ان کی باتوں پر صبر کر اور سورج کے نکلنے سے پہلے
اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے ربّ کی تسبیح و تحمید کر۔
اور رات کو بھی اور نمازوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کر ◉

اَلسُّجُوْد: سجود سے یہاں مراد نماز ہے اسے علمِ بیان میں تسمیة الشئ باسم جزءہ کہتے ہیں
(مختصر المعانی صـ۳۷۲)

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۲﴾

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۳﴾

اے شخص! گوشِ ہوش سے سُن! جس دن پکارنے والا تجھے پاس
ہی سے پکارے گا، جس دن لوگ گرجتی ہوئی آواز کو ٹھیک
ٹھیک سُنیں گے، یہی قیامت کا دن ہوگا ◉

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۴﴾

ہم ہی زندگی بخشتے ہیں، ہم ہی موت دیتے ہیں اور بالآخر سب کو
ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ◉

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا
يَسِيْرٌ ﴿۴۵﴾

جس دن زمین لوگوں کے اُوپر سے پھٹ جائے گی اور وہ نکل کر
تیز تیز بھاگیں گے، یہی حشر کا دن ہوگا جسے لانا ہمارے لئے
آسان ہوگا ◉

سِرَاعًا: جميع سريع حال من مقدر ای فيخرجون مسرعين (جلالين)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

اے رسول! ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کیا کیا باتیں بناتے ہیں۔ تجھے ان پر جبر کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ ان کی باتوں سے دل گرفتہ نہ ہو اور قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو نصیحت کر جو میرے عذاب سے ڈرتے ہیں ◉

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ: ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

سُورَۃُ الذّٰرِیٰت

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قیامت کے اچھوتے دلائل دئیے ہیں اور منکرین کو ہلاکت کی بشارت دی ہے اور رسول کی صداقت اور توحید کو مبرہن کیا ہے۔

آیت ۲ تا ۷ :-

اِن آیات میں پیشگوئی کی ہے کہ مومن بہت جلد غالب آئیں گے اور دشمنوں کو منتشر کر دیں گے اور سلطنت کے کاروبار کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیں گے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں گے اور ایک نئے نظام کی بنیاد رکھیں گے۔

پھر فرمایا: اگر ہماری یہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو یہ بھی ضرور پوری ہو گی کہ قیامت آکر رہے گی۔

آیت ۸ تا ۱۰ :-

فرمایا: دیکھو ہم نے آسمان میں تمہارے فائدہ کے لئے مختلف راستے بنائے ہیں اگر ہم نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اس قدر اہتمام کیا ہے تو کیوں نہ تمہاری دائمی زندگی کے لئے کوئی اہتمام کیا ہو گا۔ بیشک ہم نے تمہاری ہدایت کا سامان کیا ہے اور اپنے انبیاء بھیجے ہیں تاکہ تمہیں آسمانی راہیں دکھائیں۔ ہمارا رسول اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے لیکن تم اس کو ماننے کی بجائے طرح طرح کی باتیں بنا رہے ہو عجب اُلٹی کھوپری ہے تمہاری۔

آیت ۱۱ تا ۲۰ :-

فرمایا: تم جھوٹ کی پیروی کر رہے ہو اور ہلاکت کی راہوں پر چل رہے ہو اور آخرت کو بھول گئے ہو۔ اور کہتے ہو یومِ حساب کب آئے گا۔

سنو! یہ اُس دن آئے گا جب تمہیں آگ میں ڈالا جائے گا اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو جنّت میں داخل کیا جائے گا۔

آیت ۲۱، ۲۲ :-

فرمایا : تم نشان طلب کرتے ہو زمین میں اور خود تمہارے اندر تمہارے لئے جا بجا نشان ہیں۔ زمین کی ہر چیز رُو بہ ہلاکت ہے۔ کیا یہ قیامت کی دلیل نہیں؟ ہم زمین کو کاٹتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ کیا یہ رسول کی صداقت کی دلیل نہیں؟

آیت ۲۳، ۲۴ :-

فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے رزق کا بند و بست آسمانی پانی کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ جس خدا نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے یہ اہتمام کیا ہے اسی نے تمہاری دائمی زندگی کے لئے قرآن نازل کیا ہے جس نے تمہیں نطق دیا ہے اسی نے تمہیں ناطق کتاب دی ہے جو سراسر کلامِ الٰہی ہے۔

آیت ۲۵ تا ۳۸ :-

فرمایا: تم ابراہیم کی پیروی کا دَم بھرتے ہو۔ ہم نے ابراہیم کو ایک لائق لڑکے کی خوشخبری دی تھی جسے ہاجرہ کی اولاد میں سے پیدا ہونا تھا۔ مبشر بہ ایک صورت میں تو اسمٰعیل تھا لیکن درحقیقت وہ محمدؐ ہے۔ اس کی پیروی کرو گے تو ہمارے انعامات کے وارث بنو گے ورنہ تمہارا حال لوط کی قوم سے مختلف نہیں ہوگا۔

آیت ۳۹ تا ۴۱ :-

فرمایا: محمدؐ مثیلِ موسیٰ ہے اگر تم اس کا انکار کرو گے تو تمہارا وہی حشر ہوگا جو فرعون اور اس کی قوم کا ہُوا۔

آیت ۴۲ تا ۴۷ :-

فرمایا: جس طرح محمدؐ میں تمام نبوّتیں جمع کر دی گئی ہیں اسی طرح اس کا انکار کرنے والوں کے لئے تمام وہ ہلاکتیں مقدّر ہیں جو پہلے انبیاء کے مکذّبین پر آئیں۔ تم صرف لوط کی قوم کی ہلاکت اور فرعون کی قوم کی ہلاکت کا منظر ہی نہیں دیکھو گے عاد کی زمین کا نقشہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور ثمود کی زمین کا منظر تمہارے سامنے آجائے گا اور نوح کی قوم کا حشر تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔

آیت ۴۸، ۴۹ :-

فرمایا: آسمان اور زمین کی ساخت میں قیامت کا ثبوت موجود ہے۔ جب آسمان حدِ آخر تک پھیل جائیں گے تو اس کا ردِّ عمل يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (۲۱ : ۱۰۵) کی صورت میں

پیدا ہوگا اور جب زمین ہموار ہوتے ہوتے صَعِیۡدًا جُرُزًا (۹:۱۸) ہو جائے گی تو یہی قیامت ہوگی۔

آیت ۵۰ تا ۵۴:۔

فرمایا، تم ہمارے رسول کا انکار کرتے ہو اور نہیں دیکھتے کہ زندگی کی ترقی یافتہ ہر صورت میں زوجین کا عمل جاری ہے۔ اگر عورت کے حاملہ ہونے کے لئے مرد کی ضرورت ہے تو تم الرجل کی زوجیت میں آئے بغیر کیونکر بار آور ہو سکتے ہو۔ پس ہمارے رسول پر ایمان لاؤ اور صرف میری ہی پرستش کرو اور اپنے پیشروؤں کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔

آیت ۵۵:۔

آخر میں خدائے واحد کی عبادت کی طرف توجہ دلائی اور رسول کو مخاطب کر کے فرمایا: تیرا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔ ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان لوگوں نے کیسے خدا بنا رکھے ہیں جو بجائے ان کے رزق کا بندوبست کرنے کے خود ان سے رزق طلب کرتے ہیں حقیقی معبود صرف میں ہی ہوں جو سب کو رزق بہم پہنچاتا ہوں۔ اگر یہ بُت پرستی سے باز نہ آئے تو ان کو بھی ویسا ہی عذاب دیا جائے گا جیسا کہ پہلے لوگوں کو دیا گیا۔
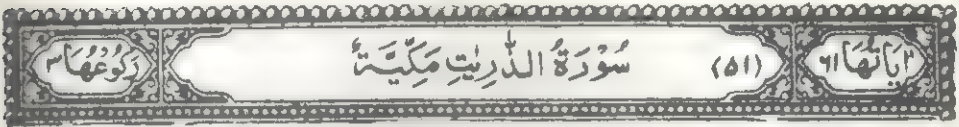
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ②

فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ③

فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ④

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ⑤

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ⑥

وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ⑦

مَیں ان وجودوں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں جو دشمنوں کو منتشر کرتے ہیں، جو بھاری بوجھ اُٹھاتے ہیں[1]۔ جو ترقی کی راہوں پر خراماں خراماں چلتے ہیں۔ جو حکومت کے کام کو جُدا جُدا شعبوں میں تقسیم کرتے ہیں[2]۔

---

[1] فحملها الانسان (۳۳ : ۷۲)٭

[2] عدلیہ، انتظامیہ، مقننہ وغیرہ کو الگ الگ رکھتے ہیں٭

جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے پورا ہو کر رہے گا۔ روزِ حساب آ کر رہے گا ◉

ذَارٍ ، ذَارِیَۃٌ اسم فاعل۔ ذاریات اس کی جمع مؤنث۔ بکھیرنے والیں۔ پس اِس سے مراد دانہ کو بکھیرنے والی ہوائیں، اولاد کو بکھیرنے والی عورتیں، یا اللہ کی رحمت کو نشر کرنے والی ہوائیں یا نفوس یا دشمنوں کو منتشر کرنے والے وجود ہیں۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٨﴾
اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٩﴾

اور مَیں آسمان کو جس میں راستے ہیں بطور گواہ پیش کرتا ہوں۔
تم رسول کے متعلق بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہو ◉

ذَاتِ الْحُبُكِ : اِس سے مراد ستاروں کے راستے بھی ہو سکتے ہیں اور دوسرے راستے بھی۔ جن جہازوں کو خلاء میں بھیجا جاتا ہے ان کے لئے بھی مقرر راستے ہیں اور ہمارے روزمرّہ آنے جانے والے ہوائی جہازوں کے لئے بھی مقرر راستے ہیں۔ اِس کے معنے ذات سبب الحبك بھی ہو سکتے ہیں یعنی جس کے سبب زمین پر مختلف راستے بنتے ہیں۔

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿١٠﴾

قرآن سے صرف وہی لوگ برگشتہ ہوتے ہیں جن کی کھوپری اُلٹی ہے ◉

يُؤْفَكُ عَنْهُ : الضمير للرسول او القراٰن (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان) ویجوز ان یکون الضمیر للقول (کشاف، بیضاوی) مؤخر الذکر صورت میں آیت کے معنی ہوں گے: تمہاری ان باتوں سے صرف وہی لوگ گمراہ ہوتے ہیں جن کی کھوپری اُلٹی ہے۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١١﴾

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ⑫

جھوٹی باتیں بنانے والے ہلاک ہوگئے جو جہالت میں ڈوب کر آخرت کو بھول گئے ◉

سَاهُوْن : غافلون عن امر الأخرة (جلالین)

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ⑬

یہ لوگ پوچھتے ہیں روزِ حساب کب آئے گا ◉

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ⑭

یہ اُس دن آئے گا جب انہیں آگ میں جلایا جائے گا ◉

يُفْتَنُوْنَ : یحرقون (بیضاوی)

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ⑮

اس دن ان سے کہا جائے گا: ذرا جلنے کا مزا چکھو۔ یہ وہی عذاب ہے جس کے لئے تم بیتاب تھے ◉

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ⑯

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ⑰

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ⑱

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۲۰﴾

اس دن جو لوگ اللہ کا تقویٰ اختیار کرلے ہیں، باغوں اور چشموں کے درمیان رہیں گے۔ وہ اپنے ربّ کے عطیات بڑھ بڑھ کر لیں گے۔ وہ اس سے پہلے نیک عمل بجا لاتے تھے، رات کو بہت کم سوتے تھے، اور صبح ہونے تک اپنے ربّ کی بخشش طلب کرتے رہتے تھے؛ اور ان کے اموال میں مانگنے والوں اور نہ مانگ سکنے والوں دونوں کا حق تھا ◉

وَ بِالْاَسْحَارِ: الی السحر (طبری، رازی)

مَحْرُوْم: شرم یا تعفف کی وجہ سے نہ مانگ سکنا یا قوّتِ گویائی سے محروم ہونا مثلاً جانور۔

وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۱﴾

وَ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

اہلِ نظر کے لئے زمین میں جابجا نشان ہیں اور تمہارے لئے خود تمہارے اندر بھی نشان ہیں۔ کیا تمہیں نظر نہیں آتا ؟ ◉

وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع ۲۴ ۱۸

تمہارا رزق اور تمام وہ انعامات جن کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے
آسمان میں ہیں۔ مجھے آسمان اور زمین کے ربّ کی قسم کہ قرآن ٹھیک
اسی طرح خدا کا کلام ہے جس طرح تم کلام کرتے ہو ◉

اِنَّهٗ لَحَقٌّ : اِنَّهٗ میں ضمیر قرآن کی طرف بھی راجح ہوسکتی ہے اور مَا تُوْعَدُوْنَ (آیت ۲۳) کی طرف بھی اور الدّین (آیت ۷) کی طرف بھی (رازی) نطق کی مثال اِس لئے دی ہے کہ اسی خصوصیت کی بناء پر انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے اور اس تمیز ہی کی وجہ سے اس کے لئے جزا سزا ہے۔

مِثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ اگرچہ انسان کو سمجھانے کے لئے خدا تعالٰے کے افعال اور اس کی صفات کی مثال انسان کے افعال اور اس کی صفات سے دی جاتی ہے لیکن یہ مماثلت صرف تشبیہی ہے ورنہ امرِ واقع یہ ہے کہ خدا کا فعل خدا کا فعل ہے اور بندے کا فعل بندے کا فعل ہے ع

وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۵﴾

اے رسول! کیا تُو نے ابراہیم کے معزز مہمانوں کا قصّہ بھی سُنا؟ ◉

ضَيْف : یہ لفظ اصل میں مصدر ہے اِس لئے واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے (مفردات)

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲٦﴾ ۚ

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۷﴾ ۙ

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۸﴾ ۫

اس وقت کا جب وہ ابراہیم کے پاس آئے اور کہنے لگے:

ہم تجھے سلام کہتے ہیں۔ جب انہوں نے ابراہیم کو سلام کہا تو اس نے
کہا: تم پر سلامتی ہے۔

پھر اس نے اپنے دل میں کہا: یہ اجنبی لوگ ہیں اور وہ چُپکے
سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک موٹا سا بُھنا ہُوا بچھڑا لایا
اور اسے ان کے سامنے رکھا اور کہا: کیا آپ نوش نہیں
فرمائیں گے ◉

فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ: انہوں نے جُملہ فعلیہ میں دعا دی جس میں حدوث کا مفہوم پایا جاتا ہے لیکن
ابراہیم نے جُملہ اسمیہ میں جواب دیا جس میں ثبوت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ گویا اُن کی دعا سے بہتر دعا دی۔

قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ: قال فی نفسہ ھٰؤلاء قوم منکرون (رُوح البیان، بیضاوی، جلالین)

بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ: موٹا بچھڑا۔ سورہ ہُود میں بعجلٍ حَنِيْذ ہے یعنی بُھنا ہُوا بچھڑا (۷۰)

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۹﴾

اور جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ
رہے تو اس نے ان سے ڈر محسوس کیا۔ وہ کہنے لگے: خوف نہ
کھا۔ اور انہوں نے اسے ایک لائق لڑکے کی بشارت دی ◉

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً: ف محذوف عبارت پر دال ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ
لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (ھود: ۷۰)

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ
قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۳۰﴾

یہ سُن کر ابراہیم کی بیوی دُہائی دیتی ہوئی آگے بڑھی اور اپنا مُنہ پیٹنے لگی اور کہنے لگی: ہائے مَیں تو بُوڑھی اور بانجھ ہوں ◉

اس کا اپنے مُنہ کو پیٹنا اظہارِ تعجب کے لئے تھا۔ ہمارے ملک میں بھی عورتیں ایسے مواقع پر اپنے مُنہ پر طمانچہ مارتی ہیں۔ نیز دیکھئے ۱۱ : ۷۳۔

قَالُوا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۱﴾

انہوں نے کہا: تیرے ربّ نے اسی طرح کہا ہے۔ اس کی ہر بات میں حکمت ہے، وہ ہر بات کو جانتا ہے ◉

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ الجزء ۲۷

جب ابراہیم کو ان کے کوائف کا علم ہُوا تو کہنے لگا: اے اللہ کے رسولو! تمہارا کیا مشن ہے ◉

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۴﴾ ۙ

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۵﴾

انہوں نے کہا: ہمیں مجرم لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے کہ ان پر کھنگر برسائیں جو تیرے ربّ نے حد سے بڑھنے والے لوگوں کے لئے نشان کر رکھے ہیں ◉

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۶﴾
فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۷﴾
وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۸﴾

قصہ کوتاہ یہ کہ ہم نے لوط کی بستیوں میں سے تمام مومنوں کو نکال لیا
— دراصل ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا
— اور ہم نے ان بستیوں کو ہلاک کر دیا اور وہاں ان لوگوں کیلئے
جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں عبرت کا نشان چھوڑا ◉

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً : بعد اهلاك الكافرين (جلالين) ذالك كقول القائل: ترٰى فى هٰذا الشئ عبرة واية (طبری)

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۹﴾
فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۴۰﴾

اور ہم نے موسیٰ کے واقعہ میں بھی ایک عبرت کا نشان رکھا ہے۔
یہ اُس وقت کی بات ہے جب ہم نے اسے فرعون کی طرف کُھلے کُھلے
دلائل دے کر بھیجا لیکن اس نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور کہا:
یہ شخص یا تو فریبی ہے یا پاگل ہے ◉

وَفِيْ مُوْسٰى : عطف على وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ (روح البیان، بیضاوی) معطوف

علیٰ فیھا۔ المعنی وجعلنا فی قصۃ موسٰی اٰیۃ (جلالین، بیضاوی)

فَتَوَلّٰی بِرُكْنِهٖ: ای ثنیٰ عطفہ وھو کنایۃ عن الاعراض (روح البیان، بیضاوی)

بِرُكْنِهٖ: مع جنودہٖ لانّھم لہ کالرکن (جلالین، بیضاوی) یعنی اس نے اپنے لشکروں سمیت موسٰی سے اِعراض کیا۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ؕ﴿۴۱﴾

اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ہم نے فرعون کو اور اس کے لشکریوں کو پکڑا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ اور ملامت کے قابل تو وہ خود ہی تھا ◉

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ۚ﴿۴۲﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ؕ﴿۴۳﴾

اور ہم نے عاد کے قصّے میں بھی ایک عبرت کا نشان رکھا ہے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب ہم نے ان لوگوں پر ایک ایسی تیز آندھی بھیجی جس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا۔ جس چیز پر بھی وہ گزری اس نے اسے خاکستر کر دیا ◉

الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ: سماھا عقیما لانھا اھلکتھم وقطعت دابرھم (بیضاوی، روح البیان)

كَالرَّمِیْمِ: کالرماد (بیضاوی)

وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۴﴾

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۵﴾

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۶﴾

اور ہم نے ثمود کے قصے میں بھی ایک عبرت کا نشان رکھا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ان لوگوں سے کہا گیا: تم لوگ ایک وقت تک عیش کر لو۔ لیکن انہوں نے اپنے رب کی تنبیہہ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا اور اس کے حکم سے سرتابی کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک گرجتے ہوئے عذاب نے ان کو دبوچ لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔ نہ ہی ان میں اُٹھنے کی سکت رہی اور نہ ہی وہ اپنا بچاؤ کر سکے ◉

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ : بمعنی تسليمهم وعدم قدرتهم على الدفع، كما يقول القائل للمضروب يضربك فلان وانت تنظر۔ (رازی)

مُنْتَصِرِيْنَ : ممتنعين منه (بیضاوی)

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور ان لوگوں سے پہلے ہم نے نوح کی قوم کو بھی ہلاک کیا۔ وہ فاسق لوگ تھے ◉

وَقَوْمَ نُوْحٍ : ای واهلكنا قوم نوحٍ لان ماقبله يدل عليه اواذكر (بیضاوی، رُوح البیان)

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَ الۡاَرۡضَ فَرَشۡنٰہَا فَنِعۡمَ الۡمٰہِدُوۡنَ ﴿۴۹﴾

اور ہم نے آسمان اپنے دستِ قدرت سے بنائے اور ہم انہیں پھیلائے چلے جا رہے ہیں۔ دیکھو! ہم انہیں پھیلانے میں کیا کمال دکھا رہے ہیں۔ اور ہم نے زمین کو اپنے دستِ قدرت سے بچھایا۔ اور ہم اسے ہموار کئے چلے جا رہے ہیں۔ دیکھو! ہم اسے ہموار کرنے میں کیا کمال دکھا رہے ہیں ◉

اِن دونوں آیات میں تقابل اور حذف ہے۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ کائنات پھیلتی چلی جارہی ہے اور زمین ایک دن صَعِیۡدًا جُرُزًا (۱۸ : ۹) یعنی چٹیل میدان بن جائے گی۔ تسییر الجبال کا عمل ہر آن جاری ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ زمین بالکل صاف میدان بن جائے گی (۱۸ : ۴۸)

وَ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَیۡنِ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

اور ہم نے ہر ایک چیز کے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ◉

کُل کے معنی سب، اکثر یا بعض کے ہیں (اقرب) زوجین کا طریق جس طرح عالَمِ جسمانی میں جاری ہے اسی طرح عالَمِ روحانی میں بھی جاری ہے۔ اگر کوئی عورت مرد کے بغیر حاملہ نہیں ہوسکتی تو بغیر الرجل کے فطرتِ صالحہ بھی پھل نہیں لاسکتی۔ اسی تخم ریزی کے لئے خدا تعالیٰ کے انبیاء آتے ہیں۔

فَفِرُّوۡۤا اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۚ۵۱﴾

وَ لَا تَجۡعَلُوۡا مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۚ۵۲﴾

اے رسول! لوگوں کو کہہ: اللہ کی طرف دوڑو۔ اس نے مجھے تمہارے پاس اِس لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمہیں آنے والے خطرات سے واضح طور پر آگاہ کر دوں۔ اللہ کے سوا کسی اَور معبود کی پرستش نہ کرو۔ اس نے مجھے تمہارے پاس اِس لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمہیں آنے والے خطرات سے واضح طور پر آگاہ کر دوں ◉

اِلَی اللّٰہِ: قل لقومك یا محمّد (روح البیان، رازی)

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۳﴾

بات کچھ اِس طرح ہے۔ ان سے پہلے لوگوں کے پاس بھی جب کوئی رسول آیا تو انہوں نے کہا: یہ شخص یا تو فریبی ہے یا پاگل ◉

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۴﴾

کیا ان کے اگلے اپنے پچھلوں کو یہی وصیّت کرتے چلے آئے ہیں۔ نہیں! انہوں نے تو ان کو ایسی کوئی وصیّت نہیں کی۔ البتہ یہ لوگ فطرتاً بغاوت پسند ہیں ◉

اَتَوَاصَوْا بِهٖ: اُوصى الاوّلون الآخرين بعضهم بعضًا بهٰذا القول (روح البیان، بیضاوی)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۵﴾
وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اے رسول! ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دے۔ اگر وہ ایمان نہیں
لاتے تو تجھ پر کوئی الزام نہیں البتہ نصیحت کا سلسلہ جاری رکھ۔
نصیحت مومنوں کے لئے فائدہ بخش ہے ◉

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۷﴾
مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۸﴾

مَیں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری
عبادت کریں۔ نہ مَیں ان سے کوئی تحائف مانگتا ہوں نہ یہ چاہتا
ہوں کہ وہ میرے خوردونوش کا انتظام کریں ◉

معبودانِ باطلہ کے پروہت ان کے لئے تحائف اور کھانے جمع کرتے ہیں لیکن خدائے حقیقی اِن
ضرورتوں سے بالا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۹﴾

یاد رکھو! سب کو رزق دینے والا اللہ ہی ہے، وہ بڑی قوتوں
کا مالک ہے، زبردست ہے ◉

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ
فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۶۰﴾

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۳ ۲

ان ظالموں کے لئے ایسا ہی پیمانہ مقدّر ہے جیسا کہ ان کے

ہم مشرب پہلے لوگوں کے لئے تھا۔ پس چاہیئے کہ وہ صبر کریں اور
میرے عذاب کے لئے جلدی نہ کریں۔ کافروں کے لئے ہلاکت ہے
اس دن کی وجہ سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ◉

ذَنُوْبًا: نصیبًا (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان) الذنوب التی لھا ذنب (مفردات)
فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنَ: ف کا عطف محذوف پر ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں آخری زمانہ کے متعلق ایک سخت عذاب کی پیشگوئی کی ہے، اور قیامت کا، اور رسول پر بعض اعتراضات کا اور کفار کے بعض بیہودہ عقائد کا ذکر ہے اور کافروں کی ہلاکت کی خبر ہے اور رسول کو تسبیح و تحمید کا حکم دیا ہے۔

آیت ۲ تا ۱۳:۔

فرمایا: موسیٰ سے ہمارا مکالمہ، بائیبل اور قرآن کی پیشگوئیاں، خانہ کعبہ کے قیام کی غرض زمین و آسمان کا نظام اور ایک بہت بڑا ڈیم اِس بات پر شاہد ہیں کہ ہم اپنے رسول کی تائید کے لئے آخری زمانہ میں سخت عذاب نازل کریں گے۔ اس عذاب کی غرض لوگوں کو یہ بتانا ہو گی کہ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ (۲۰ : ۱۲) اور اس کے ذریعہ لوگوں کے دل اللہ کی طرف مائل کئے جائیں گے۔ اور اس کی صورت یہ ہو گی کہ انسانی ہاتھوں سے پہاڑوں کے درمیان تیار کیا ہُوا سب سے بڑا ڈیم توڑ دیا جائے گا اور جب یہ ٹوٹے گا تو اس کے ساتھ اَور بھی آسمانی اور زمینی آفات نازل ہوں گی۔

آیت ۱۴ تا ۲۹:۔

قرآن کا قاعدہ ہے کہ قیامتِ صغریٰ کے ذکر کے ساتھ قیامتِ کبریٰ کا ذکر بھی کر دیتا ہے اور اِس طرح قیامتِ صغریٰ کو قیامتِ کبریٰ کی دلیل ٹھراتا ہے۔ چنانچہ قیامتِ صغریٰ کے ذکر کے ساتھ قیامتِ کبریٰ کا اور اس کے احوال اور جہنّم اور جنّت کا ذکر بھی کر دیا۔

آیت ۳۰:۔

فرمایا: کافر کہتے ہیں کہ رسول کاہن یا مجنون ہے۔ کیا تاریخ میں کوئی مثال ملتی ہے کہ ایک کاہن یا مجنون کے لئے زمین و آسمان زیر و زبر کر دیئے گئے ہوں۔ ہمارے ان انعامات کو دیکھو جو ہم نے رسول پر کئے

ہیں اور پھر دیکھو کہ تمہارا اعتراض کیا وقعت رکھتا ہے۔

آیت ۳۱، ۳۲:۔

کافروں کا ایک اعتراض یہ تھا کہ رسول شاعر ہے اور آج یا کل گردشِ ایام کا شکار ہو جائے گا۔

فرمایا: تم جلد ہی جان لوگے کہ کون ہلاک ہوتا ہے۔

آیت ۳۳:۔

فرمایا: تم کبھی کہتے ہو کہ رسول مجنون ہے اور کبھی کہتے ہو کہ وہ کاہن ہے اور کبھی کہتے ہو کہ وہ شاعر ہے حالانکہ جو مجنون ہے وہ کاہن اور شاعر نہیں ہو سکتا اور کہانت اور شاعری کا آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔ تمہارے یہ باہمی متناقض قول خود تمہارے جھوٹے ہونے کی دلیل ہیں۔

آیت ۳۴، ۳۵:۔

کافروں کے اس اعتراض کا ذکر کیا کہ قرآن رسول نے از خود بنا لیا ہے۔ فرمایا: اگر قرآن کو بنانا اتنا ہی آسان ہے تو تم بھی اس کی مانند کوئی کلام پیش کرو۔

آیت ۳۶، ۳۷:۔

کافروں کے اعتراض ردّ کرنے کے بعد ان کی توجہ ان کی اپنی پیدائش اور آسمان اور زمین کی خلقت کی طرف دلائی۔ فرمایا: یہ ساری کائنات چیخ چیخ کر پکار رہی ہے۔

کہ یکش بانی و بنا ساز لیست

آیت ۳۸ تا ۴۰:۔

فرمایا: آخر تم کس برتے پر رسول کا انکار کرتے ہو۔ نہ تم آسمان اور زمین کے حاکم ہو کہ رسول تمہاری مرضی سے بنایا جائے اور نہ تم آسمان کے بھیدوں کو جاننے کا کوئی طریق جانتے ہو کہ تمہیں معلوم ہو کہ آسمان پر کیا فیصلے ہو رہے ہیں۔ تمہاری روحانی علوم کے متعلق لاعلمی کا تو یہ ثبوت ہے کہ تم اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو اور اپنے لئے بیٹے۔

آیت ۴۱:۔

فرمایا: آخر تم رسول کے انکار پر کیوں اصرار کرتے ہو۔ وہ اپنی خدمت کا تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔

آیت ۴۲ :-

فرمایا: اگر تم خدا اور ملائکہ اور حشر اور نشر کے متعلق یقینی معلومات رکھتے تو تم کہہ سکتے تھے کہ ہمیں کسی رسول کی ضرورت نہیں۔ لیکن اِس بارے میں تمہارا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔ پس تمہارے پاس رسول کا انکار کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

آیت ۴۳ :-

فرمایا: تم رسول کے خلاف جتنی چاہو تدبیریں کر لو وہ تمام تدبیریں اُلٹی تم ہی پر پڑیں گی۔

آیت ۴۴ :-

فرمایا: رسول کے آنے کی غرض یہ ہے کہ تم معبودانِ باطلہ کی پرستش چھوڑ کر اللہ کی پرستش کرو۔

آیت ۴۵ تا ۴۸ :-

فرمایا: اگر تم ایمان نہیں لاؤ گے تو عذاب میں گرفتار ہو گے۔ اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

آیت ۴۹، ۵۰ :-

آخر میں رسول کو مخاطب کر کے فرمایا: تُو ہماری حفاظت میں ہے یہ لوگ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آخری فیصلہ تیرے ہی حق میں ہوگا۔ پس صبح و مسا اپنے رب کی تسبیح و تحمید کر کہ یہی تیرے بھیجنے کی غرض ہے اور یہی تجھے زیب دیتا ہے اور یہی خدا تعالیٰ کی نصرت کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔
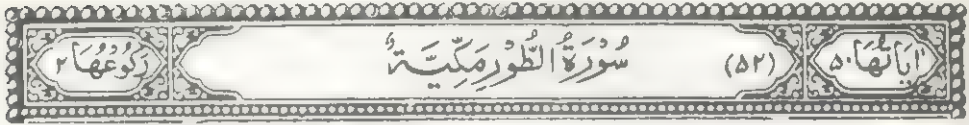
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ●

وَالطُّوْرِ ②

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ③

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ④

وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ⑤

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ⑥

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ⑦

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ⑧

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ⑨

مَیں طُور کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں اور آسانی سے
کُھلنے والی نرم کھال پر لکھی ہوئی کتاب کو شہادت کے طور پر

پیش کرتا ہوں اور اس گھر کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو
اللہ کے ذکر سے آباد ہے اور اُونچی چھت کو شہادت کے طور پر پیش
کرتا ہوں اور اس وسیع پانی کے ٹکڑے کو شہادت کے طور پر پیش
کرتا ہوں جس کی سطح اِنسانی ہاتھوں نے بلند کر رکھی ہے: تیرے رب
کا عذاب نازل ہو کر رہے گا، کوئی روکنے والا اس کو روک نہیں
سکتا ◉

وَالطُّوْرِ: الطور سے مراد وہ مکالمہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور موسیٰ کے درمیان الطور پر ہوا۔

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ: اِس سے مراد مجموعہ کتب مقدسہ یا قرآن ہے۔ پہلے زمانہ میں رواج تھا کہ عمدہ کتابوں کو پتلی کھال پر لکھتے تھے۔

الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ: اِس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

بَحْر: پانی کا وسیع ٹکڑا خواہ ساکن ہو یا چلتا ہوُا۔

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ: دیکھئے تمہید ص۸۱۷۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ: رَبِّكَ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عذاب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے وقوع پذیر ہوگا۔ میرے نزدیک اِس عذاب کا تعلق اِس زمانہ سے ہے اور اس میں ایک بہت بڑے ڈیم کے ٹوٹنے کی پیشگوئی ہے جس کو دوسرے مقامات پر طوفانِ نوح اور سیل العرم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ کے عذاب کو دو چیزیں روکتی ہیں قوم کا استغفار اور اَنْتَ فِيْهِمْ کا وجود۔ جب قوم انت فیھم کو لست فینا میں بدل دے اور استغفار کی بجائے اکفار کرے تو کونسی چیز اللہ کے عذاب کو روکے گی۔ پتّے بج رہے ہیں اور ایک تند و تیز آندھی کی خبر دے رہے ہیں لیکن قوم سو رہی ہے۔

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۱۰﴾

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۱﴾

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۲﴾

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

جس دن آسمان زور سے لرزنے لگے گا اور پہاڑ چلنے لگیں گے : اُس دن رسول کا انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہو گی یعنی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نکتہ چینی کو مشغلہ بنا رکھا ہے ◉

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اُس دن لوگوں کو دھکے مار مار کر جہنّم کی طرف لایا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا : یہی وہ جہنّم ہے جس کا تم انکار کرتے تھے۔ کیا یہ فریبِ نظر ہے یا تم اپنی بینائی کھو چکے ہو ؟ جاؤ اس میں داخل ہو جاؤ۔ اب تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو، تمہارے لئے یکساں ہے۔ تمہیں اپنے اعمال کا پھل مل کر رہے گا ◉

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ : يقال لهم ذالك (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾

اس دن متقی باغوں میں رہیں گے اور ان کے چاروں طرف نعمتیں ہی

نعمتیں ہوں گی ◉

نَعِیْم : والنعیم النعمۃ الکثیرۃ (مفردات)

فَٰكِهِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَىٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ﴿١٩﴾

وہ اپنے ربّ کی عطا پر خوشیاں منائیں گے اور ان کا رب ان کو جہنّم کے عذاب سے بچا لے گا ◉

كُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ هَنِيٓـًٔۢا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢١﴾

فرشتے کہیں گے : ان اعمال کی وجہ سے جو تم بجا لائے، قطار میں لگے ہوئے تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھو، کھاؤ اور پیو اور مزے لوٹو۔ اور ہم ان کو بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں سے بیاہیں گے جن کی نظریں ان پر جمی رہیں گی ◉

هَنِيٓـًٔا : صفۃ لمصدر محذوف (رُوح البیان)

حُور : اس کا واحد حوراءُ ہے۔

عِین : اس کا واحد عَیناءُ ہے۔

حُوروں کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ وہ بڑی بڑی آنکھوں والی اور قاصرات الطرف ہوں گی۔ آج ڈاکٹر لوگ ہمیں بتاتے ہیں کہ بڑی آنکھیں زیادہ دُور نہیں دیکھ سکتیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

ہم اہلِ ایمان کی اس اولاد کو جو ایمان لائیں گے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے جنّت میں ان کے ساتھ جگہ دیں گے اور بایں ہمہ ان کے اعمال کے میزان میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ رہے کافر، سو ان میں سے ہر ایک اپنے اعمال کے عوض گرفتار ہوگا ◉

كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ : کل امرئ کافر (روح البیان) دوسری جگہ فرمایا كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ (۴۰،۳۹:۷۴) اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ نیکوں کی نیک اولاد کو ان کے ماں باپ کے ساتھ اس لئے رکھا جائے گا تاکہ ان کا جنّت کا مزا کرکرا نہ ہو لیکن جو شخص اپنے اعمال کی وجہ سے گرفتار رہے، اس کے لئے فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ (۲۳ : ۱۰۲) کی تلوار چل چکی ہے اور اس کے ماں باپ کی نیکیاں اس کے کسی کام نہ آئیں گی۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہم اہلِ جنّت کو قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کا گوشت غرضیکہ جس چیز کی بھی وہ خواہش کریں گے عطا کریں گے ◉

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

وہ ایک دوسرے سے ایسے جام چھینیں گے جن کے پینے سے نہ وہ ہذیان بکنے لگیں گے نہ ایسے افعال کریں گے کہ ان پر گناہ کا الزام

گے ◉

یَتَنَازَعُوْنَ : یتحاطون (بیضاوی، جلالین) یہ چھینا جھپٹی دل لگی کے طور پر ہوگی۔
وَلَا تَاْثِیْمٌ : ولا یفعلون ما یؤثم بہ فاعلہ (بیضاوی، روح البیان)

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۵﴾

اور ان کے دائیں بائیں ان کے لڑکے بالے بھاگتے پھریں گے، جو حُسن و لطافت میں ڈبیوں میں بند موتیوں کی طرح ہوں گے ◉

مَکْنُوْن : اسم مفعول، اس کے لفظی معنی ایسی چیز کے ہیں جو پردہ میں ہو۔عرب یہ لفظ کمال حُسن کے لئے بولتے ہیں۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۶﴾
قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۷﴾
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۸﴾
اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۹﴾ ع

اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کا حال پوچھیں گے۔ وہ کہیں گے: ہم اس سے پہلے اپنے لوگوں کے درمیان اِس طرح رہتے تھے کہ ہمیں ہر وقت اللہ کا خوف لاحق رہتا تھا۔ لیکن اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں دوزخ کے جُھلس دینے والے عذاب سے بچا لیا۔ ہم اس سے پہلے اسی سے دعائیں

مانگتے تھے۔ وہ بہت احسان کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

یَتَسَآءَلُوْنَ : یسأل بعضهم بعضاً عن احواله (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

فِیْٓ اَھْلِنَا : انسان جب اپنے اہل کے درمیان ہو تو اس کو خوف نہیں ہوتا لیکن ان لوگوں پر اللہ کی خشیت اس قدر طاری تھی کہ اپنے اہل وعیال کے درمیان بھی ان پر خشیت طاری رہتی تھی۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۳۰﴾

اے رسول! تو ان کی باتوں کی پروا نہ کر اور نصیحت کیے جا۔
تیرے ربّ کے احسانات جو اس نے تجھ پر کیے شہادت دے رہے
ہیں کہ تو نہ تو کاہن ہے اور نہ ہی مجنون ◉

فَذَكِّرْ : ولا تکترث بقولهم (بیضاوی، روح البیان)

بِنِعْمَتِ رَبِّكَ : ویجوز ان یجعل الباء للقسم (روح البیان)

رَبِّكَ کے لفظ میں عجیب پیار اور محبت ہے یعنی وہ خدا جس نے درجہ بدرجہ تجھے ترقی دی۔ حالاً بعد حالٍ تیری ربوبیت کی اور تیرے ساتھ دائمی محبت کا عہد کیا۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۱﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں: یہ شخص شاعر ہے۔ ہم اس انتظار میں ہیں
کہ گردشِ ایّام کب اس کو ہلاک کرتی ہے ◉

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۲﴾

اے رسول! تو ان سے کہہ: تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ
انتظار کر رہا ہوں ◉

فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ : متربّصین جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کے مقابلہ میں رسول اور مومن اور فرشتے بھی انتظار میں ہیں۔ کافر اس انتظار میں ہیں کہ کب مومن

گردشِ ایّام کے چکّر میں آتے ہیں، اور مومن اِس انتظار میں ہیں کہ کب خدا کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے، اور فرشتے اِس انتظار میں ہیں کہ کب ان کو حکم ملتا ہے کہ کفار کا تصفیہ چکا دیا جائے۔

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا ان کی عقلیں ان کو ایسی متناقض باتیں سکھاتی ہیں ؟ یا وہ اپنی شرارت میں حد سے بڑھ گئے ہیں ؟ ◉

بِهٰذَا : التناقض فی القول (بیضاوی، رُوح البیان)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول نے قرآن ازخود بنا لیا ہے ؟ بات یوں نہیں جس طرح یہ کہتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان لوگوں کا خدا پر ایمان نہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس کی مانند کوئی کلام پیش کریں ◉

تَقَوَّلَ : تفعّل کے باب سے ہے۔ اس میں تکلّف اور تصنّع کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا وہ بغیر کسی خالق کے پیدا ہو گئے ہیں ؟ یا وہ خود اپنے خالق ہیں ؟ ◉

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ : من غیر محدث (بیضاوی، جلالین، رازی، روح البیان، شوکانی)

او باطلاً بغیر شیءٍ وجعل مِن بمعنی اللام (شوکانی، رُوح البیان، بیضاوی، رازی) یعنی کیا وہ یونہی پیدا کر دیئے گئے ہیں اور ان کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۭ﴿۳۶﴾

کیا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ نہیں! وہ اتنی ڈینگ تو نہیں مارتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ یقین سے محروم ہیں ◉

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ حاکمِ اعلیٰ ہیں؟ ◉

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۭ﴿۳۸﴾

کیا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ ملاءِ اعلیٰ کی باتیں چوری چھپے سُن لیتے ہیں۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو چاہیئے کہ ان میں سے وہ شخص جو ملاءِ اعلیٰ کی باتیں سُننے کا مدعی ہے کوئی ایسی دلیل لائے جس کا انکار نہ ہو سکے ◉

يَسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ : فیہ متعلق بمحذوف ھو حال من فاعل یستمعون۔ ای یستمعون صاعدین فی ذالک السلم۔ ومفعول یستمعون محذوف ای الی کلام الملائکۃ (روح البیان)

مُسْتَمِعُهُمْ : ای مدعی الاستماع علیہ (جلالین)

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۴۰﴾

اے بدبختو! کیا اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ◉

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ : والالتفات الى الخطاب لتشديد ما فى ام المنقطعة من الانكار والتوبيخ (روح البیان) یعنی غیبت سے خطاب کی طرف التفات زجر میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہے (دیکھئے تمہید ص۲۱) چونکہ اردو زبان اس طرزِ خطابت سے نا آشنا ہے اس کے مفہوم کو اے بدبختو! کے الفاظ بڑھا کر ادا کیا گیا ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

اے رسول! کیا تو اپنی خدمات کے عوض ان سے کوئی اجر مانگتا ہے اور وہ تاوان کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں؟ ◉

اظہار زجر میں مزید شدت پیدا کرنے کے لئے پھر خطاب سے غیبت کی طرف التفات کیا گویا یہ کہا ؏

ہٹو تم نہیں منہ لگانے کے قابل

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۲﴾

کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے اور وہ اس کی بناء پر فیصلہ کر رہے ہیں ◉

يَكْتُبُوْنَ : اى يحكمون (رازی) نیز دیکھئے رازی زیر آیت ۶۸ : ۴۸۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۳﴾

کیا وہ چاہتے ہیں کہ رسول کے خلاف کوئی تدبیر کریں؟ لیکن یہ کافر اپنی تدبیروں کے جال میں خود ہی پھنسیں گے ◉

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۴﴾

کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور معبود بھی ہے ؟ اس کا ان چیزوں سے کوئی سروکار نہیں جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۵﴾

اگر وہ اپنے اوپر آسمان سے گرتا ہوا کوئی ٹکڑا دیکھیں تو کہیں گے : یہ تو گھنا بادل ہے جو ہم پر برسنے کو ہے ◉

سَاقِطًا : علیھم (جلالین، رُوح البیان)

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۶﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اے رسول ! تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دے حتّٰی کہ وہ اس دن کو دیکھ لیں جب ان پر بجلی گرے گی ، جب ان کی تدبیریں انکے کسی کام نہ آئیں گی اور کوئی ان کو عذاب سے بچا نہیں سکے گا ◉

آیت ۴۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس آیت میں دُنیا کے کسی عذاب کی طرف اشارہ ہے۔

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۸﴾

یاد رکھو ! ان ظالموں کے لئے اس عذاب کے علاوہ ایک اور عذاب

بھی ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر اِس بات کو نہیں جانتے ◉

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٩﴾

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٥٠﴾ ع ۲

اے رسول! اپنے رب کے فیصلہ کا صبر کے ساتھ انتظار کر۔ تُو ہماری حفاظت میں ہے۔

جب تُو اُٹھے تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کر۔ اور رات کو بھی اس کی تسبیح کر۔ اور اُس وقت بھی جب ستارے ڈھل رہے ہوں ◉

بِأَعْيُنِنَا: فی حفظنا (بیضاوی، طبری، رازی، المنجد، رُوح البیان)

حِينَ تَقُومُ: من ای مکان قمت او من منامك (بیضاوی، جلالین) یعنی تُو جب سو کر اُٹھے تو سبحان اللہ و بحمدہٖ کا وِرد کر۔

سُورَةُ النَّجْمِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں رسول اور قرآن کی حقانیت کے دلائل دیئے ہیں اور رسول کی علوشان کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۱۹:۔

فرمایا: موسوی شریعت کا دَور ختم ہوگیا ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دَور شروع ہوگیا ہے۔ تمہارا یہ کہنا کہ یہ شخص راہ گم کردہ ہے اور قرآن ہوائے نفس کا نتیجہ ہے غلط ہے۔ ایسا پُر شوکت کلام اللہ کے سوا اور کسی کا نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد کا نازل ہونا اِس بات کا ثبوت ہے کہ یہ اسی کا کلام ہے۔ اس کلام کا لانے والا ایسا شخص ہے جو ایک طرف خدا تعالیٰ کی محبت میں اِس قدر غرق ہے کہ من تو شدم تو من شدی کے مقام پر پہنچ چکا ہے اور دوسری طرف مخلوق کی ہمدردی میں انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان رابطہ بننے کے لئے اس سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا تھا۔ اور موسیٰ تو اس تجلّی کو دیکھ کر جو براہِ راست نہ تھی غش کھا گیا تھا لیکن اس نے براہِ راست تجلّی دیکھی، ایک بار نہیں دوبارہ دیکھی، اور نہ اس کے ہوش زائل ہوئے نہ اس کی آنکھ تاب نظارہ سے خیرہ ہوئی۔ پس بے شک آخری اور دائمی شریعت لانے کے اہل یہی شخص تھا۔

آیت ۲۰ تا ۲۴:۔

فرمایا: تم نے معبودِ حقیقی کو دیکھا وہ کلام بھی کرتا ہے، مدد بھی کرتا ہے، محبت بھی کرتا ہے، فاعلِ حقیقی ہے۔ اس کے مقابلہ میں تم اپنے بُتوں کو دیکھو۔ نہ بول سکتے ہیں نہ ہِل سکتے ہیں۔ قوّتِ فاعلی سے قطعاً محروم ہیں۔ تم خود ان کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہو لیکن یہ تو سوچو کہ اِس طرح تم خود اقرار کرتے ہو کہ وہ قوّتِ فاعلی سے محروم ہیں۔ پھر سوچو کہ تم اپنے لئے تو بیٹے تجویز کرتے ہو اور خدا کے لئے بیٹیاں۔ اگر تمہیں اختیار ہوتا تو تم بیٹے ہی لیتے۔ لیکن خدا کے لئے قوّتِ فاعلی سے محروم بیٹیاں تجویز کرتے ہو۔ دیکھو! اس کے نہ بیٹے ہیں نہ

بیٹیاں ۔ یہ محض نام ہیں جن کی تم پُوجا کر رہے ہو۔

آیت ۲۵ ، ۲۶ :۔

خالقِ حقیقی کے وجود کی دلیل دیتے ہوئے کہا : تم دیکھتے ہو کہ انسان کی ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کا مالک انسان کے علاوہ کوئی اَور ہے ۔ سُنو ! وہ اللہ ہے دُنیا اور آخرت کا مالک ۔

آیت ۲۷ تا ۲۹ :۔

فرمایا : تمہارا یہ خیال کہ یہ دیویاں جن کی تم پُوجا کرتے ہو اللہ کی بیٹیاں ہیں اور تمہاری شفاعت کریں گی نہایت بیہودہ خیال ہے ۔ یہ تو محض نام ہیں جو تم نے گھڑ رکھے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی شوکت اور جبروت کا تو یہ عالَم ہے کہ ملائکہ بھی اس کے حضور بغیر اجازت کے بول نہیں سکتے نہ کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں ۔

آیت ۳۰ تا ۵۵ :۔

فرمایا : یہ راہ گم کردہ دُنیادار لوگ جن کی تمام تر توجہ دُنیا طلبی میں صرف ہو رہی ہے کیوں عالَمِ بالا میں ٹانگ اڑاتے ہیں ۔ اللہ نے زمین اور آسمان اِس لئے پیدا کئے ہیں تا کہ تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دے ۔ ہاں دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا غفران کا قانون جاری ہے وہ تمہارے معمولی معمولی گناہ بخشتا چلا جاتا ہے اور صرف اس وقت گرفت کرتا ہے جب تم حد سے گذر جاتے ہو ۔ وہ تمہاری کُنہ سے واقف ہے ۔ تم خود بخود پاک نہیں ہو سکتے ہو ۔ پس تمہارا کہنا کہ ہمیں کسی رسول کی حاجت نہیں بے معنی بات ہے ۔ الرجل کی صحبت کے بغیر تم میں نیکی کا بیج جڑ نہیں پکڑ سکتا ۔ پس الرجل سے مُنہ نہ پھیرو اور تن من دھن سے اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دو ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں کہ تم ایک حصّہ تو اس کو دو اور باقی شیطان کو ۔ وہ تم سے تمہارے سارے وجود اور تمہارے سارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے ۔ یہ تعلیم موسیٰ اور ابراہیم کے صحیفوں میں پہلے سے بیان ہو چکی ہے کہ کوئی دوسرا انسان کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا ، کہ انسان کو صرف اپنی کوشش کا پھل ملتا ہے ، کہ آخرکار ہر ایک کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے ، کہ اللہ ہی تمام قدرتوں کا مالک ہے ، وہی زندہ کرتا ہے ، وہی مارتا ہے ، وہی ہنساتا ہے ، وہی رلاتا ہے ، وہی قیامت کا مالک ہے ، وہی رزق دیتا ہے ، وہی ستاروں کا مالک ہے ، اسی نے عاد اور ثمود اور نوح کی قوم کو ان کے ظلم کی وجہ سے ہلاک کیا ۔

آیت ۵۶ تا ۶۳:-

فرمایا: ان حقائق سے تمہاری سمجھ میں یہ بات آجانی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور کہ جس طرح اس نے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے رسول بھیجے اسی طرح اب اُس نے اِس رسول کو بھیجا ہے۔ دیکھو! قیامت آیا چاہتی ہے۔ پس قرآن کا انکار نہ کرو اور تکبّر سے کام نہ لو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اسی کی عبادت کرو۔
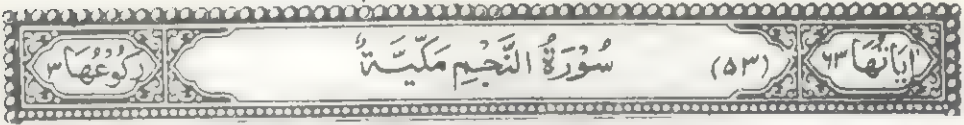
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی ②

مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی ③

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ④

اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ⑤

مَیں ڈوبتے ہوئے ستارہ کو بطورِ شہادت پیش کرتا ہوں: تمہارا ہم جلیس نہ راستہ بھُولا ہے نہ راستہ سے بھٹکا ہے۔ وہ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بول رہا۔ قرآن اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی وحی ہے ◉

النَّجْم: یہود کا نشان ستارہ ہے۔ اس کے ڈوبنے سے مراد موسوی دَور کا اختتام ہے یا محمدی شریعت کے دَور کا آغاز۔ اگر النّجم کو جنس کے لئے لیا جائے تو اس کے معنی ہیں کہ اب پہلی تمام شریعتوں کا دَور ختم ہوگیا ہے اور آفتابِ محمدی کے چڑھنے کا وقت آگیا ہے۔

ھَوٰی: غرب او انقض او طلع (بیضاوی) ستارہ کا غروب ہونا یا ٹوٹنا یا طلوع ہونا۔

اِنْ ھُوَ: ما القراٰن او الّذی ینطق بہٖ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی (بیضاوی)

اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ قرآن وحیٔ ناطق ہے۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝۶

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷

اُسے قرآن اُس خدا نے سکھایا ہے جو زبردست قوّتوں کا مالک ہے، صاحبِ حکمت ہے۔ اور اِس طرح وہ اپنے مقام پر یوں مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گیا کہ گویا وہ اُفقِ اعلیٰ پر کھڑا ہے ◉

عَلَّمَهٗ : ای القرآن (رُوح البیان)

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹

پھر وہ اللہ کی طرف بڑھا اور اللہ اس کی طرف جُھکا حتیٰ کہ دونوں کا درمیانی فاصلہ دو کمانوں کے درمیان وتر کی طرح بلکہ اس سے بھی کم ہو گیا ◉

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى : قَاب کے معنی مقدار کے ہیں (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اِس آیت میں حذفِ مضاف ہے اور اس کی تقدیر ہے فکان قاب وتر قوسین او ادنیٰ۔ مندرجہ ذیل شکل اللہ تعالیٰ اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے باہم فاصلے کو ظاہر کرتی ہے :-

اِس آیت کے مندرجہ ذیل معنی بھی ہوسکتے ہیں :۔

پھر وہ اللہ کی طرف بڑھا اور پھر مخلوق کی طرف جھکا حتیٰ کہ وہ دو قوسوں کے درمیان وتر کی طرح بلکہ اس سے بھی قریب تر مقام پر قائم ہوگیا۔ اس کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل شکل ملاحظہ ہو:۔

اللہ

محمد

مخلوق

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ؕ﴿۱۱﴾

پھر اللہ نے اپنے بندہ پر کامل وحی نازل کی ◉

مَآ اَوْحٰى : ولم یذکر الموحی تعظیمًا لشانه (جلالین، بیضاوی)

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۲﴾

جو کچھ اُس کی آنکھ نے دیکھا اس کے دل نے اسے غلط نہ سمجھا ◉

الْفُؤَادُ : فؤاد محمد (روح البیان)

مَا رَاٰى : ماموصولة وعائدها محذوف ای مارآه (روح البیان) بصره (شوکانی)

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۳﴾

لوگو! کیا تم رسول سے اس تجلّی کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ◉

يَرٰى : رأی العین (رازی)

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۴﴾

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۵﴾

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۶﴾

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۷﴾

اور اس نے اس تجلّی کو ایک بار اور بھی دیکھا، یعنی سدرۃ المنتہٰی کے پاس. جس کے قریب ہی وہ جنّت ہے جو نیک لوگوں کی آرامگاہ ہے۔ اس وقت تجلّی سدرہ کو ڈھانپے چلی جا رہی تھی ◉

جَنَّةُ الْمَاْوٰى: الجنّة الّتی یاوی الیھا المتقون (بیضاوی) آرامگاہ متقیاں است (روح البیان)

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی: وصیغة المضارع لحکایة الحال الماضیة استحضارًا لصورتھا البدیعة او للایذان باستمرار الغشیان (روح البیان)

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۸﴾

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۹﴾

اُس وقت اس کی آنکھ نہ تو خیرہ ہوئی نہ اپنے منظر کو چھوڑ کر آگے نکل گئی۔ اس وقت اس نے اپنے رب کے عظیم الشان نشان دیکھے ◉

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۲۰﴾

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۱﴾

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۲﴾

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿٢٢﴾

کیا تم نے لات اور عزّیٰ اور ان کی تیسری اور آخری دیوی منات کی حقیقت دیکھی۔
کیا تمہارے لئے بیٹے ہیں اور اللہ کے لئے بیٹیاں ؟ یہ تو بہت ہی ظالمانہ تقسیم ہے ◉

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ ﴿٢٣﴾

یہ محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے وضع کر لئے ہیں۔ اس بارے میں اللہ نے تمہیں کوئی دلیل عطا نہیں کی۔
یہ لوگ محض توہمات اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آ چکی ہے ◉

بِهَا : بصحة تسميتها (روح البیان)

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖ ﴿٢٤﴾

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ع ۶ ۵

کیا انسان کو من مانی کرنے کی اجازت ہے ؟ ہرگز نہیں ! آخرت کا
اور اِس دُنیا کا دونوں کا مالک اللہ ہے ◉

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى : تعلیل لانتفاء ان یکون للانسان ما یتمناہ (روح البیان)

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى : اِس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: کیا انسان کی ہر ایک تمنّٰی پوری ہو جاتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ آخرت کا اور اِس دُنیا کا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے عرفت ربّی بفسخ العزائم۔ مقصودِ بیان یہ ہے کہ دونوں جہان میں صرف اللہ کا حکم چلتا ہے جب انسان کی ہر ایک خواہش پوری نہیں ہو سکتی تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اِس دُنیا کا مالک اور خالق کوئی اَور ہے جو اسے من مانی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پس اسے چاہیئے کہ اسی کی رضا تلاش کرے اور اسی کے احکام کی پیروی کرے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ﴿۲۷﴾

آسمانوں پر کتنے ہی فرشتے ہیں جن کی شفاعت کسی کو کوئی فائدہ نہیں
دے سکتی۔ ہاں اگر اللہ کی مرضی ہو کہ وہ کسی کے لئے شفاعت
کریں اور وہ انہیں شفاعت کرنے کی اجازت بھی دے دے تو
اَور بات ہے ◉

جب فرشتے اس کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں کر سکتے تو بے جان بتوں کی کیا مقدرت ہے۔ اِس آیت میں كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ بطور مبتدا واقع ہوا ہے اور لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ اس کی خبر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۸﴾

وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ﴿۲۹﴾

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے فرشتوں کے عورتوں والے نام رکھتے ہیں۔ ان کو اِس بارے میں کوئی علم نہیں۔ وہ محض اپنے توہمات کی پیروی کرتے ہیں، لیکن توہمات کبھی حقیقت کا بدل نہیں ہو سکتے ◉

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۳۰﴾

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۱﴾

اے رسول! تیرا کام صرف ہمارا پیغام پہنچانا ہے۔ پس ان لوگوں کو جو ہماری نصیحت کی طرف توجہ نہیں کرتے اور صرف دنیوی زندگی کے خواہاں ہیں ان کے حال پر چھوڑ دے۔ ان کے علم کی غایت دُنیا طلبی ہے۔ تیرا ربّ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گئے اور ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پا گئے ◉

فَاَعْرِضْ: والمعنى: اترك مجادلتهم فقد بلغت اليهم ما امرت به وليس عليك

اِلّا البلاغ (شوکانی) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿۳۱﴾

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۠﴿۳۲﴾ ع ۲

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کی تخلیق ہے۔ اُس نے یہ عالَم اِس لئے بنایا ہے تاکہ وہ بدکاروں کو ان کے اعمال کے مطابق بدلہ دے اور نیکوکاروں کو نیک بدلہ دے، یعنی ان لوگوں کو جو کبیرہ گناہوں سے اور کُھلی کُھلی بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو کبھی کبھار معمولی سی لغزش کے مرتکب ہوتے ہیں سو وہ جان لیں گے کہ تیرے ربّ کی مغفرت بہت وسیع ہے۔

وہ تمہیں اس وقت سے جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے

پیدا کیا اور پھر اس وقت سے بھی جانتا ہے جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں جنین کی حالت میں تھے۔ اپنی پارسائی کا دعویٰ نہ کرو۔ وہ خوب جانتا ہے کہ کون تقویٰ کی راہوں پر چلتا ہے ◉

لِيَجْزِيَ : ومعناه ان الله خلق العالم لهٰذا الغرض (کشاف، بیضاوی)

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ : صفة للّذين احسنوا او بدل منه (روح البیان)

اِلَّا : الاستثناء منقطع (کشاف، بیضاوی، جلالین، شوکانی، روح البیان)

اِلَّا اللَّمَمَ : الا ما قل وصغر (بیضاوی، شوکانی)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝۳۴

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ اَكْدٰى ۝۳۵

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝۳۶

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝۳۷

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝۳۸

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝۳۹

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝۴۰

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝۴۱

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝۴۲

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾

وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا اِۨلْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾

وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾

فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾

اے رسول! کیا تجھے اُس شخص کا حال معلوم ہے جو سچائی سے

مُنہ پھیر لیتا ہے، تھوڑا سا دیتا ہے اور پھر رُک جاتا ہے؟ کیا اسے غیب کا حال معلوم ہے اور وہ اپنے انجام کو دیکھ رہا ہے؟

کیا کسی نے اس کو ان باتوں کی خبر نہیں دی جو موسٰی کے صحیفوں میں اور اس ابراہیم کے صحیفوں میں درج ہیں جس نے اپنے عہد کو پُورا نبھایا، یعنی یہ کہ کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گی، اور یہ کہ انسان کو صرف وہی چیز ملتی ہے جس کو حاصل کرنے کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اِنسان کی کوشِش کا معائنہ کیا جائے گا اور پھر اسے اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور یہ کہ ہر ایک چیز کی انتہا تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے، اور یہ کہ تیرا ربّ ہی لوگوں کو ہنساتا ہے اور وہی ان کو رُلاتا ہے، اور یہ کہ وہی مارتا ہے وہی زندگی بخشتا ہے، اور یہ کہ وہی نر و مادہ کو اس نطفہ سے پیدا کرتا ہے جو رِحم میں ڈالا جاتا ہے، اور یہ کہ نشأۃِ ثانیہ اسی کا کام ہے، اور یہ کہ وہی دولت بخشتا ہے وہی قائم رہنے والا مال دیتا ہے، اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا ربّ ہے، اور یہ کہ عادِ اوّل کو اور ثمود کو اسی نے ہلاک کیا تھا، حتّٰی کہ انکے پیچھے کوئی ان کا نام لیوا نہ چھوڑا۔ اور یہ کہ اس سے پہلے اسی نے نوح کی قوم کو ہلاک کیا تھا جو ان لوگوں سے بہت زیادہ ظالم اور سرکش تھے، اور یہ کہ اسی نے ان بستیوں کو ہلاک کیا تھا جو اوندھے مُنہ گری پڑی ہیں حتّٰی کہ ان پر ملبے کے ڈھیر لگ گئے ◉

رَبُّ الشِّعْرٰی: عرب لوگ اِس ستارہ کی پرستش کرتے تھے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰی ﴿۵۶﴾

اے انسان! تُو اپنے رب کی کون کون سی قدرت میں شک کرے گا ◉

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

یہ تمہیں تنبیہہ کرنے والا اُسی قسم کا ایک رسول ہے جس قسم کے رسول پہلے آتے رہے ◉

مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى: من جنسهم (جلالین)

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

آنے والی ساعت قریب آچکی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا ◉

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

اے لوگو! کیا تم اس کلام پر غور نہیں کرتے اور اس پر تعجب کرتے ہو اور بجائے رونے کے ہنستے ہو، اور جب یہ پڑھا جاتا ہے تو پاس سے اکڑ کر گذر جاتے ہو؟ ◉

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ: ف کا عطف محذوف پر ہے۔

سٰمِدُوْنَ: لاھون او مستکبرون من سمد البعیر فی مسیرۃ (بیضاوی، رُوح البیان)

۳ع۳۰ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ

ہم نے تمہیں نیک و بد سمجھا دیا ہے۔ پس بہتر یہی ہے کہ اللہ کے
حضور سجدہ میں گر جاؤ اور اس کی عبادت کرو ◉

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ: ای و اذا کان الامر کذالك (رُوح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

سُورَۃُ الْقَمَرِ

ربطِ آیات:

اِس سورت میں قیامت کا اور پہلے مکذّبین کی ہلاکت کا ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے رسول کا انکار کرنے والوں کا بھی وہی حشر ہوگا جو ان کا ہؤا بلکہ آخری زمانہ میں ان کے لئے تمام وہ ہلاکتیں جمع کر دی جائینگی جو پہلی قوموں پر ایک ایک کر کے آئیں۔

آیت ۲:-

فرمایا: قیامت قریب آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔

چاند عرب کا نشان تھا۔ پس شقّ القمر کا مُعجزہ تصویری رنگ میں اِس بات کا اعلان تھا کہ اب ان کا اقتدار ختم کر دیا جائے گا اور ایک نئی حکومت قائم کی جائے گی۔

آیت ۳:-

کافروں نے اِس معجزہ سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے کہا کہ یہ تو فریبِ نظر ہے۔

آیت ۴:-

فرمایا: تم انکار پر اصرار کرتے ہو اور نہیں دیکھتے کہ ہر ایک چیز جو امر کے ذریعہ وجود میں آتی ہے اپنی انتہا کو پہنچ کر ہی قرار پاتی ہے۔ ہر ایک چیز کی انتہا اس کے وجود کا نابود ہونا اور اپنے رب میں ضم ہونا ہے۔ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا (۷۹ : ۴۵)

یہ قیامت کی اِتنی محکم دلیل ہے کہ جوں جوں انسان کا علم ترقی کرتا جاتا ہے یہ دلیل روشن سے روشن تر ہوتی جاتی ہے۔

ہر ایک نبی کے وقت ایک قیامت آتی ہے جب پہلے نظام کو توڑ کر نئی زمین اور نیا آسمان بنایا جاتا ہے۔

اِس جگہ ایک اعتبار سے اس قیامتِ صغریٰ کی طرف اشارہ ہے جو محمد رسول اللہؐ کے ذریعہ قائم ہوئی اور ایک اعتبار سے قیامتِ کبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔

آیت ۵، ۶:۔

فرمایا: جو سلوک پہلے مکذّبین کے ساتھ ہوُا وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ بھی اپنے رسولوں کا انکار کرنیکی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے اور تم بھی ایمان نہیں لاؤ گے تو ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۷تا ۹:۔

پھر قیامتِ صغریٰ کے ذکر کے ساتھ قیامتِ کبریٰ کے ذکر کو منسلک کر دیا ہے کیونکہ قیامتِ صغریٰ قیامتِ کبریٰ کی دلیل ہے۔

آیت ۱۰تا ۴۹:۔

فرمایا: تم سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور لوط کی قوم اور فرعون کی قوم سب اپنے رسولوں کا انکار کرنے کی وجہ سے تباہ کی گئیں اور جہنّم میں داخل کی گئیں تم ان سے بہتر نہیں ہو۔ پس اگر انکار پر اصرار کروگے تو تم بھی تباہ کئے جاؤ گے اور جہنّم میں داخل کئے جاؤ گے۔

آیت ۵۰تا ۵۶:۔

فرمایا: ہر چیز ایک مقررہ اندازے کے مطابق اور ایک مقررہ مدّت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ جب ہم حکم دیں گے تو قیامت آنکھ جھپکنے میں آجائے گی۔ ہم نے ان جیسے لوگ پہلے بھی ہلاک کئے ہیں۔ پس ان کو نصیحت حاصل کرنا چاہیئے اور قیامت کے دن کی فکر کرنی چاہیئے اور عارضی دُنیا کے عوض دائمی جنّت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

اِس جگہ یہ بیان کرنا خالی از فائدہ نہیں ہوگا کہ قرآن بار بار کہتا ہے کہ رسول کے انکار کی وجہ سے تمہارے لئے تمام وہ ہلاکتیں جمع کر دی جائیں گی جو نوح اور عاد اور ثمود اور لوط اور فرعون کی قوم پر آئیں لیکن حضورؐ کے اوّل مخاطبین تو ایمان لے آئے تھے اور ہلاک نہیں کئے گئے۔ پس اِن تمام انذاروں میں آخری زمانہ کا ذکر ہے جو لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کا زمانہ ہوگا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ اور حضورؐ کا خادم اور بروز ظاہر ہوگا اور لوگوں کو حضور کے دین کی طرف بلائے گا اور حضور کا انکار کرنے پر ان لوگوں کے لئے تمام وہ ہلاکتیں جمع کر دی جائیں گی جو پہلے مکذّبین پر آئیں۔ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ②

قیامت کی گھڑی قریب آن لگی ہے اور چاند پھٹ چکا ہے

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ③

لیکن ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی عظیم الشان نشان بھی دیکھیں تو توجہ نہیں دیتے اور کہتے ہیں: یہ تو فریبِ نظر ہے

اٰيَةً: نکرہ عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

مُسْتَمِرٌّ: صاحبِ رُوح البیان نے اِس کے مندرجہ ذیل معنی کئے ہیں:-

(۱) ایسی بات جو مدت سے ایک طریق پر چلی آتی ہے۔ یعنی پہلے جادوگر بھی ایسا ہی جادو کیا کرتے تھے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

(۲) المِرّۃ سے مُشتق ہے یعنی مضبوط اور قوی۔ ایسا جادو جو دوسرے جادوؤں پر غالب آجائے۔

(۳) اس کے معنے ہیں ذاھب یعنی فریبِ نظر (PASSING ILLUSION)

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ④

ان لوگوں نے ہمارے رسول کا انکار کیا اور اپنی ہیچ خواہشات کی پیروی کی۔لیکن ان کو جاننا چاہیئے کہ ہر ایک معاملہ اپنی انتہاء کو پہنچ کر ہی قرار پاتا ہے ◉

کَذَّبُوْا: النّبی (جلالین، رُوح البیان)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝٥ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝٦

ان کے پاس پچھلے لوگوں کے حالات پہنچ چکے ہیں جن میں ان کیلئے عبرت کا سامان ہے اور کامل حکمت کی باتیں ہیں۔لیکن عبرت کی کوئی بات ان کو فائدہ نہیں دیتی ◉

النُّذُر: نذیر کی جمع یا مصدر بمعنی الانذار

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٧ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝٨

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝٩

اے رسول! تُو ان سے کوئی سروکار نہ رکھ۔جس دن پکارنے والا ان کو اس عذاب کی طرف پکارے گا جو ان کے وہم و گمان

سے بھی بڑھ کر ہو گا تو تُو دیکھے گا کہ وہ نظریں جھکائے اپنی قبروں سے اس حالت میں نکلیں گے کہ معلوم ہو گا کہ گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔ اور وہ پکارنے والے کی طرف نظریں لگائے بھاگے چلے جا رہے ہوں گے۔ اس وقت یہ کافر کہیں گے یہ تو بڑا ہی کٹھن دن ہے ◉

نُکُر: فظیع تنکرہ النفوس لانہا لم تعہد مثلہ (بیضاوی)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ﴿١٠﴾

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١١﴾

ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی انکار کیا تھا۔ انہوں نے ہمارے بندے کا انکار کیا اور کہا: یہ تو دیوانہ ہے۔

جب نوح کو ہر طرف سے دھتکارا گیا تو اس نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا: اے میرے ربّ! میں مغلوب ہوں، تُو میری مدد کر ◉

فَكَذَّبُوْا: الفاء تفسیریۃ تفصیلیۃ تعقیبیۃ (روح البیان)

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١٢﴾

وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٣﴾

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۴﴾
تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۵﴾

چنانچہ ہم نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے اور موسلادھار پانی برسنے لگا اور ہم نے زمین میں جابجا شگاف کر کے چشمے جاری کر دیئے۔ اور آسمان اور زمین کا پانی ایک ایسے مقصد کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا پہلے سے فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور ہم نے نوح کو اس کشتی پر سوار کیا جو تختوں اور کیلوں سے بنی ہوئی تھی اور ہماری حفاظت میں چل رہی تھی۔ یہ تھا اس شخص کو جھٹلانے کا بدلہ جس کی ناقدری کی گئی تھی ◉

فَالْتَقَى الْمَآءُ : ماء السماء وماء الارض وقرئ الماٰن (بیضاوی)

بِاَعْيُنِنَا : بحفظنا (بیضاوی، روح البیان)

جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ : جزاء لنوح لانه نعمة كفروها۔ فانّ كل نبى نعمة من الله

(بیضاوی)

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ : یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہاں فَاَنْجَيْنٰهُ... فى الفلك (۷ : ۶۵) کی بجائے وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ کیوں کہا ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ کہہ کر بات کو لمبا کیا ہے تاکہ اس کا اثر زیادہ ہو۔ علمِ بیان میں اسے صنعتِ اطناب کہتے ہیں۔ پیدائش باب۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ حضرت آدمؑ کے ۱۰۵۶ سال بعد پیدا ہوئے۔ پیدائش ۷ : ۶ میں لکھا ہے کہ جب نوح چھ سو سال کا تھا ایک زبردست طوفان آیا۔ گویا بائیبل کے مطابق طوفانِ نوح آدم کے ۱۶۵۶ سال بعد آیا۔ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ کے اعداد ۱۶۶۱ بنتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ استعمال کر کے طوفان نوح کی اصلی تاریخ بتائی ہے اور بائیبل کے بیان کی تصحیح کی ہے۔ پھر ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ کہہ کر یہ بھی بتایا کہ نوحؑ تہذیب کے اس دور میں آئے جب رسیوں اور لکڑی کی

میخوں سے کشتیاں بنائی جاتی تھیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۶﴾

ہم نے اِس واقعہ کو آنے والی نسلوں کے لئے یادگار بنایا۔کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ◉

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۷﴾

دیکھو! میرا عذاب کیسا دردناک تھا اور میری تنبیہہ کیسی صحیح ◉

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۸﴾

ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ◉

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۹﴾

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۲۰﴾

تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۱﴾

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۲۲﴾

عاد نے بھی اپنے رسول کا انکار کیا۔ دیکھو! میرا عذاب کیسا دردناک تھا اور میری تنبیہہ کیسی صحیح۔ ہم نے ایک نحوست کے دن ان لوگوں

پر ایک ایسی تُند و تیز آندھی بھیجی جو تھمنے میں نہیں آتی تھی۔ وہ لوگوں
کو اکھیڑ اکھیڑ کر پھینکتی تھی اور وہ یوں معلوم دیتے تھے گویا کہ
جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔ دیکھو! میرا عذاب
کیسا دردناک تھا اور میری تنبیہہ کیسی صحیح! ◉

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ: نزعناهم فهم بعد النزع كانّهم اعجاز نخل منقعر
(رازی)

ع ۲۳ / ۸ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۳﴾

ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ کیا
کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ◉

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۴﴾
فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِيْ
ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۵﴾
ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ
اَشِرٌ ﴿۲۶﴾

اِس سے پہلے ثمود نے بھی رسولوں کا انکار کیا تھا۔ انہوں نے کہا یہ
ایک اکیلا آدمی ہے جو ہم ہی میں سے ہے، کیا ہم اس کی پیروی
کریں؟ اِس کے تو یہ معنے ہوئے کہ ہم گمراہی اور جنون میں مبتلا
ہو چکے ہیں۔ کیا ہم سب میں سے وہی اس قابل تھا کہ اس پر وحی

نازل کی جاتی۔ وحی کیسی ؟ وہ سخت جھوٹا اور متکبر ہے ◉

مِنَّا : من جنسنا او من جملتنا (بیضاوی)

وَاحِدًا : منفردًا او من آحاد هم دون اشرافهم (بیضاوی، رُوح البیان)

موخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنے ہوں گے: ایک معمولی آدمی جو ہماری طرح کا ایک انسان ہے۔

سُعُر : جنون (جلالین)

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾
وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

ہم نے صالح سے کہا : انہیں کل ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سخت جھوٹا اور متکبر ہے۔ ہم ان کے پاس ان کی آزمائش کے لئے ایک اُونٹنی بھیج رہے ہیں۔ دیکھ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور صبر کر۔ ان سے کہہ کہ ان کے اور اُونٹنی کے درمیان پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر ایک اپنی باری پر پینے آئے ◉

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا : حكاية لما قاله تعالى لصالح (رُوح البیان)

اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ : مقسوم لها يوم ولهم يوم، وبينهم لتغليب العقلاء (بیضاوی)

شِرْب : پانی پینے کا حصہ یا پانی پینے کا وقت۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

لیکن ان لوگوں نے ہمارے حکم کی کوئی پروا نہ کی اور اپنے ساتھی کو بلایا اور اس نے جرأت کی اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں ◉

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣١﴾

دیکھو! میرا عذاب کیسا دردناک تھا اور میری تنبیہ کیسی صحیح! ◉

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣٢﴾

ہم نے ان لوگوں پر ایک گرجتی ہوئی آواز بھیجی اور وہ اُن سُوکھی لکڑیوں کی طرح ہو گئے جو باڑ بنانے والا اکٹھی کرتا ہے ◉

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٣﴾

ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ◉

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٤﴾

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٥﴾

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٦﴾

اس سے پہلے لوط کی قوم نے بھی رسولوں کا انکار کیا تھا۔ ہم نے

ان پر ایک پتھر برسانے والی آندھی بھیجی۔ لیکن ہم نے اپنے فضل سے
لُوط کے خاندان کو اس آندھی سے محفوظ رکھا اور ان کو صبح ہوتے ہی
بچا لیا۔ شُکر کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ◉

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ: الاستثناء منقطع لانہ مستثنیٰ من الضمیر فی علیہم (روح البیان)

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٧﴾

لوط نے اپنی قوم کو ہماری گرفت سے ڈرایا۔ لیکن انھوں نے ہمارے
انذار کو شک کی نظر سے دیکھا ◉

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٨﴾

انھوں نے اس سے اس کے مہمانوں کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ ہم نے ان کی
آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ور ان سے کہا: میرے عذاب کا اور میرے
انذار کو نظر انداز کرنے کا مزہ چکھو ◉

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٩﴾ ج
فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٤٠﴾

صبح ہوتے ہی ایک دائمی عذاب ان کے گلے کا ہار ہو گیا۔ ہم نے
ان سے کہا: میرے عذاب کا اور میرے انذار کو نظر انداز کرنے کا
مزہ چکھو ◉

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤١﴾ ع

ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے ◉

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾

ہمارے رسول فرعون کی قوم کے پاس بھی آئے۔ لیکن انہوں نے ہمارے تمام نشانات کا انکار کیا۔ چنانچہ ہم نے ان کو اس طرح پکڑا جس طرح ایک زبردست، صاحبِ قدرت پکڑتا ہے ◉

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾

اے لوگو! کیا تمہارے انکار کرنے والے اپنے پہلوں سے بہتر ہیں؟ یا کیا پہلی کتابوں میں تمہارے لئے کوئی معافی کا اعلان ہے؟ ◉

اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں: ہم ایک ایسا جتھا ہیں جو اپنی حفاظت خود کر سکتا ہے ◉

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

عنقریب ایسے تمام جتھے شکست کھائیں گے اور دُم دبا کر بھاگیں گے ◉

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۷﴾

لیکن معاملہ یہیں ختم نہیں ہوگا۔ قیامت کی گھڑی وہ وقت ہے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ گھڑی بہت ہی سخت ہوگی، اس کے گھونٹ بہت ہی تلخ ہوں گے ◉

اَلسَّاعَةُ: عذابها (جلالین)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۸﴾

مُجرم گمراہی اور دیوانگی کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں ◉

يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۹﴾

جس دن ان کو مُنہ کے بَل گھسیٹ کر آگ میں ڈالا جائے گا ان سے کہا جائے گا: ذرا دوزخ کا مزہ بھی چکھو! ◉

اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۵۰﴾
وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۱﴾

ہم نے ہر ایک چیز ایک اندازے کے مطابق بنائی ہے۔ ہمارا حکم صرف ایک لفظ پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ آنکھ جھپکاتے میں قوت سے فعل میں آجاتا ہے ◉

كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ: تشبيه الكون لا تشبيه الامر (رازی)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۲﴾

کافرو! ہم تم جیسے کتنے ہی لوگوں کو پہلے ہلاک کر چکے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ ◉

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۳﴾

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۴﴾

ان کے تمام اعمال اعمال ناموں میں درج ہیں۔ اور ہر ایک چھوٹا یا بڑا عمل ضبطِ تحریر میں ہے ◉

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۵﴾

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۶﴾ ع ۱۵ ۳

رہے وہ لوگ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں سو وہ ان مقامات پر رہیں گے جو باغ و بہار ہیں اور جن میں جا بجا نہریں چلتی ہیں، ایسی جگہ پر جو عزّت کا مقام ہے، یعنی صاحبِ مقدرت بادشاہ کی حضوری میں ◉

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

ربطِ آیات

اِس سورۃ میں نسلِ انسانی کی ابتداء سے انتہاء تک ترقی کے منازل کا ذکر ہے۔ آئندہ کی پیشگوئیوں کا اپنے وقت پر پورا ہونا قرآن کی حقانیّت کی دلیل ہے۔

آیت ۲ تا ۱۰:۔

فرمایا: قرآن تم کو خدائے رحمٰن نے سکھایا ہے، اس خدائے رحمٰن نے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ چاند اور سورج اور ستارے اس کے حکم کے پابند ہیں اور نباتات اور اشجار اس کے آگے سربسجود ہیں۔ اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ان میں توازن قائم کیا۔ شریعت بھی اسی توازن کو قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ قرآن کے بعض احکام کی غرض نسلی اور جنسی توازن قائم کرنا ہے بعض کی غرض اقتصادی توازن قائم کرنا ہے، اور بعض کی غرض معاشرتی توازن قائم کرنا ہے، اور بعض کی غرض قومی توازن قائم کرنا ہے، اور بعض کی غرض بین الاقوامی توازن قائم کرنا ہے، اور بعض کی غرض طبقاتی توازن قائم کرنا ہے، اور بعض کی غرض سماواتی توازن قائم کرنا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ ہر شعبہ میں توازن قائم کرنے کی کوشش کرو۔ یہ تمام کارخانہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے۔ اِنسان کا علمِ بیان سے آراستہ ہونا بھی اسی رحمت کا نشان ہے، اور قرآن بھی اسی رحمت کا نشان ہے۔

آیت ۱۱ تا ۱۴:۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چند نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس نے اپنی نعمتیں تمام مخلوقات کے لئے بنائی ہیں تم ان میں تصرفِ بیجا نہ کرو۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم:۸)

آیت ۱۵ تا ۱۷:۔

فرمایا: ہم نے انسان کے پیشروؤں میں ناری صفات رکھی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کو سمویا اور انسان کو طینی صفات عطا کیں اور وہ اِس قابل ہؤا کہ جس طرح مٹی کمہار کے ہاتھوں میں مختلف شکلیں اختیار کرتی ہے اسی طرح وہ بھی تربیت کا اثر قبول کرے۔ انسان کا یہ اثر قبول کر سکنا اس کو دوسرے حیوانوں سے جدا کرتا ہے اور اس کی ترقی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ پس انسان کو یہ صلاحیتیں عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

آیت ۱۸، ۱۹ :۔

فرمایا: ابتدائی دَور میں ہم نے اِنسان میں مشرق و مغرب اور سمت کا شعور پیدا کیا اور اس شعور کے نتیجہ میں نسلِ انسانی نے زمین پر سفر کیا یہ ہمارا ایک بہت بڑا انعام تھا۔

آیت ۲۰ تا ۲۶ :۔

فرمایا: پھر ہم نے انسان کے لئے سمندری سفر کا انتظام کیا۔ سب سے زیادہ سمندری سفر بحرِ فارس اور بحرِ روم ہی کے ذریعہ ہؤا ہے جن کو نہر سویز کے ساتھ ملا دیا گیا ہے۔ سمندری سفر انسانی ارتقاء میں سنگِ میل کا مقام رکھتا ہے۔ پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کا انعام تھا۔ پھر نہر سویز اس کا بہت بڑا انعام ہے جس کے ذریعہ مشرق و مغرب کے فاصلے کٹ گئے۔ ان سمندروں میں موتیوں اور مونگوں کا بکثرت پایا جانا بحری سفر کے لئے بے حد ممد ہؤا۔ اور پھر انسانوں کا چھوٹی کشتیوں کی بجائے بڑے بڑے جہاز بنانا بھی انسانی ترقی میں بہت ممد ہؤا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے انعامات ہیں۔

آیت ۲۷ تا ۲۹ :۔

جب نہر سویز تک کا زمانہ آ گیا تو انسان کی مادی ترقی اس کی ہلاکت کا باعث بن گئی چنانچہ بتایا کہ نسلِ انسانی ایک بہت بڑی ہلاکت سے ہمکنار ہو گی اور اِس قدر موتا موتی ہو گی کہ چاہوں تو اس دن خاتمہ۔

آیت ۳۰، ۳۱ :۔

فرمایا: انسان کُرّۂ فضائی میں بھی جانے لگے گا۔ پھر فرمایا کہ خواہ تم آسمانوں میں رہو خواہ زمین میں تم اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ ہر آن تم اس کے حضور دست بدعا کھڑے ہو۔ جتنا طلب کرو گے اتنے ہی انعامات کے دروازے کھلتے جائیں گے۔

آیت ۳۲، ۳۳ :۔

پھر زمین پر دو طاقتیں اُبھرنے کا ذکر کیا ہے جن کو ثقلان کہا ہے اور یہ پیشگوئی کی ہے کہ وہ آپس میں جنگ لڑیں گی اور دُنیا میں بڑی تباہی ہو گی۔ یہ تباہی جہاں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ثبوت ہوگی وہاں اس کے نیچے اس کی نعمتیں بھی پنہاں ہوا، گی۔

آیت ۳۴، ۳۵ :۔

اب خلائی جہازوں کا زمانہ آ گیا ہے اور انسانوں کے خلائی سفر کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: تمہیں خلاء کے درمیان سفر کرنے کے لئے خاص قسم کی توانائی حاصل کرنا ہو گی۔ اس کا حصول اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہوگیا۔

آیت ۳۶، ۳۷ :۔

فرمایا: جب انسان اِس حد تک ترقی کر جائے گا تو دو بڑی طاقتیں ایک دوسرے پر آگ اور دھوئیں کی بارش نازل کریں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کا اظہار ہو گا۔ اور اس کے نیچے اس کی نعمتیں پنہاں ہوں گی اس کے بعد لوگ ایمان کی طرف توجہ کریں گے۔

آیت ۳۸ تا ۴۱ :۔

فرمایا: اس وقت آسمان سے اِس قدر آگ پھینکی جائے گی کہ وہ سُرخ ہو جائے گا اور انسانوں کو بے محابا قتل کیا جائے گا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک بہت بڑا نشان ہوگا۔ لیکن اس کے نیچے اس کی نعمت پنہاں ہو گی۔

آیت ۴۲ تا ۴۶ :۔

فرمایا: پھر ایسا وقت آئے گا کہ نسلِ انسانی کو اس آگ میں دھکیلنے والے بڑے بڑے مجرموں کو لوگ پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ یہ ایک جہنّم کا نظارہ ہوگا۔

آیت ۴۷ تا ۷۹ :۔

فرمایا: اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش مارے گی اور متقیوں کے لئے یہ دُنیا بھی اور اگلی دُنیا بھی جنّت بن جائے گی۔ پھر جنّت کے کوائف کا ذکر کیا ہے اور سورت کو عظمتوں اور برکتوں والے ربّ کے ذکر پر ختم کیا ہے ؛
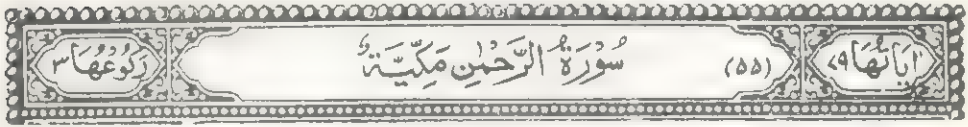
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلرَّحْمٰنُ ②

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ③

قرآن تم کو رحمٰن نے سکھایا ہے ◉

عَلَّمَ: جَعَلَ کی طرح اس کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ④

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ⑤

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑥

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ⑦

اس نے انسان کو پیدا کیا اور اُسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق چل رہے ہیں۔ اور بیل بوٹے اور درخت اس کے حضور سربسجود ہیں ◉

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٨﴾

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٩﴾

وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿١٠﴾

اس نے آسمانوں کو بلند کیا اور ہر ایک چیز میں توازن قائم کیا۔ وہ
یہ باتیں تمہیں اِس لئے بتا رہا ہے تاکہ تم توازن میں خلل نہ ڈالو اور
انصاف کے ساتھ تولو اور وزن میں کم نہ دو ◉

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ : وضعه لئلا تطغوا فيه (رُوح البیان)

اِس آیت میں جہاں انسان کو توازن قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ اُسے زمین و آسمان
کے توازن میں خلل ڈالنے کی طاقت بھی دی گئی ہے۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١١﴾

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١٢﴾

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٣﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٤﴾

اللہ نے زمین کو تمام مخلوقات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس میں قِسم قِسم
کے پھل ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشے غلافوں میں
لپٹے ہوئے ہیں، اور ایسے دانے ہیں جو خول میں لپٹے ہوئے ہیں،
اور خوشبودار پودے ہیں۔

پس تم اپنے ربّ کی کِس کِس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

اٰلَآءِ : نعمت ، قدرت (طبری ، شوکانی ، رازی)

تثنیہ کا صیغہ فعل کے تکرار کے لئے بھی آتا ہے ۔ اِس سے تاکید کا فائدہ اُٹھایا جاتا ہے (بیضاوی زیر آیت ۵۰ : ۲۵) اس سے مراد جنّ وانس یا انسانوں کے دو گروہ بھی ہوسکتے ہیں۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۵﴾
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۶﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۷﴾

اس نے انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے ۔ اور اس نے جنّات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ہے ۔

پس تم اپنے ربّ کی کِس کِس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۹﴾

وہ مشرقِ قریب کا بھی ربّ ہے اور مشرقِ بعید کا بھی ، مغربِ قریب کا بھی ربّ ہے اور مغربِ بعید کا بھی ۔

پس تم اپنے ربّ کی کِس کِس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

اَلْمَشْرِقَيْنِ : مشرقِ قریب اور مشرقِ بعید یا چاند اور سُورج کے نکلنے کے مقامات ۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۲۰﴾

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢١﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٢﴾

اس نے دو سمندروں کو کھلا چھوڑ دیا ہے۔ ایک دن آئے گا کہ وہ مل جائیں گے۔ اس وقت ان دونوں کے درمیان ایک روک ہے جس کو وہ عبور نہیں کر سکتے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

یہ پیشگوئی نہر سویز کے بننے پر پوری ہوئی۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٣﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٤﴾

ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٥﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٦﴾ ع ۱۱

وہ جہاز جو سمندر میں اونچے ٹیلوں کی طرح کھڑے ہیں اُسی نے بنائے ہیں۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٧﴾

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۸﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۹﴾

جو کچھ بھی زمین پر ہے رُو بہ ہلاکت ہے۔ صرف تیرے ربّ کا جو کہ تمام عظمتوں کا، تمام عزّتوں کا مالک ہے، جاہ و جلال باقی رہے گا۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۳۰﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۱﴾

آسمان اور زمین کی تمام مخلوق اُس کے حضور دست بہ سوال کھڑی ہے۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۲﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۳﴾

اے دو بڑی طاقتو! ہم جلد ہی تمہارا حساب چکا دیں گے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۴﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۵﴾

اے جنّ و اِنس کی جماعت! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ آسمان اور زمین کی حدود سے نکل جاؤ تو ذرا نکل کر دکھاؤ۔ لیکن تم بغیر طاقت کے نکل نہیں سکتے۔

پس تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۶﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۷﴾

تم پر آگ کے شعلے اور دھوئیں کے بادل مسلّط کئے جائیں گے۔ اور تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

نُحَاسٌ: دھواں یا پگھلا ہوا تانبا۔ یہاں دونوں معنی لگتے ہیں۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۸﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۹﴾

کس قدر ہولناک ہوگا وہ وقت جب آسمان پھٹ جائے گا اور لال چمڑے کی طرح سُرخ ہوجائے گا۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

فَاِذَا: جواب اذا محذوف (جلالین، رُوح البیان)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۴۰﴾ ج

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۱﴾

اُس دن افراتفری کا یہ عالَم ہوگا کہ نہ کسی انسان سے اور نہ کسی جِنّ سے اس کے گناہ کی پُرسش کی جائے گی۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۲﴾ ج

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۳﴾

اُس دن بڑے بڑے مجرم اپنی ہیئت سے پہچانے جائیں گے اور ان کو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹا جائے گا۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

جنگ کے بڑے بڑے مجرموں کا ذکر ہے۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۵﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۶﴾

پھر ان سے کہا جائے گا: یہی وہ جہنّم ہے جس کا مجرم انکار کرتے تھے۔
وہ اسی جہنّم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر کاٹیں گے۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ: یقال لهم (رازی، روح البیان)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۷﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۸﴾

جو شخص اپنے ربّ کے مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۹﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۰﴾

ان دونوں جنّتوں میں انواع و اقسام کی نعمتیں ہوں گی۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

فِيهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۱﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۲﴾

ان دونوں جنّتوں میں دو چشمے جاری ہوں گے۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۳﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۴﴾

ان دونوں جنّتوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ

جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۵﴾

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۶﴾

اہلِ جنّت ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ دونوں جنّتوں کے تازہ بتازہ پھل ان کی دسترس میں ہوں گے۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

وَلَا جَآنٌّ ۝٥٧

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٥٨

ان جنتوں میں ان کو ایسی عورتیں ملیں گی جن کی نگاہیں صرف ان تک اُٹھیں گی، جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جِنّ نے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝٥٩

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٠

وہ عورتیں یوں معلوم ہوں گی گویا کہ ہیرے اور موتی ہیں۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝٦١

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٢

نیک عمل کی جزاء نیک انعام کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کروگے؟ ◉

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝٦٣

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٦٤

ان دونوں جنّتوں کے علاوہ دو اَور جنّتیں ہوں گی۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٥﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٦﴾

یہ دونوں جنّتیں گہری سرسبز ہوں گی۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٧﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٨﴾

ان دونوں جنّتوں میں دو چشمے ہوں گے جن میں سے پانی اُبل اُبل کر نکلے گا۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٩﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٠﴾

ان دونوں جنّتوں میں پھل کھجور اور انار بکثرت ہوں گے۔
پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ؟ ◉

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧١﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾

ان جنّتوں میں نیک اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۴۳﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۴﴾

وہ ایسی عورتیں ہوں گی جن کی آنکھیں بڑی بڑی اور خوبصورت ہونگی جو خیموں کے اندر قیام پذیر ہوں گی۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۴۵﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۶﴾

ان عورتوں کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جنّ نے۔

پس تم اپنے ربّ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ◉

مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۴۷﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۸﴾

اہلِ جنّت کمخواب کے بچھونوں اور خوبصورت قالینوں پر تکیہ لگائے

بیٹھے ہوں گے۔

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے ◉

ع ۳ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۹﴾

اے رسول! تیرے رب کا نام جو کہ تمام عظمتوں اور تمام عزتوں کا مالک ہے۔ بہت برکت والا ہے ◉

اِس سورت میں فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اکتیس مرتبہ آیا ہے۔

انسان کی ترقی کی ہر منزل کے بعد کہا ہے کہ یہ تیرے ربّ کا اِنعام ہے۔ ربّ کے معنے ہیں درجہ بدرجہ ترقی دینے والا +

سُورَۃُ الوَاقِعَۃِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں قیامت اور قرآن کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۵۷ :۔

فرمایا: جب قیامت آئے گی تو لوگ تین گروہوں یعنی سابقین، خوش بختوں اور بدبختوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

سابقین کے احوال کا تفصیلی ذکر آیت ۱۴ تا ۲۷ میں ہے۔ خوش بختوں کا آیت ۲۸ تا ۴۱ میں ہے اور بدبختوں کا آیت ۴۲ تا ۵۷ میں ہے۔

آیت ۵۸ :۔

قیامت کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا: جب تم مانتے ہو کہ پہلی بار ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے تو یہ بات ماننے میں کیا مشکل درپیش ہے کہ ہم تمہیں دوبارہ پیدا کریں گے۔ دوبارہ پیدا کرنا تو پہلی بار پیدا کرنے سے آسان ہوتا ہے۔

آیت ۵۹ تا ۶۳ :۔

فرمایا: ہم نے تمہیں ہی پیدا نہیں کیا تمہاری نسلوں کو بھی پیدا کرنے کا سامان کیا۔ پھر ہم نے تم میں موت کا قانون جاری کیا۔ ہم نے تمہیں ارتقاء کی منازل سے گذار کر انسان بنایا اور ہم اس میں بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔ کیا تمہارا موت پر غالب نہ آسکنا اِس بات کی دلیل نہیں کہ تمہاری پیدائش میں ایک غرض ہے۔ تم وجہِ تخلیقِ کائنات ہو اور تمہاری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا عرفان ہے۔ اِنّی اَحببت ان اُعرف فخلقتُ اٰدم۔

پس اپنی زندگی کا مقصد پورا کرو اور اپنے خالق کو پہچانو اور یہ جان لو کہ قیامت بھی اسی سلسلہ کی

ایک منزل ہے۔

آیت ۶۴ تا ۸۱:۔

فرمایا: ہم نے تمہاری دُنیوی زندگی کے لئے کھیتی اور پانی کا انتظام کیا پھر ہم نے تمہارے لئے آگ کا انتظام کیا۔ اس کے ذریعہ تمہیں سفر کرنے میں بڑی آسانیاں پیدا ہوتی ہیں اور پیدا ہوں گی۔ کیا جس خدا نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے اُس نے تمہاری ابدی زندگی کے لئے کوئی اہتمام نہیں کیا ہوگا۔ جان لو کہ تمہاری روحانی زندگی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے سامان کیا ہے اور اس کے لئے بھی ایک قانون اور لائحہ عمل تیار کیا ہے۔ یہ قانون قرآن میں درج ہے۔ پس قرآن پر غور کرو اور کوشش کرو کہ اللہ تمہیں پاک کر دے کہ قرآن کے علوم تک رسائی اسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جسے وہ اپنے ہاتھوں سے پاک کرتا ہے۔

آیت ۸۲، ۸۳:۔

فرمایا: کیا تم اس عظیم الشان قرآن کا انکار کرو گے جو سراسر اللہ کی نعمت ہے اور تمہاری ترقی کا ضامن ہے۔

آیت ۸۴ تا ۹۷:۔

فرمایا: تمہارا موت پر قابو نہ پا سکنا اِس بات کی دلیل ہے کہ تم اس دُنیا کے حاکمِ اعلیٰ نہیں، حاکمِ اعلیٰ وہی ہے جس نے تمہارے درمیان زندگی اور موت کا قانون بنایا ہے۔ پس اس کی بتائی ہوئی راہوں پر چلو کہ یہی خوش بختی کی راہیں ہیں، ان لوگوں کی راہیں جن کے لئے قیامت کے روز سلامتی ہوگی۔ اور اگر تم گمراہی اور انکار کا راستہ اختیار کرو گے تو یاد رکھو کہ قیامت کے روز جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔ پس سچ کو قبول کرو اور اللہ کی سبوحیت بیان کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ②

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ③

لوگو! کچھ اس وقت کا بھی دھیان کرو جب وہ دن آئے گا جسے لامحالہ آنا ہے، جو ٹالے سے نہیں ٹلے گا ◉

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ : والكاذبة مصدر كالعاقبة (شوكانی)

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ④

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ⑤

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ⑥

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ⑦

وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ⑧

وہ دن بہت سی اُونچی گردنوں کو نیچا کر دے گا اور بہت سی نیچی گردنوں کو اُونچا کر دے گا۔ اس دن زمین کو زور زور سے جھٹکے دئیے جائیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دئیے جائیں گے حتیٰ کہ وہ پریشان ذرّوں کی صورت اختیار کر لیں گے، اور لوگ تین گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے ◉

اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً: یہ تین گروہ: خوش بختوں (۹) بدبختوں (۱۰) اور سابقین (۱۱) کے ہیں۔ آئندہ آیات میں ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

سابقین کا ذکر آیات ۱۲ تا ۲۷ میں ہے۔

خوش بختوں کا ذکر آیات ۲۸ تا ۴۱ میں ہے اور

بدبختوں کا ذکر آیات ۴۲ تا ۵۷ میں ہے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۹

وہ لوگ جو خوش بخت ہوں گے سو کتنے ہی خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ! ◉

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۝۱۰

اور وہ لوگ جو بدبخت ہوں گے سو کتنے ہی بدنصیب ہوں گے وہ لوگ! ◉

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝۱۱

اور وہ لوگ جو سابقین میں سے ہوں گے سو وہ تو ہوں گے ہی سابقین ◉

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝۱۲

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٣﴾

یہ اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ ان باغوں میں رہیں گے جہاں ہر طرف مسرتیں کھیلتی ہوں گی ◉

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٤﴾

وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٥﴾

ان میں سے ایک انبوہِ کثیر اوّلین میں سے ہوگا اور چند لوگ آخرین میں سے ہوں گے ◉

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٦﴾

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٧﴾

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٨﴾

بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٩﴾

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا يُنْزِفُوْنَ ﴿٢٠﴾

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۳﴾

یہ اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ ان باغوں میں رہیں گے جہاں ہر
طرف مسرتیں کھیلتی ہوں گی ◉

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۴﴾

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۵﴾

ان میں سے ایک انبوہِ کثیر اوّلین میں سے ہوگا اور چند لوگ
آخرین میں سے ہوں گے ◉

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۶﴾

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۸﴾

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۹﴾

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

وہاں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ وہاں ان کو کسی گناہ کا الزام نہیں دیا جائے گا۔ ہر طرف سے سلامتی کی صدائیں سنائی دیں گی ◉

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۳۰﴾

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۱﴾

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۲﴾

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۳﴾

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۵﴾

اور وہ لوگ جو خوش بخت ہیں، اور کتنے ہی خوش بخت ہیں وہ لوگ، ایسے مقامات پر رہیں گے جہاں ایسی بیریاں ہوں گی جن کے کانٹے نہیں ہوتے، اور تہ بہ تہ لگے ہوئے کیلوں کے درخت ہوں گے، اور لمبے لمبے سائے ہوں گے، اور رواں دواں پانی ہوگا، اور کثرت سے پھل ہوں گے، ایسے پھل جو ہر موسم میں ملیں گے اور جن کے کھانے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی، اور رفیع الشان عورتیں ہوں گی ◉

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ: عرب کے بعض علاقوں میں بغیر کانٹوں والی بیری ہوتی ہے جس کے بیر نہایت لذیذ ہوتے ہیں۔

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٦﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٧﴾

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٨﴾

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ ۳۹ ع ۱۴

ہم ان عورتوں کو ایسا بنائیں گے جیسا کہ بنانے کا حق ہے۔ ہم انہیں کنواریاں، محبت کرنے والیاں، اور خوش بختوں کی ہم عمر بنائیں گے ◉

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٤٠﴾

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤١﴾

ان لوگوں میں سے ایک انبوہِ کثیر اوّلین میں سے ہوگا اور ایک انبوہِ کثیر آخرین میں سے ◉

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۥ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤٢﴾

فِىْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٣﴾

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾

رہے بدبخت، اور کتنے ہی بدنصیب ہیں وہ لوگ، سو وہ ایسے مقامات پر رہیں گے جہاں بادِ سموم چلے گی اور کھولتا ہوا پانی جوش مارے گا۔ اور ان پر کالے سیاہ دھوؤں کے بادل چھائے رہیں گے جن میں نہ کوئی ٹھنڈک ہوگی، نہ آرام ◉

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اِس سے پہلے یہ لوگ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے اور ایک بہت بڑے گناہ پر قائم تھے اور کہتے تھے : کیا جب ہم مر جائیں گے، اور مٹی ہو جائیں گے اور ہماری صرف ہڈیاں رہ جائیں گی ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ؟ ◉

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥١﴾
ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥٢﴾
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٣﴾
فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٤﴾
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٥﴾
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٦﴾

اے رسول! تو ان سے کہہ: کیا اگلے اور کیا پچھلے سب ایک مقررہ دن کے مقررہ وقت کو اکٹھے کئے جائیں گے۔ اور پھر تم گمراہو۔اور قیامت کا انکار کرنے والو ایک ذلیل درخت کا یعنی تھوہر کے درخت کا پھل کھاؤ گے اور اس سے اپنا پیٹ بھرو گے اور اس کے بعد تم کھولتا ہُوا پانی پیو گے، اور تم اسے پیاسے اُونٹوں کی طرح پیتے ہی جاؤ گے ◉

اَلْمُكَذِّبُوْنَ: بالبعث (بیضاوی، روح البیان)

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ: من الأولى للابتداء والثانية للبيان (بیضاوی، رُوح البیان)

من شجرة الزقوم کہنے کی بجائے مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ کہہ کر عبارت میں زور پیدا کیا ہے، اور شجر کو نکرہ لاکر اس کی تنقیص کی ہے۔

اَلْهِيْم: اهيمُ (مذکر) اور هيماءُ (مؤنث) کی جمع (املاء، شوکانی، رُوح البیان)

اهیم اُس اُونٹ کو کہتے ہیں جسے پیاس کی بیماری ہوجاتی ہے اور وہ پانی پی پی کر یا تو مرجاتا ہے یا

بیمار ہو جاتا ہے۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

روزِ جزاء کے دن بدبختوں کے لئے یہی سامانِ ضیافت ہوگا ◉

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

لوگو! ہم ہی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پس تم کیوں قیامت کو نہیں مانتے؟ ◉

تُصَدِّقُوْنَ بالبعث او الخلق (بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

کیا تم نے کبھی اس چیز پر بھی غور کیا جو تم عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو؟ ◉

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾

کیا اسے تم پیدا کرتے ہو یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ◉

کیا وہ خدا جس نے عارضی زندگی کے لئے اس قدر اہتمام کیا روحانی زندگی کے لئے کوئی اہتمام نہیں کرے گا اور سچی بات تو صرف اتنی ہے کہ جسمانی زندگی کا نظام روحانی زندگی کے نظام کا عکس ہے۔ جس طرح عالمِ جسمانی میں اعلیٰ درجہ کی زندگی بغیر بیج کے نہیں پیدا ہوتی اسی طرح عالمِ روحانی میں سعید روحیں الرجل کے بغیر حاملہ نہیں ہوتیں۔ اس مضمون کو سورہ تحریم میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦١﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کا قانون جاری کیا ہے کوئی ہمیں اِس بات سے روک نہیں سکتا کہ ہم تمہاری ہیئت آہستہ آہستہ بدل دیں اور بالآخر تمہیں ایک ایسی مخلوق بنا دیں جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو ●

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ : علیٰ ان نذھبکم ونأتی مکانکم اشباھکم (روح البیان)

اِس آیت کی مندرجہ ذیل تقدیر بھی ہوسکتی ہے: نحن قدرنا بینکم الموت علیٰ ان نبدّل امثالکم وننشئکم فیما لا تعلمون (طبری، بیضاوی، شوکانی) اِس صورت میں وما نحن بمسبوقین جملہ معترضہ ہوگا اور آیت کے معنے ہوں گے: ہم نے تمہارے درمیان موت کو اِس لئے جاری کیا ہے کہ ہم تمہاری ہیئت آہستہ آہستہ بدل دیں اور بالآخر تمہیں ایک ایسی مخلوق بنا دیں جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ ہماری قضا و قدر سے کوئی فرار نہیں۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٣﴾

تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ تمہیں پہلی بار پیدا کیا گیا ہے پھر تم کیوں دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرتے ہو اور غور نہیں کرتے؟ ●

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٤﴾

أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٥﴾

کیا تم نے کبھی اس چیز پر بھی غور کیا جو تم کاشت کرتے ہو؟ کیا تم اسے نشوونما دیتے ہو یا اسے نشوونما دینے والے ہم ہیں؟ ◉

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۶﴾

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۸﴾

اگر ہم چاہیں تو تمہاری کھیتی کا بھرتہ بنا دیں اور تم حیران و پریشان رہ جاؤ اور کہو: ہم تو ہلاک ہو گئے۔ ہم تو بالکل ہی محروم ہو گئے ◉

لَجَعَلْنٰهُ: الزرع بمعنی المزروع (روح البیان)

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۹﴾

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۷۰﴾

کیا تم نے کبھی اس میٹھے پانی پر بھی غور کیا جو تم پیتے رہو؟ کیا تم اسے بادلوں سے برساتے ہو یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟ ◉

اَلْمَآءَ: اُجَاجًا (۷۱) کے تقابل کی وجہ سے اس میں میٹھے کے معنے پیدا ہو رہے ہیں۔ یہاں پانی سے مراد آسمانی پانی بھی ہے یعنی خدا کے وہ برگزیدہ بندے جو مُردہ کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور زبانِ حال اور قال سے کہتے ہیں ؏

"میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر"

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۱﴾

اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں۔ پھر تم کیوں تشکر ادا نہیں کرتے ؟ ◉

أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿۷۲﴾

ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿۷۳﴾

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿۷۴﴾ ع ۱۵

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۷۵﴾

کیا تم نے کبھی اس آگ پر بھی غور کیا جو تم جلاتے ہو؟ کیا اس کا شعلہ تم نے پیدا کیا یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں ؟ ہم نے اس کا تذکرہ ہر خاص و عام کی زبان پر جاری کیا ہے۔ اور اسے مسافروں کا سرمایہ بنایا ہے۔ پس اے مردِ دانا! اپنے بزرگ و برتر ربّ کی تسبیح کر ◉

شَجَرَتَهَا: اصول شعلها (رازی) الشجر کل ماسما بنفسه (لسان)

مُقْوِيْنَ: مُقْوِیٌ کی جمع۔ اس کے مندرجہ ذیل معنے ہیں:۔

القواء میں اُترنے والے۔ القواء اُس میدان کو کہتے ہیں جس میں نہ پانی ہو نہ سبزی نہ آبادی۔ تنزلاً یہ لفظ ہر ایک مسافر کے لئے بھی بول لیتے ہیں۔

قَوِیَ الدَّار کے معنے ہیں خلت۔ اس اعتبار سے اس کے معنے ایسا شخص بھی ہیں جس کا پیٹ خالی ہو۔ صاحبِ روح البیان نے اس کے معنے ذاتِ الٰہی کے وہ عشاق بھی لئے ہیں جو سوزِ عشق میں کھانا پینا بھول جاتے ہیں اور مجرد عقل رہ جاتے ہیں۔ پس مجازاً اس کے معنے وہ شخص بھی ہے جو ذاہب إلی اللہ ہے، جس کا پیٹ بھی خالی ہے اور دل و دماغ بھی خالی۔ اس کا تن اور من اسی جستجو میں ویران ہے کہ شاید کوئی اس ویران خانہ کو آباد کر دے۔

متن میں بکھرے گئے معنوں میں صفت گریز اور ابہام کا عجیب امتزاج ہے۔ پہلے آگ کا ذکر کیا پھر اس کو اس آگ سے تعبیر کیا جو دلوں میں سلگتی ہے اور فرمایا کہ اگرچہ ہر کس و ناکس کو اس کی چاشنی عطا کی گئی ہے لیکن عاشقانِ محبوبِ ازلی کے لئے یہ سرمایۂ حیات ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾

وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

مجھے ستاروں کے گرنے کی قسم ہے — اور اگر تم جانتے ہو تو یہ بہت ہی بڑی قسم ہے — یہ بہت ہی بابرکت قرآن ہے جو باطنی علوم کا آئینہ دار ہے۔ اس تک رسائی صرف ان لوگوں کو حاصل ہے جن کو وہ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے۔ اسے تمام جہانوں کے رب نے نازل کیا ہے ◉

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

کیا تم اس کلام سے رُوگردانی کروگے اور اللہ کی نعمت کا شکر
اس کو جھٹلا کر کروگے؟ ◉

رِزْقَکُمْ : شکو رزقکم (رُوح البیان، بیضاوی)

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾
وَ اَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۵﴾
وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۶﴾
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ﴿۸۷﴾
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۸۸﴾

اگر تمہارے لئے کوئی حساب کتاب مقدّر نہیں اور تم اپنے دعوٰی میں
سچے ہو تو جب مرنے والے کی جان لبوں پر ہوتی ہے اور تم
اس کے اِردگرد کھڑے اس کو حسرت سے دیکھ رہے ہوتے ہو اور
اگرچہ تم اس کی قلبی کیفیت کو نہیں جانتے ہم تمہاری نسبت اس کے
زیادہ قریب ہوتے ہیں تو تمہارے لئے کیوں ممکن نہیں کہ اس کی
جاتی ہوئی زندگی اس کو واپس لوٹا دو ◉

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۸۹﴾
فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۵ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ ﴿۹۰﴾

اور جب مرنے والا مر جاتا ہے تو اگر وہ ہمارے مقرب لوگوں میں

سے ہوتا ہے تو اس کے لئے آرام اور آسائش ہے اور وہ جنّت
جس میں ہر طرف مسرتیں کھیلتی ہیں ◉

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۲﴾

اور اگر وہ خوش بخت لوگوں میں سے ہے تو اس کو کہا جائے گا:
تجھے خوش بخت لوگوں کی طرف سے سلامتی مبارک ہو۔ ◉

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۳﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۴﴾
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۵﴾

اور اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے رسولوں کا انکار کرتے
ہیں اور گمراہ ہیں تو اس کی تواضع کھولتے ہوئے گرم پانی سے اور
جہنّم میں جھونکے جانے سے کی جائے گی ◉

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۶﴾
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۷﴾

اے مردِ دانا ! جو کچھ ہم نے تجھے بتایا ہے سراسر حقیقت ہے پس
اپنے بزرگ و برتر رب کی تسبیح کر ◉

سُورَۃُ الحَدِیۡدِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ دنیوی زندگی کو متاعِ قلیل بتایا ہے اور کہا ہے کہ اُخروی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ فرمایا کہ انبیاء انصاف اور قانون کی بالادستی قائم کرنے آتے ہیں۔ وہ اللہ کی رحمت ہوتے ہیں اور اللہ کی رحمت کو تقسیم کرنا خود اللہ کا کام ہے کوئی اس کا اجارہ دار نہیں۔

آیت ۲ تا ۸ :-

فرمایا: اُس اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جس کی تسبیح کرنے پہ ہر چیز مجبور ہے، جس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر ہے، جو ہر چیز کا خالق ہے، ہر چیز پر قادر ہے، ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور اس مال میں سے جو اس نے تمہیں امانت کے طور پر دیا ہے اس کی راہ میں خرچ کرو۔

آیت ۹ تا ۱۶ :-

فرمایا: پہلی کتب میں ایک عظیم الشان نبی کی پیشگوئی کی گئی تھی اور ہر ایک نبی کے وقت تم سے عہد لیا گیا تھا کہ جب وہ نبی آئے گا تم اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔ دیکھو! اس نبی کے آنے کا یہی وقت تھا اور وہ روشن نشانوں کے ساتھ آ گیا ہے۔ پس اپنے عہد کو نبھاؤ اور اس پر ایمان لاؤ تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ اس پر ایمان لانے کا یہ تقاضا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ قربانی تو اس وقت کی بھی قابلِ ستائش ہوگی جب اسلام کو غلبہ نصیب ہو جائے گا۔ لیکن اِس وقت کی قربانی کا جبکہ اسلام کمزور ہے اور دشمن ہر طرف سے یلغار کر رہا ہے بہت بڑا اجر ہے۔ اگر تم قیامت پر یقین رکھتے ہو تو تمہیں قربانی کرنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ یاد رکھو قیامت کے دن مومن کامیاب و کامران ہوں گے اور منافق خائب و خاسر۔

آیت ۱۷ تا ۲۲:۔

ان آیات میں مختلف طریقوں سے اللہ کی راہ میں قربانی دینے کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ دنیوی زندگی متاعِ قلیل ہے۔ اصل زندگی اُخروی زندگی ہی ہے۔

آیت ۲۳ تا ۲۵:۔

فرمایا: یہ جو تم پر ابتلاء آرہے ہیں تم ان سے دل برداشتہ نہ ہو۔ ہم نے یہ قانون بنا رکھا ہے کہ ان ابتلاؤں کے ذریعہ تمہیں ایمان میں ترقی دیں گے۔ پس نہ مالوں کے ضائع ہونے پر غم کھاؤ نہ جانوں کے ضائع ہونے پر۔ اللہ اس کے عوض تمہیں بہت بڑا اجر دے گا۔ یہ ابتلاء تمہارا نقصان کرنے کے لئے نہیں لائے جاتے بلکہ تمہیں زینہ بہ زینہ ترقی دینے کے لئے لائے جاتے ہیں۔

آیت ۲۶:۔

فرمایا: ہم انبیاء اس لئے بھیجتے ہیں تاکہ تم متمدّن بن جاؤ اور انصاف کو اپنا ضابطۂ حیات بناؤ۔ ہم نے تمہاری ترقی کے لئے تمہیں لوہا بھی عنایت کیا ہے۔ اگر تم متمدّن نہیں بنو گے تو یہی لوہا تمہارے لئے عذاب جان بن سکتا ہے۔ اگر انبیاء کی تعلیم پر عمل کرو گے اور وہ تمدّن اختیار کرو گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تجویز کیا ہے تو تم اس سے بڑے سے بڑے فائدے اُٹھاؤ گے۔

آیت ۲۷/ ۲۸:۔

فرمایا: ہم نے نوح اور ابراہیم اور دوسرے انبیاء اور عیسٰی اسی غرض کے لئے بھیجے تھے۔ ہم تمہارے لئے رہبانیت نہیں تجویز کرتے۔ یہ تو عیسائیوں نے ہماری رضا حاصل کرنے کے لئے خود اختراع کی تھی لیکن وہ اس کی حدود کو قائم نہ رکھ سکے۔

آیت ۲۹، ۳۰:۔

فرمایا: اب ہم نے اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے تم میں یہ رسول بھیجا ہے۔ پس اس پر ایمان لاؤ تاکہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو اور اللہ کے افضال تم پر اس سے زیادہ نازل ہوں جو اہلِ کتاب پر نازل ہوئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

ہر چیز جو آسمان اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح پر مجبور ہے۔

وہ سب پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

الحدید، الحشر اور الصف میں سَبَّحَ لِلّٰهِ ماضی کے صیغہ کے ساتھ آیا ہے اور الجمعہ اور التغابن میں يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مضارع کے صیغہ کے ساتھ آیا ہے۔ ماضی اور مضارع دونوں صیغے لا کر ماضی، حال اور مستقبل تمام ازمنہ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ ماضی کا صیغہ لا کر یہ بتایا ہے کہ تسبیح کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ہر ایک چیز تسبیح پر مجبور ہے۔ مضارع کے صیغہ سے بتایا ہے کہ اس سلسلہ میں تعطل نہیں۔ قرآن نے اکثر ماضی کے صیغہ سے مستقبل کی پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ پس سَبَّحَ لِلّٰهِ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اگرچہ اس وقت کفار تسبیح سے انکار کرتے ہیں لیکن وہ وقت دور نہیں جب ان کی گردنیں توڑ کر ان سے تسبیح کروائی جائے گی۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ③

آسمان اور زمین میں صرف اسی کی حکومت ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

وہی اوّل ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے، اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے ◉

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٥﴾

وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دنوں میں پیدا کئے اور جب وہ ان کو پیدا کر چکا تو حکومت کے تخت پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گیا۔ وہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو اس سے خارج ہوتی ہے۔ اور وہ ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور ہر اُس چیز کو جانتا ہے جو آسمان پر چڑھتی ہے۔

تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تمہارے تمام اعمال کو اچھی طرح جانتا ہے ◉

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: اہلِ تناسخ کے پرماتما کی طرح نہیں کہ روح اور مادہ نہ ہوتے تو وہ کچھ بھی نہ کرسکتا اور جس طرح روح اور مادہ آواگون کے چکر میں مجبور ہیں وہ بھی مجبور ہے۔ اس چکر میں کوئی ردّ و بدل نہیں کرسکتا۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

آسمان اور زمین میں صرف اسی کی حکومت ہے۔ تمام اہم امور فیصلہ کے لئے بالآخر اسی کے حضور پیش کئے جائیں گے ◉

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ وہ دلوں کے تمام بھید جانتا ہے ◉

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

لوگو! اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس مال میں سے

جو اس نے تمہیں امانت کے طور پر دیا ہے اس کی راہ میں خرچ کرو۔
یاد رکھو! تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں گے اور اللہ کی راہ میں
خرچ کریں گے ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے ◉

مِّمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ: من الاموال التی جعلکم اللہ خلفاء فی التصرف فیھا فی الحقیقۃ لہ لا لکم (بیضاوی، شوکانی، روح البیان)

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ⑨

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ رسول جس کے تم منتظر
تھے تمہیں پکار رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تم اللہ پر
ایمان نہیں لاتے۔ اور باوجود اس کے کہ اس سے پہلے اللہ تم سے
پختہ عہد لے چکا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا تم اس پر ایمان
لاؤ گے تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ اگر تم اپنی کتب پر ایمان رکھتے
ہو تو یاد رکھو کہ اس رسول کے آنے کا یہی وقت تھا ◉

وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ: اللہ تعالیٰ ہر ایک نبی کے ذریعہ لوگوں سے پختہ عہد لیتا رہا ہے کہ جب آخری نبی آئے گا تم اس کی اتباع کرو گے۔ چنانچہ آلِ عمران: ۸۲ میں فرمایا: وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ۔

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

وہی خدا جس نے تم سے پختہ عہد لیا تھا اپنے بندہ پر کھلے کھلے نشان نازل کر رہا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی راہ پر ڈال دے۔ اللہ تم پر بہت مہربان ہے، بہت رحم کرتا ہے ◉

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۱/۱۷

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے جبکہ آسمان اور زمین کی ہر چیز کا اصلی وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں جو لوگ فتح مکہ کے بعد اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں گے اور قتال کریں گے، وہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور قتال کیا۔ بیشک فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں اور قتال کرنیوالوں کا درجہ اُن لوگوں سے بہت بڑا ہے جو فتح کے بعد خرچ کرتے

ہیں اور قتال کرتے ہیں۔ تاہم اللہ نے دونوں گروہوں سے نیک
اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے تمام اعمال اور
ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: بما فیھما (جلالین، بیضاوی، روح البیان)
مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ: وقسیم من انفق محذوف (بیضاوی، روح البیان)

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اسے کئی گنا بڑھا
چڑھا کر واپس کرے۔ یاد رکھو! جو شخص اللہ کو قرض دیتا ہے
اُس کے لئے نہایت عمدہ اجر ہے ◉

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

اے شخص! کچھ اس دن کا بھی دھیان کر جس دن تُو مومن مردوں
اور عورتوں کو اس حالت میں دیکھے گا کہ ان کا نُور ان کے آگے
آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہے۔ اس دن ان سے کہا
جائے گا: آج تمہارے لئے بشارت ہے۔ تمہارے لئے وہ باغ ہیں

جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہیں۔ تم ان باغوں میں ہمیشہ رہو گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے ◉

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۭ ﴿۱۳﴾

اس دن منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے: ذرا ہم پر بھی نظرِ کرم ہو تاکہ ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔
ان سے کہا جائے گا: جاؤ واپس دُنیا میں جاؤ اور نور تلاش کرو۔
پھر مومنوں کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہو گا۔ اس کے اندر ہر طرف رحمت ہو گی اور اس کے باہر اس کے سامنے کی طرف عذاب ہو گا ◉

ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ: الی الدنیا (بیضاوی، روح البیان)۔
اللہ کی راہ میں انفاق اور قتال بظاہر عذاب نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں یہ رحمت ہے۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

منافق مومنوں کو پکار کر کہیں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ مومن کہیں گے: بیشک تم تھے۔ لیکن تم نے اپنی جانوں کو خود فتنہ میں ڈالا۔ تم ہمیشہ انتظار میں رہے کہ کب مومن گردشِ ایّام کے چکر میں آتے ہیں اور تم دین کے بارے میں شک کرتے رہے اور تمہاری خواہشات نے تمہیں دھوکہ میں ڈالے رکھا حتّٰی کہ تمہاری موت آگئی۔ ازلی دھوکہ باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ آج نہ تم سے نہ کافروں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ تم اسی کے لائق ہو۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ: الموت (کشاف، بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

هِيَ مَوْلٰىكُمْ: اولٰی لکم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد سے انکے دل گداز ہو جائیں اور اس سچائی کو جو اس نے نازل کی ہے وہ دل وجان سے قبول کر لیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی لیکن انہیں ایک لمبی مدت تک آرام اور آسائش ملتا رہا اور اس طرح ان کے دل سخت ہو گئے اور جن میں سے اکثر نافرمان تھے ⊙

...وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ : ومعنی الخشوع للہ الانقیاد التام لاوامرہ ونواھیہ (روح البیان)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑱

یاد رکھو! اللہ مُردہ زمین کو زندہ کرتا ہے ہم نے اپنے نشان تم سے کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو ⊙

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ⑲

جو مرد اور عورتیں اللہ کی رضا کی خاطر صدقہ دیتے ہیں اور اللہ کو قرضہ حسنہ دیتے ہیں ان کا مال ان کو کئی گنا زیادہ کر کے واپس کیا جائے گا۔ ان کو اپنے اعمال کا نہایت عمدہ اجر ملے گا ⊙

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ

وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۹ ۱۸

جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اپنے
رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کو ان کا اجر اور نور ملے گا۔
رہے وہ لوگ جو انکار پہ اصرار کرتے ہیں اور ہماری آیات کو
جھٹلاتے ہیں سو وہ جہنّم کے مکین ہیں ◉

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ

وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِى الْاٰخِرَةِ

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾

خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی ایک کھیل اور تماشا ہے اور ظاہری
طمطراق اور ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے سے مال

اور اولاد میں بڑھنے کی کوشش کرنا۔ اس کی مثال اس کھیتی کی طرح
ہے جس کی روئیدگی کو دیکھ کر کسان خوش ہوتا ہے۔ پھر ایک
وقت آتا ہے کہ وہ خشک ہونے لگتی ہے اور آخرکار زرد ہو جاتی
ہے اور پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ چورہ چورہ ہو جاتی ہے۔
رہی آخرت سو اُس شخص کے لئے جو دنیوی زندگی کو آخرت پر
ترجیح دیتا ہے آخرت میں سخت عذاب ہے اور اُس شخص کے لئے
جو دنیوی زندگی کو آخرت کا ذریعہ بناتا ہے آخرت میں اللہ کی
مغفرت اور اس کی رضا ہے۔
یاد رکھو! دُنیا کی زندگی نرا دھوکہ ہی دھوکہ ہے ⑳

غَیْث : غیث کے لفظی معنی مینہ کے ہیں۔ اِس جگہ اس سے مراد کھیتی ہے۔ اسے علمِ بیان میں تسمیة الشئ باسم سببه کہتے ہیں (مختصر المعانی صـ۳۲۷)

وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ : لمن اقبل عليها ولم يطلب بها الأخرة ومغفرة : لمن اعرض عنها وقصد بها الأخرة (رُوح البیان)

سَابِقُوٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ㉑

لوگو! اپنے ربّ کی مغفرت اور اس جنّت کے حصول کے لئے
جس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو ان لوگوں
کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے

ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ اللہ کی مغفرت اور جنّت اللہ کا فضل ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔ یاد رکھو اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے ⊙

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۚۖ ﴿۲۳﴾

لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ ﴿۲۴﴾

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۵﴾

ہر ایک مصیبت جو زمین پر یا تم لوگوں پر نازل ہوتی ہے اسی قانون کا حصہ ہے جو ہم نے زمین پیدا کرنے سے پہلے نافذ کر رکھا ہے۔ اللہ کے لئے ایسا قانون بنانا بہت آسان بات ہے۔ اللہ نے یہ قانون اِس لئے بنایا ہے تاکہ جو چیز تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی تم اس پر غم نہ کھاؤ اور جو چیز تمہیں مل گئی تم اس پر فخر نہ کرو۔ یاد رکھو! اللہ ان لوگوں میں سے کسی سے محبت نہیں کرتا جن کے دماغ میں ہَوا بھری رہتی ہے اور جو حد سے زیادہ فخر کرتے ہیں، یعنی ان لوگوں سے جو خود بھی بُخل کرتے

ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔

یاد رکھو! جو شخص اللہ سے روگردانی کرتا ہے وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑتا۔ اللہ کو کسی کی حاجت نہیں۔ وہ اپنی ذات میں تمام تعریفوں کا مستحق ہے ◉

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۶﴾ ۳ ع ۱۹

دیکھو! ہم نے اپنے رسول روشن نشانات دے کر بھیجے اور ہم نے ان کے ذریعہ قانون اور انصاف کی تعلیم نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔ اور ہم نے تمہیں لوہا عطا کیا جس میں بڑی طاقت ہے اور لوگوں کے لئے بہت سے منافع ہیں۔ اللہ نے یہ اس لئے کیا تاکہ وہ اور باتوں کے علاوہ ان لوگوں کو پرکھ لے جو اسے دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ بڑی قوت والا ہے، ہر ایک چیز پر غالب ہے ◉

اَلْمِیْزَان: عدل (جلالین)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

دیکھو! ہم نے نوح کو اور ابراہیم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو جاری کیا۔ ان کی ذریت میں سے بعض نے ہدایت اختیار کی لیکن ان میں سے ایک کثیر تعداد نافرمانوں کی ہے ○

فَمِنْهُمْ: ای من ذریة هذین الصنفین او من المرسل الیهم (روح البیان)

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور ہم نے ان رسولوں کے بعد ان کے نقش قدم پر پے در پے کئی اور رسول بھیجے۔ اور ہم نے عیسٰی ابن مریم کو ان سب کے

آخر میں بھیجا۔ اور ہم نے اسے انجیل عطا کی۔ اور ہم نے اس کے پیروکاروں کے دلوں میں رأفت اور رحم کا جذبہ پیدا کیا۔ اور انہوں نے رہبانیت کا طریق اختیار کیا۔ یہ طریق انہوں نے خود ایجاد کیا۔ ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا۔ انہوں نے یہ طریق اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے شروع کیا لیکن اس کا حق ادا نہ کیا۔ ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے انہیں ان کا پورا اجر عطا کیا۔ لیکن ان میں سے ایک کثیر تعداد نافرمانوں کی ہے ◉

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ : ای ارسلنا رسولاً بعد رسولٍ حتّٰی انتهی الٰی عیسی ابن مریم (روح البیان)

وَرَهْبَانِيَّةً : منصوب بفعل مضمر (روح البیان، بیضاوی)

اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ : استثناء منقطع ای ولکنهم ابتدعوها (بیضاوی، روح البیان)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۹

مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسولوں پہ ایمان لاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا۔ اور تمہیں وہ نور عطا کرے گا جس کی مدد سے تم قدم آگے بڑھاؤ گے اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ یاد رکھو! اللہ

بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

یَمۡشُونَ بِهٖ : مَشۡیٌ کے معنی چلنا، آگے بڑھنا ہیں۔ (غریب القرآن)

لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾ ع ۴ — ۲۰

اللہ تمہیں اپنی رحمت سے اِس لئے نوازے گا تاکہ اہلِ کتاب جان لیں کہ انہیں اللہ کی رحمت پر کوئی اختیار نہیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ تمام فضل اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ اللہ بڑے فضلوں کا مالک ہے ◉

لِئَلَّا : ولا مزیدۃ ویؤیدہ انہ قُرِیَ لیعلم ولکی یعلم ولان یعلم (بیضاوی، رُوح البیان)

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں چند ضروری معاشرتی احکام بیان کئے گئے ہیں۔

آیت ۲ تا ۵:۔

فرمایا: ظہار کرنے سے تمہاری بیویاں تمہاری مائیں نہیں بن جاتیں۔ البتہ تم ظہار سے رجوع کرو تو اپنی بیویوں کے پاس جانے سے پہلے فدیہ ادا کرو تاکہ تم اسے معمولی بات نہ سمجھو۔

آیت ۶، ۷:۔

اللہ کی حدود کی پابندی کرنے کی تاکید کی۔

آیت ۸ تا ۱۱:۔

فرمایا: اللہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ پس گناہ کی باتوں اور رسول سے سرکشی کے خفیہ مشورے نہ کرو۔ نیکی کے مشورے کرو۔ رسول کو سلام کرو تو الفاظ کو بگاڑو نہیں۔

آیت ۱۲:۔

فرمایا: جب تم سے کہا جائے کہ مجلس کا دائرہ وسیع کرو تو دائرہ وسیع کرو تاکہ زیادہ لوگ بیٹھ سکیں۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ چلے جاؤ تو چلے جاؤ۔

آیت ۱۳، ۱۴:۔

فرمایا: رسول سے مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔

آیت ۱۵ تا ۲۳:۔

فرمایا: جو لوگ اللہ کے غضب کے نیچے آگئے ہیں ان سے دوستی کے عہد و پیمان نہ کرو۔ اُنکی جھوٹی قسموں کا اعتبار نہ کرو۔ یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دشمنوں کو دوست نہیں بناتے خواہ وہ انکے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں وہ جنت میں جائیں گے۔

---

[۱] اِس سورت کا نام اَلْمُجَادَلَة بھی ہے اور اَلْمُجَادِلَة بھی۔

الجزء ۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ ۢبَصِيْرٌ ②

اے رسول! اللہ نے اس عورت کی بات سُن لی ہے جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑا کرتی تھی اور اللہ سے فریاد کرتی تھی۔ اللہ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا تھا۔ اللہ سب کچھ سُنتا، سب کچھ دیکھتا ہے ◉

اوس بن صامت نے غصہ میں اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا جس پر وہ حضور کے پیش ہوئی اور اپنی شکایت پیش کی۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـئِىْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ

إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿٢﴾

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ ان کی مائیں نہیں۔ ان کی مائیں تو وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔ وہ ان کو مائیں کہہ کر ایک نامعقول اور جھوٹ بات کہتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے ◉

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ۚ ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٣﴾

جو لوگ اپنی بیویوں کو مائیں کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں اور پھر اپنی بات سے رجوع کرتے ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ پیشتر اسکے کہ میاں بیوی آپس میں ملیں وہ ایک غلام کو آزاد کریں۔ تمہارے لئے یہ کفارہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات سے باخبر ہے ◉

ذٰلِکُمْ : الحکم بالکفارۃ (بیضاوی، روح البیان)

فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

اور جو شخص غلام آزاد نہیں کر سکتا اس کے لئے لازم ہے کہ پیشتر
اس کے کہ میاں بیوی آپس میں ملیں۔ وہ دُو مہینے متواتر روزے رکھے۔
اور جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا اُس کے لئے لازم ہے کہ وہ
ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ تمہیں یہ احکام اِس لئے دیئے گئے
ہیں تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو۔ یہ اللہ کے صادر
کئے ہوئے قانون ہیں۔ جو لوگ اُن کا انکار کریں گے ان کے لئے
دردناک عذاب ہے ◉

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ : یستطع (رازی)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۭ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ ⑥

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی قائم کردہ حدود سے تجاوز
کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے
پہلے لوگ ذلیل کئے گئے۔ ہم نے واضح احکام نازل کئے ہیں۔ ان کا

انکار کرنے والوں کے لئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ◉

یُحَادُّوْنَ : یُعَادُوْنَ (بیضاوی)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

لوگو! کچھ اس دن کا بھی دھیان کرو جب اللہ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ اللہ نے ان کے تمام اعمال کا حساب کر رکھا ہے لیکن وہ ان کو بھول چکے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ◉

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اے شخص! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ آسمان اور زمین کی ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ کوئی تین آدمی خفیہ مشورہ نہیں کرتے مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور کوئی پانچ آدمی خفیہ مشورہ

نہیں کرتے مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے۔ اور وہ کہیں بھی ہوں، اور اس سے کم ہوں یا زیادہ، وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور وہ قیامت کے دن ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ◉

اَلَمْ تَرَ: تعلم (جلالین، شوکانی)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨

اے رسول! کیا تُو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ سازشیں کرنے سے منع کیا گیا تھا لیکن وہ بار بار وہی کرتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ وہ چھپ چھپ کر گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں۔ جب وہ تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان الفاظ میں دعا دیتے ہیں جن میں اللہ نے تجھے دعا نہیں دی[1] اور پھر ایک دوسرے سے کہتے ہیں: اللہ ہمیں ہماری باتوں

[1] یعنی السلام علیکم کی بجائے السام علیك کہتے ہیں جس کے معنے ہیں تجھ پر اللہ کی مار ہو۔

پر سزا کیوں نہیں دیتا۔ ان کے لئے جہنم کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے۔ کیا ہی برا ہے ان کا ٹھکانا! ◉

اَلَمْ تَرَ: الخطاب للرسول (روح البیان)

وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ: فیما بینهم (بیضاوی، روح البیان)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑩

مومنو! جب تم خفیہ مشورے کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے مشورے نہ کرو نیکی اور تقویٰ کے مشورے کرو۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے حضور بالآخر تمہیں پیش ہونا ہے ◉

إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑪

گناہ کے خفیہ مشورے کرنا شیطان کا کام ہے۔ وہ یہ اِس لئے کرتا ہے تاکہ مومنوں کو رنجیدہ کرے۔ لیکن وہ ان کو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پس چاہیئے کہ مومن صرف اللہ پر توکل کریں ◉

اِنَّمَا النَّجْوٰی: ال عہد کے لئے ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾

مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ اپنی مجالس کا دائرہ وسیع کرو تو اسے وسیع کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں وسعت عطا فرمائیگا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تم میں سے ایمان لانے والوں کے اور اہلِ علم کے درجات بلند کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۳﴾

مومنو! جب تم رسول سے مشورہ کرنے لگو تو مشورہ سے پہلے

صدقہ ادا کرو۔ یہ چیز تمہارے لئے بہتر ہے اور تمہارے دلوں کو
پاک کرنے کا ایک عمدہ طریق ہے۔ لیکن اگر تم صدقہ دینے کے لئے
کچھ نہیں پاتے تو یاد رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم
کرنے والا ہے ◉

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ : اردتم مناجاته (جلالین)

ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ ع ۲ ۲

کیا تم مشورہ کرنے سے پہلے صدقہ دینے میں اِس بات سے ڈرتے
ہو کہ اِس طرح تم نادار ہو جاؤ گے۔ یہ ایک بیہودہ خیال ہے۔ پس
جب تم نے اس حکم پر عمل نہیں کیا اور اللہ نے تمہاری خطا کو
معاف کر دیا ہے تو اس کے شکرانہ میں نماز کو قائم کرو اور
زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ یاد
رکھو! اللہ تمہارے اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی
واقف ہے ◉

ءَ اَشْفَقْتُمْ : أخفتم الفقر فيكون المفعول محذوفًا للاختصار (روح البيان،
بیضاوی)

فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵﴾

اے رسول! ذرا ان لوگوں کو بھی دیکھ جو اس قوم کو دوست بناتے ہیں جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ وہ نہ تمہارے دوست ہیں نہ ان کے۔ وہ دانستہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ◉

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اللہ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ کیا ہی بُرے ہیں وہ اعمال جو وہ کرتے ہیں! ◉

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷﴾

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ◉

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۸﴾

ان کے مال اور ان کی اولاد انہیں اللہ کے عذاب سے ذرّہ بھر
نہیں بچا سکتے۔ وہ دوزخ کے مکین ہیں، ہمیشہ دوزخ ہی میں
رہیں گے ◉

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ
اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۹﴾

جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا وہ اس کے حضور
بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں
اور سمجھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں بھی کچھ ہے۔ خوب سُن لو! وہ
پرلے درجے کے جھوٹے ہیں ◉

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

شیطان ان پر مسلّط ہو چکا ہے اور اس نے انہیں
اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کی
جماعت ہیں۔ یاد رکھو! شیطان کی جماعت خائب و خاسر
رہے گی ◉

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿٢١﴾

كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٢﴾

یاد رکھو! جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں سخت ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ کا فیصلہ یہی ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ یاد رکھو! اللہ بڑی قوتوں کا مالک ہے، ہر چیز پر غالب ہے ◉

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

تُو کبھی نہیں دیکھے گا کہ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے والے
اللہ کے دشمنوں کو دوست بناتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ
دادا ہوں، یا ان کے بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی ہوں، یا ان کے
رشتہ دار ہوں ۔ اللہ نے ان لوگوں کے دلوں میں ایمان نقش کر دیا
ہے اور اپنے الہام سے ان کو تقویت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسے
باغوں میں جگہ دے گا جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے
وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہؤا اور وہ اس
سے راضی ہوئے ۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ یاد رکھ ! بالآخر
اللہ ہی کی جماعت اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی ہے ◉

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

ربطِ آیات:

اِس سورت میں یہود کے قبیلہ بنی نضیر کی جلاوطنی کا ذکر ہے۔ یہ قبیلہ مدینہ کے نواح میں آباد تھا اور معاہد تھا لیکن انہوں نے جنگِ اُحد کے بعد عہد شکنی کی اور پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس پر مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا۔ چند دن کے محاصرے کے بعد انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور جلاوطنی قبول کر لی۔

آیت ۲ تا ۴:۔

فرمایا: اللہ ہی نے ان لوگوں کو انکے گھروں سے نکالا ورنہ تمہارے تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس آسانی سے جلاوطنی کو قبول کر لیں گے اور وہ بھی سمجھتے تھے کہ کوئی ان کو نکال نہیں سکتا۔

آیت ۵:۔

فرمایا: ان پر یہ عذاب رسول سے دشمنی کی وجہ سے نازل ہوا۔

آیت ۶:۔

فرمایا: اگر تم نے محاصرے کے وقت کوئی درخت کاٹے تو تمہیں اس بارے میں اللہ کی طرف سے اجازت تھی۔

آیت ۷ تا ۱۲:۔

اِن آیات میں فے کے اموال کا مصرف بیان کیا ہے۔

آیت ۱۳، ۱۴:۔

اِن آیات میں اُن منافقین کا ذکر کیا ہے جو بنی نضیر کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے۔

آیت ۱۵ تا ۱۸:۔

فرمایا: یہود بظاہر اکٹھے نظر آتے ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں وہ اکٹھے ہو کر تمہارے مقابلہ میں میدان میں نہیں نکلیں گے۔ ان کا حال اپنے پیشروؤں سے جدا نہیں ہوگا۔ اسی طرح منافق بھی جو انکی مدد کے دعوے کرتے ہیں خائب و خاسر رہیں گے۔

آیت ۱۹ تا ۲۱ :-

جب یہود اور منافقین کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا تو مومنوں کو نصیحت کی کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، نیک اعمال بجا لائیں، اور اللہ کی یاد سے غافل نہ ہوں، اہلِ جنّت بنیں اہلِ دوزخ نہ بنیں۔

آیت ۲۲ :-

فرمایا: جس قرآن کے ذریعہ ہم دُنیا میں انقلاب لانا چاہتے ہیں اتنا عظیم الشان ہے کہ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو وہ بھی اللہ کے خوف اور خشیت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔

آیت ۲۳ تا ۲۵ :-

پھر اللہ جلّ شانہٗ کی ان صفات کا ذکر کیا جو قرآن کے نزول کا باعث بنیں ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ②

ہر چیز جو آسمان میں ہے اور ہر چیز جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح پر مجبور ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی

الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ﴿٣﴾

وہی ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے اُن لوگوں کو جنہوں نے عہد شکنی کی پہلی جلاوطنی کے وقت ان کے گھروں سے نکالا۔ تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکل جائیں گے اور وہ بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کے فیصلے سے بچا لیں گے لیکن اللہ کا عذاب ان پر ان راہوں سے آیا جن کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ انہوں نے اپنے گھروں کو کچھ تو اپنے ہاتھوں سے تباہ کیا اور کچھ مومنوں کے ہاتھوں سے۔ پس اے دیدۂ بینا رکھنے والو! اِس واقعہ سے عبرت حاصل کرو ◉

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ: والحشر اخراج جمع من مكان الى آخر (روح البیان)

لِاَوَّل میں لام لام التوقیت ہے۔ (شوکانی)

اِس آیت میں بنی نضیر کی اُس جلاوطنی کا ذکر ہے جو جنگِ اُحد کے چھ ماہ بعد ہوئی۔ اس کو پہلی جلاوطنی کہہ کر اِس بات کی پیشگوئی فرمائی ہے کہ ان کے لئے اَور بھی جلاوطنیاں مقدر ہیں۔

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ: وہ اپنے مکانوں سے اینٹیں اور پتھر اکھیڑ اکھیڑ کر مسلمانوں پر پھینکتے تھے اور اِس طرح خود اپنے گھروں کو تباہ کر رہے تھے۔

وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ: چونکہ مومنوں کے حملہ کے محرک وہ خود تھے اِس لئے مومنوں کے ہاتھوں سے ان کی جو تخریب ہوئی اُس کی نسبت بھی انہی کی طرف کی۔ گویا فرمایا کہ اس کے ذمہ دار بھی خود وہی تھے۔

وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٤﴾

اگر اللہ نے ان کے لئے جلاوطنی نہ لکھی ہوتی تو وہ انہیں دُنیا میں کسی
اَور طریق سے عذاب دیتا۔ بہرحال آخرت میں ان کے لئے جہنّم کا
عذاب ہے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ
اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵﴾

اِس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ
ٹھان لی۔ جو لوگ اللہ سے جنگ کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ
اللہ کی سزا بہت سخت ہوتی ہے ◉

شِقَاق کے معنے مخالفت اور دشمنی کے ہیں۔ ترجمہ میں جنگ کا لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا گیا
ہے۔ (فیروز اللغات اُردو)

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى
اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾

مومنو! اگر تم نے کھجور کا کوئی درخت کاٹا یا اسے اپنی جڑوں
پر قائم رہنے دیا تو یہ اللہ کے حکم سے تھا۔ اس نے تمہیں یہ حکم
اِس لئے دیا تاکہ وہ عہدشکنوں کو ذلیل کرے ◉

وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ : علة لمحذوف۔ ای واذن لكم فی القطع ليخزيهم (بیضاوی،
جلالین، روح البیان)

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کفار کے جو اموال اللہ نے اپنے رسول کے تصرّف میں دیئے ہیں ان کے لئے تم نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اُونٹ۔ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ عطا کرتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

اَفَآءَ اللّٰہُ: اَفاء کے لفظی معنے لوٹانے کے ہیں۔ تصرف میں دینا اس کے ثانوی معنے ہیں۔ اَفاء کا لفظ لاکر یہ بتایا ہے کہ تمام اموال کا اصل حقدار اللہ کا رسول یعنی صاحب ملاک ہے۔ پس کسی مال کو اس کے تصرف میں دینے کے یہ معنے ہیں کہ حق بہ حقدار رسید۔

مِنْھُمْ: من اموالھم (طبری)

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اللہ نے اُن بستیوں کے جو اموال اپنے رسول کے تصرّف میں دیئے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول، اقرباء، یتیموں، مسکینوں اور

مسافروں کے لئے ہیں۔ اللہ نے یہ حکم اس لئے دیا ہے "تاکہ دولت صرف امیروں کے درمیان ہی چکر نہ لگاتی رہے۔

مومنو! جو کچھ اللہ کا رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز کے لینے سے وہ تمہیں منع کرے اس سے باز آؤ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یاد رکھو! اللہ کا عذاب بہت سخت ہے ⦿

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۹﴾

یہ اموال ان غریب مہاجرین کے لئے بھی ہیں جو اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور اپنے اموال سے محروم کر دیئے گئے۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے ادّعاءِ ایمانی میں سچے ہیں ⦿

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ قف وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞۱۰

یہ اموال ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو مہاجرین کے آنے سے پہلے مدینہ میں مقیم ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں گھر کر چکا ہے، جو ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آ گئے۔ اور جو کچھ مہاجرین کو دیا گیا اس کی وجہ سے اپنے دلوں میں حسد اور کینہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں پاتے۔ اور اگرچہ خود بھی محتاج ہوں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ یاد رکھو! وہ لوگ اپنے مقصد کو پا گئے جن کے دل فطرتی بخل سے پاک ہو گئے ◉

وَالَّذِيْنَ: عطف علی المهاجرين (كشاف، بيضاوی)

مِنْ قَبْلِهِمْ: من قبل هجرة المهاجرين (بيضاوی، رازی، روح البيان)

حَاجَةً: كالطلب والحزازة والحسد والغيظ (بيضاوی)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞۱۱ ع

یہ اموال ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو پہلے مہاجرین کے بعد آئے۔ وہ اللہ سے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ہمیں بھی اپنی مغفرت کی چادر میں لے لے اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے۔ تو ایسا کر کہ ہمارے دلوں میں مومنوں

کے لئے کوئی کینہ نہ ہو۔ اے ہمارے رب! تو بہت ہی مہربان،
بہت ہی رحم کرنے والا ہے ◉

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑬

اے رسول! کیا تجھے منافقوں کا حال معلوم نہیں؟ وہ اپنے بھائی بندوں سے یعنی ان یہودیوں میں سے ان لوگوں سے جنہوں نے عہدشکنی کی کہتے ہیں: اگر تمہیں شہر بدر کیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ اس شہر کو چھوڑ دیں گے۔ ہم تمہارے بارے میں کسی کی بات نہیں مانیں گے۔ اگر تمہارے خلاف تلوار اُٹھائی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان کے یہ تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ اگر وہ شہر بدر کئے گئے تو یہ ان کے ساتھ شہر کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور اگر ان کے خلاف تلوار اُٹھائی گئی

تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے۔ اور اگر یہ ان کی مدد کو نکلے بھی
تو دُم دبا کر بھاگیں گے۔ اور پھر کوئی ان کی مدد کو نہیں آئے گا ◉

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٤﴾

بات یہ ہے کہ وہ اللہ کی نسبت تم سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ اس کی
وجہ یہ ہے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ◉

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ
مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٥﴾

یہود کبھی بھی اکٹھے ہو کر تمہارے مقابلہ میں نہیں نکلیں گے۔ وہ
اگر تمہارے ساتھ جنگ کریں بھی تو قلعوں کی طرح محفوظ بستیوں
میں بیٹھ کر یا شہر کی فصیلوں کی آڑ کے پیچھے۔ ان کی آپس میں
سخت جنگ ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ وہ اکٹھے ہیں لیکن ان کے
دل پھٹے ہوئے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل سے کام
نہیں لیتے ◉

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ : الیھود (جلالین)
جَمِيْعًا : مجتمعین : جمع ہو کر۔

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝١٦

ان کا وہی حال ہو گا جو تھوڑی ہی مدت پہلے ان کے پیشرووں کا ہوا۔ انھوں نے اس دنیا میں اپنی کرتوتوں کے بدنتائج دیکھے اور آخرت میں ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ◉

كَمَثَلِ الشَّيۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اكۡفُرۡ‌ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٧ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيۡنِ فِيۡهَا‌ ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٨ ع ۲ ۷ ۵

منافقوں[1] کا حال شیطان کا سا ہے کہ پہلے تو وہ انسان کو کہتا ہے کفر کر۔ لیکن جب وہ کفر کر لیتا ہے تو کہتا ہے مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ چنانچہ دونوں کا انجام دوزخ ہوتا ہے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ظالموں کی یہی سزا ہے ◉

[1] بیضاوی، طبری، رازی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٩

مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ ہر ایک جان کو چاہیئے کہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۭ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٢٠﴾

اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جو اللہ سے غافل ہو گئے اور اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اس نے ان کو اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو پکے نافرمان ہیں ◉

اَلْفٰسِقُوْنَ : الکاملون فی الفسق (بیضاوی، روح البیان) حضرت علیؓ نے فرمایا ہے من عرف نفسہ عرف ربّہ۔ پس جو شخص اپنے آپ کو بھول گیا وہ اللہ کو بھی بھول گیا۔ دوسری جگہ فرمایا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (۲:۱۵۲)

لَا يَسْتَوِيٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿٢١﴾

اہلِ دوزخ اور اہلِ جنّت ایک برابر نہیں۔ اہلِ جنّت ہی وہ لوگ ہیں جو اپنے مقصد کو پا گئے ◉

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهٗ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ

نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ۝٢١

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تُو دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے جُھک جاتا اور دو ٹکڑے ہو جاتا۔ ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے اِس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں ◉

اِس آیت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بتایا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا۔ (الاحزاب ۷۳)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ‌ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝٢٣

وہ اللہ ہے یعنی وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غیب اور حاضر کا جاننے والا۔ وہ رحمٰن اور رحیم ہے ◉

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝٢٤

وہ اللہ ہے، یعنی وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تمام جہان کا بادشاہ، تمام عیبوں سے پاک، کامل، امن دینے والا، ہر

چیز پر نگہبان، ہر چیز پر غالب، اپنا حکم بزور منوانے والا، تمام بڑائیوں کا مستحق۔ وہ ان چیزوں سے بہت بلند و بالا اور دور ہے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ◉

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۵﴾ ع ۳

وہ اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا، ہر چیز کا بنانے والا، ہر چیز کو صورت دینے والا۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ آسمان اور زمین کی ہر ایک چیز اسی کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں حربی کافروں سے موالات کرنے سے منع کیا ہے اور اِس ضمن میں بعض احکامات دیئے ہیں۔

آیت ۲ تا ۱۰:۔

فرمایا: ان دشمنوں سے جن سے تمہاری جنگ ٹھن چکی ہے موالات نہ کرو۔ وہ غلبہ پانے کی صورت میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کریں گے۔ ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کے اس نمونہ پر عمل کرو جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں ان کے ظلم سے بچائے۔

البتہ تم اُن لوگوں سے نیکی اور انصاف سے پیش آؤ جو تمہارے خلاف جنگ نہیں کرتے۔

آیت ۱۱، ۱۲:۔

فرمایا: جنگ کی صورت میں بعض مسلمان عورتیں کافروں کے ہاں سے بھاگ کر تمہارے پاس آ جائیں تو یہ بات جان لینے کے بعد کہ وہ مومن ہیں ان کو واپس نہ لوٹاؤ۔ اِسی طرح اگر تمہاری عورتیں بھاگ کر کافروں کے پاس چلی جائیں تو انہیں واپس لینے پر اصرار نہ کرو۔ اگر کافر وہ مال جو تم نے اپنی عورتوں پر خرچ کیا ہے تمہیں واپس لوٹا دیں تو تم وہ مال جو انہوں نے اپنی عورتوں پر خرچ کیا ہے ان کو واپس لوٹا دو۔ بصورتِ دیگر تم اتنا ہی مال ان مومنوں کو دو جن کی عورتیں بھاگ گئی ہیں۔

آیت ۱۳:۔

جب مومن عورتیں آئیں گی تو ان سے بیعت بھی لی جائے گی۔ چنانچہ بتایا کہ ان سے کن شرائط پر بیعت لی جائے۔

آیت ۱۴:-

آخر میں پھر اصل حکم کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان لوگوں سے موالات نہ کرو جن پہ خدا کا غضب نازل ہو چکا ہے۔

اِس سورت کا نام الممتَحَنہ بھی ہے اور الممتحِنہ بھی (شوکانی) الممتحِنہ کے معنے ہیں امتحان لینے والی یعنی وہ سورت جو امتحان لیتی ہے یعنی جس میں امتحان لینے کا ذکر ہے اضیف الفعل الیھا مجازاکما سمیت سورۃ البراءۃ الفاضحۃ لکشفھا عن عیوب المنافقین (شوکانی) الممتَحَنہ کے معنی ہیں امتحان لی جانے والی عورت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ②

مومنو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو میرے بھی دشمن ہیں اور
تمہارے بھی تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو حالانکہ وہ
اس سچائی کا انکار کر چکے ہیں جو تمہارے پاس آئی ہے۔ وہ اللہ
کے رسول کو اور تم کو اس لئے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اللہ پر
یعنی اپنے رب پر ایمان لائے ہو۔ اگر تم نے ہجرت میری راہ
میں جہاد کرنے کے لئے اور میری رضا کو حاصل کرنے کے لئے کی
ہے تو تم میرے دشمنوں سے کیونکر دوستی کر سکتے ہو۔ تم ان کی
طرف دوستی کے خفیہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ مجھے تمام ان باتوں
کا علم ہے جو تم چھپا کر کرتے ہو یا علانیہ کرتے ہو۔ یاد رکھو! تم
میں سے جو شخص ان سے موالات کی کوشش کرتا ہے وہ
سیدھے راستہ سے بھٹک چکا ہے ◉

اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ : جواب الشرط محذوف (کشاف، بیضاوی، جلالین)
وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ : ای من یفعل الاتخاذ (بیضاوی، روح البیان)

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿۳﴾

اگر وہ تم پر غلبہ پا جائیں گے تو تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور
تمہیں اذیت پہنچانے کے لئے تم پر اپنے ہاتھ اُٹھائیں گے اور اپنی
زبانِ طعن دراز کریں گے۔ ان کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے
کہ تم کفر کی راہ اختیار کر لو ◉

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ : مجيئه وحده بلفظ الماضی للاشعار بانهم ودّوا ذالك قبل كل شئ ۔ (بیضاوی)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳

تمہارے عزیز و اقارب اور تمہاری اولاد جن کی وجہ سے تم ان سے دوستی کرتے ہو قیامت کے دن تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اس دن اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات کو جانتا ہے ◉

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ : الّذين توالون المشركين لاجلهم (بیضاوی، روح البیان)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۵

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾

تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھیوں کی اِس بات میں ایک اچھا نمونہ ہے جو انہوں نے اپنی قوم سے کہی کہ ہمیں تم سے اور ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کے سوا پُوجتے ہو کوئی سروکار نہیں۔ ہم تمہارے دین کو نہیں مانتے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک دائمی عداوت اور بُغض نے جنم لے لیا ہے جو اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ تم صرف اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔

لیکن ابراہیم کی وہ بات تمہارے لئے قابلِ تقلید نہیں جو اسنے اپنے باپ سے کہی کہ مَیں تیرے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرونگا۔ تاہم مجھے اللہ پر کوئی اختیار نہیں۔ اے رسول تُو اور مومن یہ دعا کرو: اے ہمارے ربّ! ہم نے تجھی پر توکّل کیا ہے، تیری ہی درگاہ میں بار بار جُھکتے ہیں، اور تیری ہی طرف ہمیں لَوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں کافروں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا۔ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش دے۔ تُو ہر چیز پر غالب ہے، تُو ہر کام حکمت سے کرتا ہے ◉

كَفَرْنَا بِكُمْ : بدینکم (بیضاوی، رُوح البیان)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا : امر من اللہ للمؤمنین (بیضاوی)

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا : اِس کے معنے ہیں :-

۱- کافر ہماری وجہ سے فتنہ میں نہ پڑیں اور ٹھوکر نہ کھائیں۔ یعنی ہمیں عذاب دے کر یہ نہ سمجھنے لگیں کہ ان کا دین سچا ہے۔

۲ - ان کو ہم پر مسلط نہ کر کہ وہ ہمیں عذاب دے کر آزمائیں۔

۳ - لیں نے اس کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ ہماری وجہ سے یعنی ہماری بربادی سے ان کے لئے خوشی کے سامان پیدا نہ کر۔

۴ - ہمیں کافروں کے ظلم کا محل نہ بنا۔ یہ معنی متن میں اختیار کئے گئے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٧﴾

اے اُمّتِ محمدیہ! تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے اور قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں، ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے۔ جو شخص اِس مسلک سے مُنہ موڑتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کو کسی کی پروا نہیں، وہ اپنی ذات میں قابلِ حمد ہے ◉

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ : يا أُمَّة محمّد (جلالين)

فِيهِمْ : فى ابراهيم ومن معه (روح البيان)

عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٨﴾

کیا عجب کہ اللہ تمہارے اور ان مشرکوں کے درمیان جنہوں نے تم سے دشمنی کی، محبّت پیدا کر دے۔ اللہ ہر بات پر قادر

ہے۔ اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑨

اللہ تمہیں ان لوگوں سے نیکی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تمہارے دین کو مٹانے کے لئے تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔

یاد رکھو! اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ◉

فِي الدِّيْنِ: فی حق الدین واطفاء نورہٖ (روح البیان)

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑩

اللہ تمہیں اُن لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے تمہارے دین کو مٹانے کے لئے جنگ کی، تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اور تمہارے نکالنے میں دوسروں کی مدد کی۔ یاد رکھو! جو لوگ ان سے دوستی کرتے ہیں انہیں دوست اور دشمن کی تمیز ہی نہیں ◉

فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ : لوضعهم الولاية في موضع العداوة (روح البيان، بيضاوی)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١﴾

مومنو! جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان کر لیا کرو۔ اللہ ان کے ایمان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم دیکھو کہ وہ سچّی مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ۔ وہ کافروں کے لئے حلال نہیں اور کافر ان کے لئے حلال نہیں۔ البتہ تم ان کے سابقہ خاوندوں کو وہ مال جو انہوں نے ان پر خرچ کیا ہے واپس لوٹا دو۔ اور اگر تم ان کا حق مہر ادا کرنے کے بعد ان سے نکاح کرو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اور کافر عورتوں کے ساتھ اپنے نکاح قائم رکھنے پر اصرار نہ کرو۔

جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہے تم اس کا مطالبہ کر سکتے ہو۔ اسی طرح کفار اس مال کا مطالبہ کر سکتے ہیں جو انہوں نے اپنی ان عورتوں پر خرچ کیا جو ہجرت کر کے تمہارے پاس آ گئیں۔ یہ اللّٰہ کا فیصلہ ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

وَاِنۡ فَاتَكُمۡ شَىۡءٌ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ اِلَى الۡكُفَّارِ فَعَاقَبۡتُمۡ فَاٰتُوا الَّذِيۡنَ ذَهَبَتۡ اَزۡوَاجُهُمۡ مِّثۡلَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾

اگر تم لوگوں کی بیویوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر کفار کے پاس چلی جائیں اور پھر تمہاری باری آئے کہ ان کی کوئی عورتیں ایمان لا کر تمہارے پاس آ جائیں تو تم ان لوگوں کو جن کی بیویاں بھاگ گئی تھیں اتنا مال ادا کرو جتنا کہ انہوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کیا تھا۔ اللّٰہ کا تقویٰ اختیار کرو جس پر تم ایمان لائے ہو ◉

فَعَاقَبۡتُمۡ : فجاءت عقبتكم ونوبتكم من اداء المهر بان هاجرت امرأة الكافر مسلمة الى المسلمين ولزمهم اداء مهرها (روح البيان، كشاف، بيضاوی)

فَاٰتُوا الَّذِيۡنَ ذَهَبَتۡ اَزۡوَاجُهُمۡ مِّثۡلَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا : ولا تؤتوا زوجها الكافر (روح البيان)

یہ حکم مسلمان قوم کو ہے اُن لوگوں کو نہیں جن کے ذمّہ کافروں کو مہر ادا کرنا ہے۔ اِس کی دلیل یہ ہے کہ جو رقم مومنوں کے ذمّہ ہے کچھ ضروری نہیں کہ وہ بعینہٖ اتنی ہی ہو جتنی کفار کے ذمّہ ہے۔ پس جب یہ فرمایا کہ مومنوں کو اتنی رقم ادا کرو جتنی انہوں نے اپنی بیویوں پر خرچ کی تھی تو گویا فرمایا کہ ان کو بیت المال سے ادائیگی

کرو۔ اور جب مومن وصولی بیت المال سے کریں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ادائیگی بھی بیت المال ہی میں کریں گے۔
اِس آیت میں تقابل کی وجہ سے اختصار ہے۔ نیز ایسا اسلوبِ بیان اختیار کیا گیا ہے کہ بعض مضامین بے کہے اُبھر رہے ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لئے اختصار کو کھول دیا گیا ہے اور محذوف کو ملفوظ کر دیا گیا ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۳﴾

اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں اور تجھ سے اس عہد پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، دیدہ دانستہ کسی پر بہتان نہیں باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو تو ان کی بیعت قبول کر اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت طلب کر۔ یاد رکھ! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے ◉

وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ : جلالین، کشاف، طبری،

رازی، شوکانی، روح البیان وغیرہ نے اس کے معنے لا یلحق بازواجھن غیر اولادھم کئے ہیں یعنی بچہ تو باہر سے لے آئیں اور اسے منسوب اپنے خاوند کی طرف کر دیں۔

بخاری کتاب الایمان باب ۱۱ میں مندرجہ ذیل حدیث بیان ہوئی ہے:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابۃٌ من اصحابہٖ بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئًا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببھتانٍ تفترونہٗ بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروفٍ۔

ترجمہ:۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے اِس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤگے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کروگے اور دیدہ دانستہ لوگوں پر بہتان نہیں باندھوگے اور معروف باتوں میں میری نافرمانی نہیں کروگے۔

اِس حدیث میں وہ چاروں احکام جو اِس آیت میں عورتوں کے لئے درج ہیں اسی ترتیب سے اور انہی الفاظ میں مردوں کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

پس معلوم ہؤا کہ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ کے معنے دیدہ دانستہ لوگوں پر بہتان باندھنا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۠ ﴿۱۴﴾ ع ۲ / ۸

مومنو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جن سے اللہ ناراض ہے۔ وہ لوگ آخرت سے اسی طرح ناامید ہو چکے ہیں جس طرح کفار قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کے جی اُٹھنے سے مایوس ہیں ◉

مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ: ان یبعثوا (بیضاوی)

سُوۡرَۃُ الصَّفِّ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۶ :-

فرمایا: آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ کی سبوحیت پر مجبور ہے۔ پس اسلام تو غالب آکر رہے گا لیکن وہ وہ لوگ جو زبانی دعوے تو بہت کرتے ہیں کہ ہم اسلام کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں گے لیکن وقت آنے پر پیچھے ہٹ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سوا کچھ حاصل نہیں کر پاتے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اتحادِ فکر کے ساتھ اتحادِ عمل بھی ضروری ہے۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو کر لڑیں اور موسیٰ کی قوم کی طرح اپنے رسول کو ایذاء نہ دیں اور یہ نہ کہیں کہ جا تُو اور تیرا ربّ لڑ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ مسیح کے ان حواریوں کی طرح بنیں جنہوں نے نصرتِ دین کے لئے مسیح کا ساتھ دیا تھا۔

آیت ۷ تا ۹ :-

فرمایا: دیکھو مسیح نے تورات کی تصدیق کی تھی اور کہا تھا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ اب وہ رسول آگیا ہے اور تم اس پر ایمان لانے کی بجائے اس کو دھوکہ باز کہتے ہو۔ لیکن یاد رکھو اللہ اپنے نور کو چار دانگِ عالم میں پھیلا کر رہے گا خواہ تمہیں یہ بات کتنی ہی ناگوار گذرے۔

آیت ۱۰ تا ۱۴ :-

فرمایا: احمد کا ایک ظہور آخری زمانہ میں بھی ہوگا اور وہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے ہوگا۔ اس وقت لوگ تجارت میں بہت مشغول ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا میدان خالی ہوگا۔ پس جو اللہ کی رضا کی راہیں تلاش کریں گے اور اس کی راہ

میں اپنی جان اور مال خرچ کریں گے اور اللہ کے دین کی مدد کریں گے دُنیا اور آخرت
میں سرخرو ہوں گے ۔
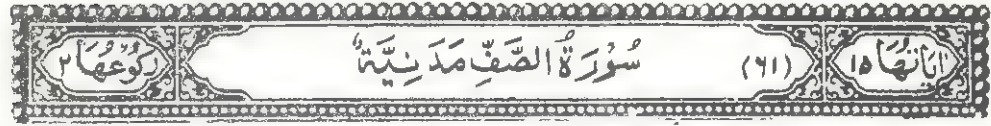
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲﴾

ہر وہ چیز جو آسمان میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح پر مجبور ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳﴾ کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۴﴾

مومنو! تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو ◉

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا

كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ ﴿٥﴾

یاد رکھو! اللہ ان لوگوں سے محبّت کرتا ہے جو اس کی راہ میں اِس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ◉

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٦﴾

وہ وقت یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم میری نافرمانی کر کے مجھے کیوں دُکھ دیتے ہو جبکہ تم جانتے ہو کہ مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ جب وہ ٹیڑھے چلنے لگے تو اللہ نے ان کے دل بھی ٹیڑھے کر دئیے۔ یاد رکھو! اللہ نافرمان لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا ◉

لِمَ تُؤْذُونَنِي : بالعصیان (بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور وہ وقت بھی یاد کر جب مریم کے بیٹے عیسٰی نے اپنی قوم سے
کہا: اے بنی اسرائیل! مجھے اللہ نے تمہاری طرف اِس لئے رسول
بنا کر بھیجا ہے کہ مَیں اس کتاب کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے تصدیق
کروں اور اس رسول کی جس نے میرے بعد آنا ہے اور جس کا نام
احمد ہے بشارت دوں۔
لیکن جب وہی موعود ان کے پاس کھُلے کھُلے نشان لے کر آیا
تو انہوں نے کہا یہ تو جانا پہچانا فریبی ہے ◉

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اناجیل میں مندرجہ ذیل مقامات پر پائی جاتی ہے:- یوحنا باب
آیت ۱۹ تا ۲۵، باب ۱۴ آیا ۱۶، برنباس باب ۹۷ اور ۱۱۳ میں آنے والے نبی کا نام محدیم بتایا گیا ہے۔
محمدؐ کے معنے ہیں تعریف کیا گیا اور احمدؐ جو افعل التفضیل کا صیغہ ہے کے معنے ہیں بہت تعریف
کرنے والا یا بہت تعریف کیا گیا۔ احمدؐ کے لفظ میں یہ نکتہ ہے کہ وہ خود ہی محمدؐ ہے اور خود ہی احمدؐ۔
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: اشارة الى ماجاء به او اليه وتسميته سحر للمبالغة ويؤيده قراءة
حمزة والكسائى هٰذا ساحرٌ۔ (بیضاوی، روح البیان)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ
يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝

اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو گا کہ اسے اسلام کی طرف
دعوت دی جاتی ہو لیکن وہ اسے قبول کرنے کی بجائے اللہ

پر افترا کرنے لگے۔ یاد رکھو! اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ◉

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ⑨

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کی پھُونکوں سے بُجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا، اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار گذرے ◉

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ⑩

ع ۱۰ / ۹

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اپنے دین کو تمام دوسرے ادیان پر غلبہ عطا فرمائے، اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار گذرے ◉

لِيُظْهِرَهُ : دینه الحق (طبری)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ⑪

مومنو! کیا مَیں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے بچا لے گی ◉

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

تم اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں مال اور جان کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم اصحابِ علم و نظر ہو تو یہ موقع ضائع نہ کرو ◉

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ : خبر فی معنی امر (روح البیان، بیضاوی)

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ : ان کنتم من اھل العلم (بیضاوی، روح البیان)

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ﴿۱۲﴾

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں جگہ دے گا جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے اور ایسے صاف ستھرے مکانوں میں رکھے گا جو سدا بہار باغوں میں واقع ہوں گے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے ◉

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور وہ اس کے علاوہ تمہیں وہ دوسری چیز بھی دے گا جو تمہیں عزیز ہے یعنی اللہ کی نصرت اور آسان فتح۔

اے رسول! تو مومنوں کو دنیا اور آخرت کی بشارت دے ⦿

قَرِیْبٌ : فی القدرۃ (مفردات) یعنی قریب الحصول

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ : بما وعدتھم علیھما اٰجلًا وعاجلًا (بیضاوی)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۠﴿۱۵﴾ ع ۲/۱۰

مومنو! اللہ کے دین کی مدد کرو جس طرح مسیح کے حواریوں نے کی تھی کہ جب مسیح نے ان سے کہا: کون میری جماعت میں شامل ہو کر اللہ کے دین کی مدد کرے گا تو حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے دین کی مدد کریں گے۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت اس پر ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے اس کا انکار کیا۔ اور ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور بالآخر وہ ان پر

غالب آ گئے ◉

کَمَا قَالَ عِیْسٰی : والتشبیہ باعتبار المعنی اذ المراد کونوا انصارًا کَمَا کَانَ الحواریون حین قال لھم عیسٰی من انصاری الی اللہ (بیضاوی، رُوح البیان)

انصروا دین اللہ مثل نصرۃ الحواریین لما قال لھم عیسٰی (من انصاری الی اللہ) فقالوا (نحن انصار اللہ) اوکونوا انصار اللہ کما کان الحواریون انصار عیسٰی حین قال لھم من انصاری الی اللہ (شوکانی)

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۵ :-

فرمایا: دُنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ اسی تسبیح کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق عربوں میں اپنا رسول بھیجا ہے جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے اور پاک کرتا ہے اور قانون اور دانائی اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے۔ اور اس رسول کی قوتِ قدسی آخری زمانہ میں پھر جوش مارے گی اور وہ لوگوں کو پاک کرنے اور ان کو شریعت اور دانائی اور حکمت کی باتیں سکھانے کے لئے اپنے بروز کے ذریعہ دوبارہ ظاہر ہوگا۔

آیت ۶ :-

فرمایا: یہودی کہتے ہیں کہ موسیٰ کے بعد کسی رسول کے آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ اپنی کتابیں بھی نہیں دیکھتے۔ ان میں ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ ان کا اپنی کتابوں کو نہ دیکھنا اور موسیٰ کی تعلیم سے دُور ہو جانا خود اس بات کی دلیل ہے کہ موعود نبی کے آنے کا یہی وقت تھا۔

آیت ۷ تا ۹ :-

دوسرا اعتراض یہود کا یہ تھا کہ خداوند کے برگزیدہ تو صرف ہم ہیں پس ہمارے علاوہ کسی اَور قوم میں رسول کس طرح آگیا؟

فرمایا: اگر یہ درست ہے کہ تم ہی اللہ کے دوست ہو تو ہمارے رسول کے مقابلہ میں آکر مباہلہ کر لو اور پھر دیکھو کہ کون موت سے ہمکنار ہوتا ہے اور کون اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بنتا ہے۔

پھر فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ تم مقابلہ کے لئے نہیں نکلوگے لیکن اِس طرح تم موت سے بچ نہیں

سکو گے۔ اب تمہارے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں یا تو رسول کو مان لو یا ذلّت اور موت سے ہمکنار ہو جاؤ۔

آیت ۱۰ تا ۱۲:۔

یہود کی شکست کے اعلان کے ساتھ جمعہ کے اجتماع کا ذکر کیا اور اس کے شرائط بیان کئے۔ جمعہ کا اعلان دراصل اسلام کی فتح کا اعلان تھا پس اس کو یہود کی شکست کے اعلان کے ساتھ جمع کر دیا +
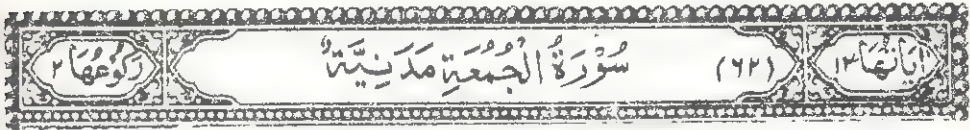
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ②

ہر وہ چیز جو آسمان میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے جو دُنیا جہان کا بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر چیز پر غالب ہے، حکیم و دانا ہے ◉

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ③

وہی ہے جس نے عرب کے لوگوں میں ایک رسول انہی میں سے

بھیجا ہے جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو قانون اور دانائی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے ◉

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③

اور وہ اس رسول کو ان دوسرے لوگوں میں بھی بھیجے گا جو صحابہ میں سے ہوں گے لیکن مکان اور زمان کے اعتبار سے ان سے جدا ہوں گے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ: عطف علی الامیین وهم الذین جاءُا بعد الصحابۃ (کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی، طبری، روح البیان، شوکانی)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے۔ اللہ بڑے فضلوں کا مالک ہے ◉

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۶

ان لوگوں کی مثال جن کو تورات دی گئی اور کہا گیا کہ تم اس پر عمل کرو لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اُس گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ کیا ہی بُری ہے ان لوگوں کی حالت جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو کسی چیز کا غلط استعمال کرتے ہیں ◉

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ: عُلِّموھا وکلفوا العمل بھا (بیضاوی، روح البیان)

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا: لم یعملوا بھا (بیضاوی، روح البیان)

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ: ظلم کے معنے ہیں وضع الشئی فی غیر محلہٖ

کتاب تو ان کو اِس لئے دی گئی تھی کہ اس پر عمل کریں لیکن انہوں نے عمل کرنے کی بجائے اس کو سر پر اُٹھایا، آنکھوں سے لگایا، مُنہ سے چُوما اور غلاف میں بند کر کے رکھ دیا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۷

اے رسول! تُو ان سے کہہ: اے یہودیو! اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمام لوگوں میں سے صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو میرے مقابل آکر موت کی تمنّا کرو۔ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچّے ہو تو سچ اور

جھوٹ کے پرکھنے کے اس موقع کو ضائع نہ کرو ◉

وَ لَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑧

لیکن وہ تیرے مقابل پر کبھی نہیں آئیں گے اور ان اعمال کی وجہ سے جو انہوں نے کئے ہیں کبھی موت کی تمنّا نہیں کریں گے۔ اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے ◉

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا : وکا عطف محذوف پر ہے۔ بسبب ما قدموا من المعاصی والکفر (بیضاوی) نیز دیکھئے نوٹ زیر آیت ۲ : ۹۶۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۠ ⑨ ع ۱

اے رسول ! تُو ان سے کہہ : تم جس موت سے بھاگ رہے ہو وہ تم پر آ کر رہے گی اور پھر تم اس خدا کے حضور پیش کئے جاؤ گے جو غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ

خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۰

مومنو! جب تمہیں جمعہ کی نماز کے لئے بُلایا جائے تو اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے دوڑ کر پہنچو اور خرید و فروخت بند کر دو۔ یہ بات تمہارے لئے اچھی ہے۔ اگر تم اربابِ علم و نظر ہو تو اس حکم کی اہمیّت کو سمجھنا تمہارے لئے مشکل نہیں ◉

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانۡتَشِرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝۱۱

اور جب نماز ادا ہو جائے تو جہاں چاہو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم اپنے مقصد کو پالو ◉

جمعہ کا اجتماع ایک قسم کی پریڈ ہے۔ اس کے بعد مُنتشر ہونے کا حکم ہے۔

وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَةً اَوۡ لَهۡوَا ۨانْفَضُّوۡۤا اِلَيۡهَا وَتَرَكُوۡكَ قَآئِمًا ؕ قُلۡ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ مِّنَ اللَّهۡوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ۝۱۲ ع ۲/۱۲

اے رسول! جب یہ لوگ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس طرف

کو دوڑ پڑتے ہیں اور تجھے تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔
تُو ان سے کہہ: وہ چیز جو اللہ کے پاس ہے کھیل تماشے اور
تجارت سے بہت اچھی ہے۔ یاد رکھو! اللہ بہترین رزق دینے
والا ہے ◉

اِس آیت میں بتایا گیا کہ ایک وقت مسلمانوں پر ایسا آئے گا کہ وہ کھیل تماشے اور تجارت کو اللہ اور اس کے رسول پر ترجیح دیں گے ؛

سُورَۃُ المُنٰفِقُوۡنَ

ربطِ آیات

اِس سورت میں آیت ۲ تا ۹ میں منافقوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد کی آیات میں مومنوں کو ذکرِ الٰہی اور انفاق فی سبیل اللہ کی تلقین کی گئی ہے۔

آیت ۲ تا ۹ :۔

فرمایا: منافق کہتے ہیں تُو اللہ کا رسول ہے۔ بے شک تُو اللہ کا رسول ہے لیکن منافق جھوٹ بولتے ہیں۔ اس کے بعد منافقوں کی مندرجہ ذیل علامتیں بیان کی گئی ہیں:۔

۱ ۔ وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

۲ ۔ وہ بڑے بن سنور کر نکلتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں۔

۳ ۔ جب کسی مصیبت کے آثار پیدا ہوں تو سخت گھبرا جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ مصیبت ہمارا ہی رُخ کئے ہوئے ہے۔

۴ ۔ وہ رسول کے دشمن ہیں۔

۵ ۔ جب ان سے کہا جائے کہ رسول سے دعا کرواؤ تو تکبّر سے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔

۶ ۔ وہ کہتے ہیں رسول کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو۔

۷ ۔ وہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو ہم میں سے سب سے معزز آدمی سب سے ذلیل آدمی کو وہاں سے نکال دے گا یعنی رسول کے خلاف دبے دبے الفاظ میں باتیں کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لئے ہے لیکن منافق اِس بات کو نہیں سمجھتے۔

آیت ۱۰ تا ۱۲:۔

جب منافقوں کا ذکر کیا تو مومنوں کو نصیحت کی کہ اللہ کا ذکر کریں اور اپنے اموال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور ہر وقت موت کا دھیان رکھیں۔ یہ تینوں باتیں انسان کو منافقت سے دُور رکھتی ہیں۔
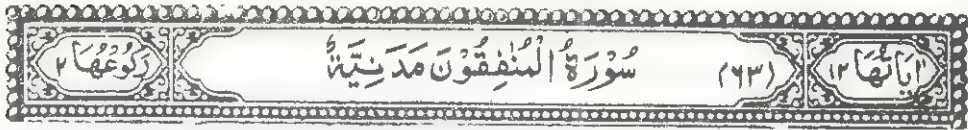
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ②

اے رسول! جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم اعلان کرتے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول ہے۔

اللہ جانتا ہے کہ تُو اس کا رسول ہے۔ لیکن اللہ اعلان کرتا ہے کہ منافق جھوٹ بولتے ہیں ◉

اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ③

وہ اپنی قسموں کی آڑ لیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر چلنے سے روکتے ہیں۔ کیا ہی بُرے ہیں وہ اعمال جو وہ کرتے ہیں! ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۴

ان کی یہ حالت اِس لئے ہے کہ بظاہر تو وہ ایمان لے آئے لیکن دراصل کفر پر قائم رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کے دلوں پر مُہر لگ گئی اور اب وہ بات کو سمجھتے ہی نہیں ◉

اٰمَنُوْا: ظاھرًا (بیضاوی)

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۵

جب تُو ان کو دیکھتا ہے تو ان کے جسم تجھے بھلے لگتے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو تُو ان کی بات غور سے سُنتا ہے۔ وہ یوں دکھائی دیتے ہیں گویا کہ لکڑی کے مجسّمے ہیں جو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہر ایک آفت انہی کا رُخ کئے ہوئے ہے۔ وہ تیرے جانی دشمن ہیں تُو ان سے ہوشیار رہ۔ ان پر اللہ کی مار ہو۔ وہ کدھر جا رہے ہیں ◉

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٦

اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اللہ کے رسول کے پاس چلیں تاکہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے تو وہ اپنے سر نخوت سے پھیر لیتے ہیں اور سر تا پا صورتِ اعراض بن جاتے ہیں ◉

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٧

اے رسول! ان کے لئے یکساں ہے خواہ تُو ان کے لئے استغفار کرے یا نہ کرے۔ اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ اللہ نافرمانبرداروں کو ہدایت نہیں دیتا ◉

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٨

یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: ان لوگوں پر جو رسول کی قربت ہیں

رہتے ہیں کچھ خرچ نہ کرو تاکہ وہ اسے چھوڑ کر چلے جائیں۔ آسمان اور زمین کے تمام خزانے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں لیکن منافق اِس بات کو نہیں سمجھتے ◉

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۹

ع ۱ ۱۳

وہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہ شخص جو سب سے زیادہ معزّز ہے اس شخص کو جو سب سے زیادہ ذلیل ہے وہاں سے نکال دے گا۔ وہ جو چاہیں کہیں غلبہ صرف اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے مقدر ہے لیکن منافق اِس بات کو نہیں جانتے ◉

اللہ کا لفظ کمال اتحاد کے اظہار کے لئے لایا گیا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (۵۸ : ۲۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۱۰

مومنو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل

نہ کریں۔ یاد رکھو! وہ لوگ سخت گھاٹے میں ہیں جو اللہ کے ذکر سے غافل ہو جاتے ہیں ◉

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑪

اور اُس مال میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے ہماری راہ میں خرچ کرو پیشتر اس کے کہ تم پر موت آجائے اور تم کہو: اے میرے ربّ! تُو نے کیوں مجھے تھوڑی سی اور مہلت نہ دی۔ اگر تُو نے دی ہوتی تو میں تیری رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا ◉

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑫ ع ۲/۳ ۱۴

یاد رکھو کہ جب کسی کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اس کو کوئی مہلت نہیں دیتا اور کہ اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات سے بخوبی واقف ہے ◉

سُورۃُ التَّغابُنِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

آیت ۱، ۲، ۳:-

فرمایا: ہر چیز اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ اس نے انسان کو بھی تسبیح کے لئے پیدا کیا ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی طوعی اطاعت کا تعلق ہے بعض انسان کفر کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

آیت ۴، ۵:-

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ کے انعامات اور قدرتوں کا ذکر کیا ہے" تاکہ طبیعت اس کی اطاعت کی طرف مائل ہو۔

آیت ۶ تا ۱۱:-

اِن آیات میں پہلے منکرین کی ہلاکت اور روزِ حساب کا ذکر ہے تاکہ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ اللہ کی اطاعت کرے۔

آیت ۱۲:-

فرمایا: مومن اگر کسی فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں تو یہ بات ان کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

آیت ۱۳:-

فرمایا: اگر تم اللہ اور رسول کی اطاعت نہیں کرو گے تو اپنا ہی نقصان کرو گے۔

آیت ۱۵ تا ۱۹:- فرمایا: اپنی بیویوں اور اپنی اولاد کی پردہ پوشی کرو اور ان کی خطاؤں سے درگذر کرو لیکن ایسا نہ ہو کہ تم ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرو اور اس کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہ کرو۔ یاد رکھو! وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ پس اس کی اطاعت کرو" تاکہ فلاح پاؤ۔

آیاتہا ۱۸ (۶۴) سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ رکوعہا ۲
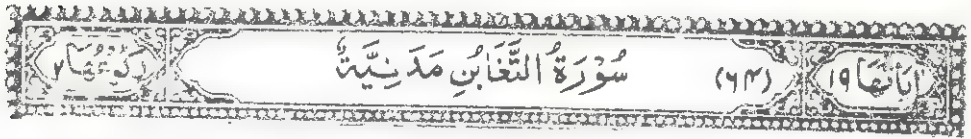
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

ہر وہ چیز جو آسمان میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین ہے اللہ کی تسبیح میں مشغول ہے۔ دُنیا جہاں میں صرف اسی کی حکومت ہے اور صرف وہی تعریف کے لائق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے ◉

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ لیکن باوجود اس کے تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے ◉

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ: وكان الواجب عليكم جميعًا ان تكونوا مختارين للايمان

(روح البیان)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾

اس نے آسمان اور زمین کو سچائی کا گہوارہ بنایا ہے۔ اور اسنے تمہیں صورت عطا کی ہے اور پھر تمہاری صورتوں کو خوبصورت بنایا ہے۔ اور بالآخر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ◉

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾

وہ آسمان اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ اس چیز کو بھی جانتا ہے جو تم چھپ کر کرتے ہو اور اس چیز کو بھی جانتا ہے جو تم علانیہ کرتے ہو۔ اللہ تمہارے دلوں کے سارے بھید جانتا ہے ◉

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾

کافرو! کیا تم کو ان لوگوں کی کوئی خبر نہیں ملی جنھوں نے تم سے پہلے انکار کیا اور اپنی شامتِ اعمال کا مزہ چکھ لیا؟ اور بات اسی پر ختم نہیں ہوگئی۔ آخرت میں ان کے لئے ایک دردناک عذاب ہے ◉

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّ اسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

ان کے ساتھ یہ ماجرا اِس لئے گزرا کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے کھلے نشان لے کر آئے لیکن وہ ہمیشہ یہی کہتے رہے: کیا ہمارے جیسے انسان ہمیں ہدایت دیں گے؟ اس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ انہوں نے کفر کی راہ اختیار کر لی اور صداقت سے مُنہ پھیر لیا اور اللہ نے ظاہر کر دیا کہ اسے ان کی کوئی پروا نہیں۔ بےشک اللہ کو کسی کی پروا نہیں، وہ اپنی ذات میں حمد کے لائق ہے ◉

بَشَرٌ: يطلق للواحد والجمع (بیضاوی)
وَاسْتَغْنَى اللّٰهُ: اظهر استغناءه (روح البیان، کشاف، رازی)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کافر دعویٰ سے کہتے ہیں کہ انہیں کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اے رسول تُو ان سے کہہ: کیوں نہیں کیا جائے گا؟ مجھے میرے ربّ کی قسم تمہیں ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور پھر تمہیں تمہارے تمام اعمال کی حقیقت بتائی جائے گی۔ یاد رکھو! تمہارا دوبارہ زندہ کرنا اللہ کے لئے نہایت آسان ہے ◉

ذٰلِكَ : بعثكم من قبوركم (طبری)

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۹

کافرو! اب کہ ہم نے تمہیں صاف صاف بتا دیا ہے کہ ایک دن تمہارے اعمال کی جانچ ہوگی تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔ یاد رکھو! اللہ تمہارے تمام اعمال اور ان کے محرکات کو جانتا ہے ◉

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝۱۰

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝۱۱ ع ۲ ۱۵

لوگو! کچھ اس دن کا سامان کر لو جس دن وہ تم سب کو حساب کتاب کے لئے جمع کرے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جب مومن کافروں کو مات دے جائیں گے۔ جو لوگ ایمان لائیں گے اور

نیک اعمال بجا لائیں گے اس دن اللہ ان کے گناہ زائل کر دیگا
اور ان کو ان باغوں میں جگہ دے گا جو بہتی ہوئی نہروں سے
شاداب ہوں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

لیکن وہ لوگ جنہوں نے کفر کو اپنا شیوہ بنا رکھا تھا اور
ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے واصلِ جہنّم ہوں گے۔ وہ وہاں ہمیشہ
رہیں گے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

لِيَوْمِ الْجَمْعِ : لاجل ما فيه من الحساب والجزاء (بیضاوی، روح البیان)
لِيَوْمِ القيامة فانّه يجمع فيه اهل الحشر للجزاء (شوکانی)

يَوْمُ التَّغَابُنِ : غبن کے معنے فریب کے ہیں۔ تغابن کے معنے ہیں ایک دوسرے کو فریب دینا۔ اِس دُنیا میں کافر مومنوں کو فریب دیتے رہے اور ان کا حق ان سے چھینتے رہے لیکن اُس دن مومن کافروں کو مات دے دیں گے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے لئے ایک مقام جنّت میں اور ایک جہنّم میں بنایا جاتا ہے۔ پھر اس کے ایمان اور اعمال کے نتیجہ میں یا تو وہ اپنے جنّت والے گھر میں چلا جاتا ہے یا جہنّم والے گھر میں آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کے دھوکہ فریب اور ظلم وستم کے نتیجہ میں مومنوں کو دوچند ثواب ملے گا اور کافروں کو دوچند عذاب۔ اور وہ منازل اور سامانِ عیش وعشرت جو ان کا حق تھا ان سے چھین کر مومنوں کو دے دیا جائے گا۔

ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ سے یہ مفہوم بھی اُبھر رہا ہے کہ تم لوگ تو مومنوں کو دُنیا میں فریب دے کر یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے میدان مار لیا ہے لیکن وہ تو ایک عارضی زندگی تھی۔ یوم التّغابن یہ دن ہے اور اس دن مومن تم سے بازی لے گئے ہیں۔

يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ : يوم القيامة (روح البیان)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلِيْمٌ ⑪

کسی انسان پر کوئی مصیبت نہیں آتی مگر اللہ کے حکم سے۔
اور جب وہ آتی ہے تو اللہ اس شخص کے دل کو جو اس پر
ایمان لاتا ہے راہِ راست کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ اللہ
ہر بات کو جانتا ہے ◉

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ : عند حلولها (بیضاوی، روح البیان)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫

کافرو! اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔
اگر تم اس سے منہ موڑتے ہو تو اس میں ہمارے رسول کا تو
کوئی نقصان نہیں۔ اس کا کام تو صرف ہمارا پیغام کھلے کھلے
الفاظ میں بیان کرنا ہے ◉

فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ : تعلیل للجواب المحذوف ای فلا
باس علیه (بیضاوی)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬

وہی اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس مومنوں کو
چاہیے کہ صرف اللہ ہی پر توکّل کریں ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا
وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵﴾

مومنو! تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے
دشمن ہیں تم ان سے ہشیار رہو۔ اور اگر ان کی خطاؤں سے
اغماض کرو گے اور درگذر سے کام لوگے اور ان کی عیب پوشی
کرو گے تو اللہ کو بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا پاؤ گے ◉

تَغْفِرُوْا: باخفائها (بیضاوی، روح البیان) تستروها (شوکانی)
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: يعاملكم بمثل ما عملتم ويتفضل عليكم (بیضاوی،
روح البیان)

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک جنجال ہیں۔لیکن جو شخص
ان کی بجائے اللہ سے دوستی کرتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیئے
کہ اللہ کے حضور ایسے لوگوں کے لئے بڑا اجر ہے ◉

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ: لمن اثر محبة الله وطاعته على محبة الاموال
والاولاد (بیضاوی، روح البیان)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَ
اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾

پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ کو اپنا حرزِ جان بناؤ۔ اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے اموال اس کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ یاد رکھو! جو لوگ اپنے فطرتی بخل سے بچا لئے گئے اپنے مقصد کو پا گئے ◉

إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾

اگر تم اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو وہ تمہارا مال تم کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ یاد رکھو! اللہ بہت بندہ نواز ہے، سزا دینے میں بہت دھیما ہے ◉

وَيَغْفِرْ لَكُمْ : ذنوبكم
شَكُورٌ : يوتى الجزيل بالقليل (بيضاوى، روح البيان)

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾

وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، ہر چیز پر غالب ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

سُورَةُ الطَّلَاقِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں طلاق کے متعلق بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔

آیت ۲ :-

فرمایا: عورتوں کو ایسے وقت میں طلاق دو کہ ان کی عدّت گنی جا سکے اور عدت کے دوران وہ تمہارے گھروں میں رہیں۔

آیت ۳، ۴ :-

فرمایا: اور جب عدّت گذر جائے تو ان کو عزّت کے ساتھ اپنے پاس رکھو یا عزّت کے ساتھ رخصت کرو۔

آیت ۵ :-

فرمایا: ان عورتوں کی عدت جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہے یا ابھی حیض آنا شروع نہیں ہُوا تین مہینے ہے اور حاملہ عورتوں کی وضعِ حمل تک ہے۔

آیت ۶ :-

چونکہ اِن احکام پر عمل صرف تقویٰ کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے اِس لئے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔

آیت ۷، ۸ :-

فرمایا: دورانِ عدت عورتوں کو اپنے پاس رکھو اور ان سے حُسنِ سلوک کرو۔ اگر وہ تمہارے بچّے کو دودھ پلائیں تو ان کو اس کی اُجرت دو اور اپنی وسعت کے مطابق ان پر خرچ کرو، نہ بُخل کرو نہ فضول خرچی۔

آیت ۹ تا ۱۲:۔

فرمایا: اگر تم لوگ اللہ کے احکام کی نافرمانی کرو گے تو پہلے نافرمانوں کی طرح تباہ کر دیئے جاؤ گے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ان احکام کی پیروی کرو جو قرآن میں بیان کئے گئے ہیں تاکہ تمہیں اِس دُنیا میں عزّت اور شرف ملے اور آخرت میں جنّت۔

آیت ۱۳:۔

فرمایا: اللہ نے یہ تمام کارخانہ عبث نہیں بنایا، نہ ہی اس کے احکام عبث ہیں۔ اللہ نے تمہیں اسلئے پیدا کیا ہے کہ اس کی صفات کا علم حاصل کرو۔ پس اس کے احکام پر عمل کرو کہ اس کے بغیر تم اس کی صفات کا علم حاصل نہیں کر سکتے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ②

اے نبی ! جب تم لوگ اپنی عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ایسے وقت میں دو کہ عدت کا وقت گنا جا سکے۔ اور ان کو فارغ کرنے سے پہلے عدت کی مدّت پوری کرو۔ اور اللہ، اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جب تک کہ وہ اپنی عدت پوری نہ کر لیں ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو سوائے اس کے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ

اس دوران میں اپنے گھروں سے نکلیں۔ یہ اللہ کے قوانین ہیں۔ یاد رکھو! جو شخص اللہ کے قوانین کو توڑتا ہے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ تُو نہیں جانتا کہ واقعات کیا رُخ اختیار کر لیں گے۔ کیا عجب کہ اللہ طلاق کے بعد ملاپ کی کوئی صورت پیدا کر دے ◉

اِذَا طَلَّقْتُمُ : اردتم تطلیقھن (کشاف، جلالین، بیضاوی)

لِعِدَّتِهِنَّ : اللام متعلقة لمحذوف (روح البیان) ای لاستقبال عدتھن۔ واللام للتوقیت (شوکانی) بقرہ : ۲۲۹ کے مطابق طلاق بائن ہونے کے لئے عورت کو تین قروء انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس معلوم ہؤا کہ طلاق صرف طُہر کی حالت میں دی جا سکتی ہے اور ایسے وقت میں جبکہ خاوند نے اس کے ساتھ ہم بستری نہ کی ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعت کا حکم دیا اور فرمایا کہ طُہر میں طلاق دو۔ اِس کی دوسری قراۃ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ہے (کشاف) جو ان معنوں کو واضح کرتی ہے۔

وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ : احفظوھا لتراجعوا قبل فراغھا (جلالین) واضبطوھا واکملوھا (بیضاوی)

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ : مستثنٰی من الاوّل (بیضاوی، روح البیان، شوکانی)

بُيُوْتِهِنَّ : بیوت کی نسبت عورتوں کی طرف کرنے سے یہ مفہوم ادا کیا ہے کہ وہ گھر جس میں وہ رہتی ہیں ان کی رہائش کی وجہ سے ان کے اپنے گھر بن چکے ہیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہا ہے کہ جب تم کسی عورت کو طلاق دیتے ہو تو در اصل اس کو اس کے اپنے گھر سے نکالتے ہو جو ایک مکروہ فعل ہے۔

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ : حتّٰی تنقضیَ عدّتھنّ (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا : یحدث بعد طلاقکم ایاھن رجعة (طبری)

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۳﴾

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۴﴾

اور جب عورتیں اپنی عدت کی مدّت پوری کر چکیں تو یا تو انہیں عزّت کے ساتھ اپنے پاس رکھو یا عزّت کے ساتھ رخصت کرو۔
اور اپنے فیصلہ پر دو عادل آدمیوں کو گواہ کر لو۔
اور اے گواہو! جب تمہیں گواہی دینی پڑے تو سچی بات کہو۔ یہ باتیں ان لوگوں کو نصیحت کے طور پر کہی جا رہی ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔
یاد رکھو! جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہ نکال دیتا ہے۔ وہ اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہو۔ یاد رکھو!

جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔
اللہ جس بات کا فیصلہ کرتا ہے اس کو پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ
نے ہر چیز کے لئے ایک قاعدہ قانون تجویز کر رکھا ہے ◉

قرآن کا قاعدہ ہے کہ جب ایسے احکام بیان کرتا ہے جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے تو انکی سینکشن کے طور پر ساتھ ہی ساتھ ایمان اور قیامت اور تقویٰ کا ذکر کر دیتا ہے۔

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ⑤

اگر تمہیں ان عورتوں کی عدت کے بارے میں شک ہے جن کو حیض
آنے کی کوئی امید نہیں تو سن لو کہ ان کی عدت تین مہینے ہے۔
اور یہی عدت ان عورتوں کی ہے جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔
اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔ یاد رکھو! جو شخص
اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے معاملہ میں آسانی پیدا
کر دیتا ہے ◉

وَالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ : فعدتھن ایضًا (روح البیان)

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ⑥

یہ اللہ کے احکام ہیں جو اس نے تم پر اُتارے ہیں۔ یاد رکھو! جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ اس کے گناہ زائل کر دیتا ہے اور اسے بہت بڑا اجر عطا کرتا ہے ◉

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ۝

تم ان عورتوں کو عدت کے دوران حتّی المقدور وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو۔ ان کو تکلیف مت دو کہ ان کا گھر میں رہنا دوبھر کر دو۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو جب تک کہ وہ بچّہ نہیں جَن لیتیں ان کا خرچ اُٹھاؤ۔ اور اگر وہ تمہاری خاطر بچّہ کو دُودھ پلائیں تو ان کو ان کی اُجرت دو۔ اور تم ایک دوسرے سے مناسب مطالبہ کرو۔ اور اگر تم اس معاملہ کو سُلجھانے میں دِقّت محسوس کرو تو کوئی دوسری عورت بچّے کو دُودھ پلائے ◉

وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ : وليامر بعضكم بعضًا بجميل فى الارضاع والاجر

(بیضاوی، روح البیان)

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ

رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۸﴾

چاہیئے کہ صاحبِ مقدرت اپنی مقدرت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہو وہ اس میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس مال سے جو اس نے اسے دیا ہے زیادہ خرچ کرنے کا مکلّف نہیں کرتا۔ اگر وہ اس حکم پر فراخدلی سے عمل کرے گا تو کچھ بعید نہیں کہ اللہ اسے تنگی کے بعد فراخی دے دے ◉

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۹﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۱۰﴾

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے ربّ کی اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوُا کہ ہم نے ان سے سخت محاسبہ کیا اور ان کو غیرمتوقع سزا دی۔ انہوں نے اپنی شامتِ اعمال کا مزا چکھ لیا اور ان کا انجام ہلاکت ہوُا ◉

نُکْرًا: غیرمتوقع (روح البیان)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي

الْاَلْبَابِ ۵ٛ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ﴿۱۱﴾

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۲﴾

یہ سزا تو ان کو دُنیا میں ملی۔ آخرت میں اللہ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب کا سامان تیار کر رکھا ہے۔

پس اے اصحابِ عقل و دانش یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ نے تمہارے پاس وہ رسول بھیجا ہے جو تمہارے لئے عزّت اور شرف کا پیغام لایا ہے۔ یعنی وہ رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سُناتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے طرح طرح کے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ یاد رکھو! جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل بجا لائیں گے اللہ ان کو ان باغوں میں جگہ دے گا جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔ اللہ نے ان کے لئے بہت اچھا

رزق مہیّا کر رکھا ہے ◉

اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ : فی الاخرۃ (روح البیان)

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا : فی محل نصب بتقدیر اعنی بیاناً للمنادی (شوکانی)

ذِکْرًا رَّسُوْلًا : اِس کے مندرجہ ذیل معنی ہوسکتے ہیں:-

۱۔ رسول ذکر کا بدل ہے اور ذکر سے مراد ذاکر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (بیضاوی، شوکانی)

۲۔ رسول ذکر کا بدل ہے اور رسول سے مراد رسالت ہے۔ (املاء، شوکانی)

۳۔ رسول ذکر کا بدل ہے وجعل الرسول نفس الذکر مبالغۃ (شوکانی)

لِیُخْرِجَ : اس کا فاعل اللہ بھی ہوسکتا ہے اور رسول بھی۔ (روح البیان)

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ط یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ع ﴿۱۳﴾ ع ۲ ۱۸

اللہ وہ ہستی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمینیں بنائیں۔ اس کا حکم ان تمام اجرام میں یکساں چلتا ہے۔ اس نے یہ تمام کارخانہ اِس لئے بنایا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر ایک چیز پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر ایک چیز پر حاوی ہے ◉

وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ : مثلھنّ فی العدد (بیضاوی، جلالین، شوکانی)

جیساکہ تمہید میں بیان کیا گیا ہے سات کا لفظ کثرت کے لئے بولا جاتا ہے۔ پس سات آسمانوں سے مراد کثیر التعداد آسمان یعنی اجرامِ فلکی ہیں۔ چونکہ ہر ایک ستارہ اپنی ذات میں ایک زمین ہے اور باقی تمام ستارے اس کے لئے آسمان ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جتنے ستارے ہیں اتنی ہی زمینیں ہیں۔ مثلھنّ

کے معنے مثلھن فی العدد بھی ہوسکتے ہیں اور فی الخلق بھی یعنی اپنی خلقت کے اعتبار سے تمام ستارے اور زمین ایک ہی قسم کے مادہ سے بنائے گئے ہیں یا ان میں بہت سے اجزاء مشترک ہیں۔ یہ بھی جائز ہے کہ سات زمینوں سے مراد سات برِّ اعظم ہوں۔

یَتَنَزَّلُ: اس کے معنے ہیں آہستہ آہستہ خوش انداز اور خوش اسلوبی کے ساتھ نازل ہونا۔ بیضاوی نے اس کا ترجمہ یجری کیا ہے۔ یتنزّل کا لفظ لاکر بتایا ہے کہ اس کا حکم تمام کائنات میں آسانی، سہولت اور خوش اسلوبی سے چلتا ہے۔

لِتَعْلَمُوْا: متعلق بمحذوف (جلالین، شوکانی، رُوح البیان)

اِس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو اِس لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ کائنات کا راز معلوم کرے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں معاشرے کے متعلق چند ضروری احکام بیان کئے گئے ہیں۔ آخر میں کافروں کی مثال نوح اور لوط کی بیوی سے دی ہے اور مومنوں کی فرعون کی بیوی اور مریم سے دی ہے۔

آیت ۲ :-

رسول پاکؐ سے کہا ہے کہ حلال کو حرام نہ کر۔ گویا قرآن نے صرف حرام ہی کو حلال کرنے سے منع نہیں کیا حلال کو حرام کرنے سے بھی منع کیا ہے۔

آیت ۳ :-

فرمایا: حلال چیز کو اپنے اُوپر حرام قرار دے دینے کا وہی کفارہ ہے جو قسم توڑنے کا۔

آیت ۴ تا ۶ :-

اِن آیات میں نبی کی بیویوں کو تنبیہہ کی ہے کہ رسول کے راز افشا نہ کریں اور اس سے جھگڑا نہ کریں۔ فرمایا! اگر نبی تمہیں طلاق دے دیگا تو اللہ اس کو تم سے بہتر بیویاں دے دیگا۔

آیت ۷ تا ۹ :-

فرمایا: اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ اور سچّی توبہ کرو۔ ازواجِ مطہرات کو تنبیہہ کرنے کے فوراً بعد یہ حکم دینا اِس بات کو صاف ظاہر کرتا ہے کہ اِس جگہ نبی کی اطاعت کا حکم ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اگر نبی کی بیویوں کو اس کی اطاعت نہ کرنے پر گرفت ہوسکتی ہے تو عامۃ النّاس کو بدرجہ اولیٰ ہوسکتی ہے، پس تم سب نبی کی اطاعت کو اپنا شعار بناؤ۔

آیت ۱۰ :-

جب مومنوں کو اطاعت کا اور سچّی توبہ کا سبق دے لیا تو کفار اور منافقین کی طرف رُخ کیا اور کہا

کہ اے نبی ان سے جہاد کر۔

آیت ۱۱:۔

نبی کی بیویوں کے ذکر کو بطور تشبیب بیان کیا اور گریز کرکے کافروں کی مثال جو نبی کا وقت پاکر بھی ایمان نہیں لاتے، نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی سے دی۔

فرمایا: ان کے خاوندوں کا ایمان ان کے کسی کام نہ آیا اور وہ جہنّم میں ڈال دی گئیں۔

مقصودِ کلام یہ ہے کہ جب نبیوں کا ایمان ان کی ہم جلیس بیویوں کو آگ سے نہ بچا سکا تو تمہارا یہ خیال کہ ہم بزرگوں کی اولاد ہیں آگ اگر ہمیں چُھوئے گی بھی تو صرف چند دن ایک بیہودہ خیال ہے۔

آیت ۱۲،۱۳:۔

کافروں کی مثال کے ساتھ مومنوں کی مثال بھی دی۔ فرمایا مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی اور مریم کی طرح ہے۔ ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ شیطان ان کو مَس کرتا رہتا ہے لیکن وہ اپنے مجاہدہ کے نتیجہ میں اس کے بداثرات سے بچ جاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ مریم کی طرح شیطان کے مَس سے بالکل محفوظ رہتے ہیں ۞
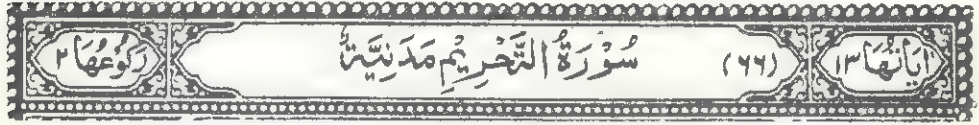
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ②

اے نبی! تُو کیوں وہ چیز اپنے لئے حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لئے حلال کی ہے۔ تُو اپنی بیویوں کو راضی کرنا چاہتا ہے لیکن اللہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپنا چاہتا ہے اور تم پر رحم کرنا چاہتا ہے ◉

تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ : مستانفۃ، او مفسرۃ او فی محل نصب علی الحال من فاعل تحرم (شوکانی)

روایات میں آیا ہے کہ حضورؐ نے اپنی بعض بیویوں کے کہنے پر شہد کھانا چھوڑ دیا تھا۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ③

اللہ نے تم لوگوں کے لئے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ اللہ

تمہارا دوست ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

اس کی تفصیل ۵ : ۹۰ میں بیان کی گئی ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۳﴾

وہ واقعہ یاد کرو جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک راز کی بات کہی تھی۔ جب اس بیوی نے وہ بات آگے کہہ دی اور اللہ نے نبی پر یہ بات ظاہر کر دی تو اُس نے اپنی بیوی کو اس بات کا کچھ حصّہ تو بتا دیا اور کچھ نہ بتایا۔

جب نبی نے یہ بات اس کو بتائی تو وہ کہنے لگی آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ اس نے کہا مجھے یہ بات اس خدا نے بتائی ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، جسے ہر راز کی خبر ہے ◉

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿۵﴾

اگر تم دونوں عورتیں اللہ کی طرف رجوع کرو تو وہ تمہاری توبہ

قبول کر لے گا کیونکہ تمہارے دل تو پہلے ہی سے توبہ کی طرف مائل ہیں۔لیکن اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پیٹھ ٹھونکو تو یاد رکھو کہ اللہ اس کا دوست ہے۔اسی طرح جبریل اور صالح مومن بھی اس کے دوست ہیں اور اسی پر کیا بس ہے تمام ملائکہ اسکی پشت پر ہیں ◉

اِنْ تَتُوْبَآ : جواب الشرط محذوف (جلالین)
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا : فقد وجد منکما مایوجب التوبة (بیضاوی)

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝٦

اے نبی کی بیویو! اگر نبی تم سب کو طلاق دے دے تو اس کا ربّ اسے اس کے عوض تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے گا، ایسی مطلقہ یا بیوہ اور کنواریاں جو فرمانبردار ہوں گی، ایمان والیاں ہونگی، اطاعت شعار ہوں گی، اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والیاں ہونگی، عبادت گذار ہوں گی اور روزے رکھنے والیاں ہوں گی ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ

مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتّھر ہیں۔ اس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے متعیّن ہیں۔ وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

جب کافر اس آگ میں ڈالے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا آج تمہارا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ آج عذر نہ تراشو۔ تم صرف اپنے اعمال کا پھل پا رہے ہو ◉

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا: يقال لهم ذالك عند دخولهم النار (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مومنو! اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے خلوصِ دل سے اللہ کے حضور جُھک جاؤ۔ کیا عجب کہ جب وہ دن آئے جس دن اللہ نبی کو اور مومنوں کو رسوا نہیں کرے گا اور ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف بڑھ رہا ہوگا اور وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہمارے نور کو مکمل کر اور ہمیں اپنی مغفرت میں لے لے، بیشک تُو ہر چیز پر قادر ہے، تمہارا ربّ تمہارے گناہ زائل کر دے اور تمہیں ان باغات میں جگہ دے جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے ◉

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۰﴾

اے نبی! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کر اور ان کے مقابلہ میں سخت رویہ اختیار کر۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا! ◉

ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّ امۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَیۡنِ فَخَانَتٰہُمَا فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡہُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا وَّ قِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیۡنَ ﴿۱۱﴾

اللہ کافروں کی مثال نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی سے دیتا

ہے۔ وہ دونوں ہمارے صالح بندوں کے نکاح میں تھیں لیکن انہوں نے ان کی خیانت کی اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کے خاوند ان کو اللہ کے عذاب سے ذرہ بھر نہ بچا سکے۔ قیامت کے دن ان کو کہا جائے گا جہاں دوسرے لوگ جہنّم میں جا رہے ہیں تم بھی جاؤ ◉

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ : والمراد بكونهما تحتهما كونهما في حكمهما وتصرفهما بعلاقة النكاح (روح البيان، شوکانی)

مِنَ اللّٰهِ : من عذابه (جلالین، روح البیان)

وَقِيْلَ : عند موتهما او يوم القيامة (بیضاوی، روح البیان)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

اور اللہ مومنوں کی مثال فرعون کی بیوی سے دیتا ہے۔ اسنے اپنے ربّ سے کہا: اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنّت میں گھر بنا۔ مجھے فرعون اور اس کے بداعمال سے بچا۔ اور مجھے اس کے شریکِ کار ظالم لوگوں سے بچا ◉

وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ : التابعين لهٗ في الظلم (بیضاوی، روح البیان)

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾

اِسی طرح اللہ مومنوں کی مثال عمران کی بیٹی مریم سے دیتا ہے جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ہم نے مریم کے بطن میں اپنی روح پھونکی اور مریم نے اپنے رب کے کلام اور اس کی کتب کی تصدیق کی۔ وہ ہمارے فرمانبردار بندوں میں سے تھی ◉

سُوْرَةُ المُلْکِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں نہایت لطیف پیرایہ میں رسالت، قیامت اور توحید کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۱، ۲، ۳:۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا حاکم ہے، تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس نے موت اور زندگی اِس لئے پیدا کی ہے تاکہ تمہیں آزمائے اور دیکھے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

آیت ۴، ۵:۔

فرمایا: اس کی قدرت کے نظارے دیکھو۔ اس نے کس طرح زمین، سورج، چاند اور ستارے بنائے ہیں۔ کیا تمہیں ساری کائنات میں کہیں بھی کوئی خامی نظر آتی ہے۔

آیت ۶، ۷:۔

فرمایا: اس نے تمہارے قریب ترین آسمان کو روشن ستاروں سے سجا رکھا ہے۔ جہاں ان ستاروں سے روشنی اور سجاوٹ کا کام لیا جاتا ہے وہاں ان سے شیطان کو دھتکارنے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک نبی کے زمانہ میں ستارے کثرت سے ٹوٹتے ہیں۔ یہ اِس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ملکوتی طاقتیں طاغوتی طاقتوں کی سرکوبی کر رہی ہیں۔

آیت ۸ تا ۱۴:۔

ستاروں کا ٹوٹنا نبی کی آمد کا اعلان ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ شیاطین نبی کے مقابلہ کے لئے باہر نکل آئے ہیں اور ملکوتی طاقتیں ان پر گولے برسا رہی ہیں۔ فرمایا: ایسے وقت میں جہنّم بھڑکنے لگتی ہے۔ جہنّم کے ذکر کے ساتھ اہلِ جہنّم کا بھی ذکر کر دیا ہے اور اہلِ جہنّم کے ذکر کے ساتھ اہلِ جنّت کا ذکر بھی

کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

آیت ۱۴ تا ۱۸ :-

لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لئے اِن آیات میں اس کی قدرتوں اور اس کے انعامات کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۱۹ :-

فرمایا: تم سے پہلے منکرین نے بھی میرے رسولوں کا انکار کیا تھا لیکن انھوں نے دیکھ لیا کہ میرا انکار کیا رنگ لایا۔یہی حال تمہارا بھی ہو گا۔

آیت ۲۰، ۲۱ :-

فرمایا : خدائے رحمان آسمان پر پرندوں کو تھامے ہوئے ہے۔اسی طرح وہ قضائے روحانی کے پرندوں کو بھی سہارا دے گا اور تمہارے لشکر ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے ۔

آیت ۲۲ :-

فرمایا : تم خدائے رحمان کو چھوڑ کر بُتوں کی پُوجا کر رہے ہو اور ہمارے نبی کی بات کو نہیں سُنتے جو تمہیں خدائے رحمان کا عبد بنانا چاہتا ہے۔لیکن یہ تو دیکھو کہ تمہارے بُت تو بالکل ہیچ ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ تم پر رزق کے دروازے بند کر دے تو یہ تمہارے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

آیت ۲۳ تا ۲۵ :-

فرمایا: حقائق کو سیدھے کھڑے ہو کر دیکھو۔اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں کان، آنکھیں اور دل دیئے ہیں۔تم کانوں سے کیوں نہیں سُنتے اور آنکھوں سے کیوں نہیں دیکھتے اور دلوں سے کیوں کام نہیں لیتے ؟ کیا اس نے یہ تمام کارخانہ عبث بنایا ہے ؟ یاد رکھو ! وہ تمہیں منزل بہ منزل قیامت کی طرف لے جا رہا ہے۔

آیت ۲۶ :-

قیامت کے ذکر پر کافروں نے تمسخرانہ رنگ میں کہا : آخر قیامت کب آئے گی۔

آیت ۲۷، ۲۸ :-

فرمایا: سوال یہ نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔سوال تو یہ ہے کہ ضرور آئے گی۔جب تم پر عذاب آئیگا

وہی قیامت ہو گی۔ تم اس کو ٹال نہیں سکو گے۔ توبہ کرنے کا یہی وقت ہے۔

آیت ۲۹ :۔

فرمایا: تم نبی اور مومنوں کی ہلاکت کی فکر میں مرے جا رہے ہو پر یہ تو بتاؤ کہ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ تمہارے اعمال ایسے ہیں جن کا لازمی نتیجہ جہنم ہے۔ پس اس سے بچنے کی کوئی تدبیر کرو۔

آیت ۳۰ :۔

فرمایا: مومنوں کا طرزِ فکر اور طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والا ہے۔ اور تمہارا طریق اس سے قطعًا جدا ہے۔ اللہ کے فضلوں کے وہی لوگ وارث ہوں گے جو اس کی قائم کردہ راہوں پر چلیں گے۔

آیت ۳۱ :۔

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تم سے پانی سلب کرلے تو تمہاری زندگی ختم ہو جائے۔ پھر تم کیونکر سمجھتے ہو کہ روحانی پانی کے بغیر تمہاری روحانی زندگی قائم رہ سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

الجزء ۲۹

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرُ ۙ ②

وہ خدا جس کے ہاتھ میں تمام کائنات کی حکومت ہے، تمام برکتوں کا سرچشمہ ہے، ہر چیز پر قادر ہے ◉

الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ③

وہی ہے جس نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ وہ تمہیں آزمائے اور دیکھے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے، بہت بخشنے والا ہے ◉

الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ

تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ

خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے، ایک دوسرے سے ملتے جلتے۔
اگر تو رحمٰن کی تخلیق کو دیکھے تو تجھے اس میں کوئی بے آہنگی نظر
نہیں آئے گی۔ ایک بار اور دیکھ! کیا تجھے کہیں کوئی رخنہ نظر آتا
ہے؟ پھر بار بار دیکھ۔ تیری نگاہ تھکی ہاری واپس لوٹ آئیگی ◉

کَرَّتَیۡنِ : والمراد بالتثنیۃ التکریر والتکثیر (کشاف، بیضاوی، جلالین، روح البیان)

وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا

رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾

وَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ

الۡمَصِیۡرُ ﴿۶﴾

ہم نے تمہارے قریب ترین آسمان کو روشن چراغوں سے سجا
رکھا ہے۔ ہم نے ان چراغوں کو شیطانوں کو دھتکارنے کا ذریعہ
بنایا ہے۔ اور ہم نے ان شیطانوں کے لئے دوزخ کا انتظام
کر رکھا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنے ربّ کا انکار کرتے
ہیں جہنّم کا عذاب ہے۔ کیا ہی بُرا ہے یہ ٹھکانا؟ ◉

عالمِ جسمانی عالمِ روحانی کا پرتَو ہے۔ اس کے تغیّرات عالمِ روحانی کے تغیّرات کے آئینہ دار ہیں۔

إِذَآ أُلْقُوا۟ فِيهَا سَمِعُوا۟ لَهَا شَهِيقًا وَهِىَ تَفُورُ ﴿٨﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ ٱلْغَيْظِ ۖ كُلَّمَآ أُلْقِىَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٩﴾

جب کافر جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ جوش سے چلّائے گی اور وہ اس کی چیخ کو سُنیں گے۔ یوں معلوم ہوگا کہ وہ غصّے سے پھٹی جا رہی ہے۔

ہر بار جب لوگوں کا ایک انبوہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی رسول نہیں آیا جو تمہیں تنبیہ کرتا؟ ◉

إِذَآ أُلْقُوا۟ فِيهَا: ای الذین کفروا (روح البیان)

شَهِيقٌ: گدھے کی اُس آواز کو کہتے ہیں جب وہ سانس اندر کھینچتا ہے۔ وہ لوگوں کو اپنے پیٹ میں سماتے وقت اِس طرح چیخے گی جس طرح گدھا سانس اندر کھینچتے وقت چیختا ہے۔

قَالُوا۟ بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ كَبِيرٍ ﴿١٠﴾

وَقَالُوا۟ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىٓ أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١١﴾

وہ کہیں گے: بیشک ہمیں تنبیہ کرنے کے لئے ہمارے پاس

رسول آئے لیکن ہم نے ان کا انکار کیا اور کہا : اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا۔ تم لوگ بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔

پھر وہ کہیں گے : اگر ہم ان کی بات کو سُننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے تو آج جہنّم کے مکین نہ ہوتے ◉

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾

وہ اپنے گناہ کا اقرار کریں گے لیکن اُس وقت اقرار بے سُود ہوگا۔ اہلِ جہنّم پر اللہ کی لعنت ہو ◉

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ : حین لا ینفعهم (بیضاوی، جلالین) ف کا عطف مقدر پر ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾

رہے وہ لوگ جو دل میں خوفِ خدا رکھتے ہیں سو ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ◉

بِالْغَیْبِ : بالمخفی عنهم وهو قلوبهم (بیضاوی، روح البیان)

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾

لوگو! خواہ تم اپنی بات کو دل میں چھپاؤ یا ببانگِ دہل کہو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ تمہارے دلوں کے بھید جانتا ہے ◉

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ : فالحال واحدة فی علمه (طبری، رازی)

اَلَا یَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱۵﴾

کیا خالق اپنی مخلوق کو نہیں جانتا جبکہ وہ ہر چیز کی کنہہ کو جانتا ہے، نہاں در نہاں سے واقف ہے ◉

مَنۡ خَلَقَ : مخلوق (کشاف، رازی، روح البیان، شوکانی)

وَهُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ : بما تسرہ وتضمرہ من الامور (شوکانی)

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِیۡ مَنَاکِبِهَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَ اِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۶﴾

وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے تابع فرمان کر دیا چنانچہ تم اس کے اطراف و جوانب میں جہاں چاہتے ہو چلتے پھرتے ہو اور اللہ کی نعمتوں سے استفادہ کرتے ہو۔ اور وہی ہے جس کے حضور تم دوبارہ زندہ ہو کر پیش ہو گے ◉

فَامۡشُوۡا : امر اباحۃ او خبر فی صورۃ الامر (روح البیان)

ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوۡرُ ﴿۱۷﴾

کیا تم نے اِس بات کا اطمینان کر لیا ہے کہ وہ جو آسمانوں پر حکومت کرتا ہے تم کو زمین میں نہیں دھنسا دے گا اور وہ اس کے بعد یکایک لرزنے نہیں لگے گی ◉

مَنۡ فِی السَّمَآءِ : سلطانہ وقدرتہ (کشاف، جلالین)

اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمُ الۡاَرۡضَ : ای : امنتم خسفه، اوعلیٰ حذف من ای من ان یخسف (شوکانی)

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ﴿۱۷﴾

کیا تم نے اِس بات کا اطمینان کر لیا ہے کہ وہ جو آسمانوں پر حکومت کرتا ہے تم پر پتھروں کی بارش نہیں کرے گا ؟ تم جلد ہی جان لو گے کہ میرا انذار کتنا درست ہے ◉

کَیۡفَ نَذِیۡرِ : أهو واقع ام لا (روح البیان)

وَلَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۱۸﴾

ان سے پہلے لوگوں نے بھی تو میرے رسولوں کا انکار کیا تھا۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ میرا انکار کیا رنگ لایا ◉

وَلَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ : والالتفات الی الغیبة لابراز الاعراض عنهم (روح البیان) یعنی خطاب سے غیبت کی طرف التفات اِس بات کے اظہار کے لئے ہے کہ تم لوگ ہمارے خطاب کے لائق نہیں رہے۔

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕؔ مَا یُمۡسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ بَصِیۡرٌ ﴿۱۹﴾

کیا وہ ان پرندوں کو نہیں دیکھتے جو ان کے اُوپر اُڑ رہے ہیں، کہ انہوں نے کبھی تو اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں اور کبھی بند

کئے ہوتے ہیں۔ ان کو فضا میں خدائے رحمٰن ہی نے تھام رکھا
ہے۔ وہ ہر چیز کی کنہ کو جانتا ہے ◉

صٰفّٰت : مفعول صافات وکذا یقبضن انما هواجنحة (روح البیان)
یَقْبِضْنَ : معطوف علی اسم الفاعل حملا علی المعنی ای یصففن ویقبضن
ای صافات وقابضات (املاء)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍۚ﴿۲۱﴾

کافرو! کیا یہ تمہارا حقیر لشکر خدائے رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد
کرے گا ؟ تم بڑے ہی دھوکے میں مبتلا ہو ◉

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ : بل من هٰذا الحقیر الّذی هو فی زعمکم جند لکم
ینصرکم عند نزول العذاب متجاوزا نصر الرحمٰن (روح البیان، شوکانی)
اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ : والالتفات الی الغیبة للایذان باقتضاء حالهم الاعراض
عنهم (روح البیان) یعنی خطاب سے غیبت کی طرف التفات اُن سے اعراض کے اظہار کے لئے ہے۔ چونکہ
اردو زبان اس طرزِ تکلّم سے ناآشنا ہے۔ ترجمہ میں خطاب ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗۚ
بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ﴿۲۲﴾

کیا اگر خدائے رحمٰن اپنے رزق کے دروازے بند کر دے تو
تمہارے یہ ناچیز بُت تمہیں رزق دیں گے ؟ ہرگز نہیں۔ بایں ہمہ
تم حد سے گذر گئے ہو اور سچائی سے دُور بھاگ رہے ہو ◉

اَمَّنۡ ھٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُكُمۡ : ام ھٰذا الحقیر المھین الّذی تدّعون انه یرزقکم

(روح البیان)

اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُكِبًّا عَلٰی وَجۡھِهٖۤ اَھۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾

کیا وہ جو مُنہ کے بل اُلٹا چل رہا ہے صحیح راہ پر چل رہا ہے یا وہ جو سیدھا کھڑا سیدھی راہ پر چل رہا ہے ؟ ◉

قُلۡ ھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ : وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کئے ۔ لیکن تم شکر ادا نہیں کرتے ◉

قُلۡ ھُوَ الَّذِیۡ ذَرَاَكُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَاِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

اے رسول تو اُن سے کہہ : وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پیدا کیا اور بڑھایا اور اسی کے حضور تم پیش ہو گے ◉

وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ھٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۵﴾

یہ لوگ کہتے ہیں : یہ قیامت کا وعدہ کب پُورا ہو گا ؟ کچھ بتاؤ تو سہی اگر تم سچ کہہ رہے ہو ◉

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾

اے رسول تو ان سے کہہ: اس کے آنے کا وقت صرف اللہ کو معلوم ہے۔ میرا کام تو صرف اتنا ہے کہ تمہیں آنے والے خطرات سے واضح الفاظ میں آگاہ کر دوں ◉

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

جب یہ کافر عذاب کو اپنے قریب دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے۔ اس وقت اُن سے کہا جائے گا: یہی وہ عذاب ہے جس کا تم مطالبہ کرتے تھے ◉

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

اے رسول تو اُن سے کہہ: کیا تم نے اِس بات پر غور کیا کہ خواہ اللہ مجھے اور میرے ہمراہیوں کو موت دے دے یا ہم پر رحم فرمائے، اور کچھ اور مہلت دیدے، کافروں کو دردناک عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا ◉

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ: وہی خدائے رحمٰن ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی پہ توکّل کرتے ہیں۔ تم جلد ہی جان لو گے کہ ہم دونوں میں سے کون کُھلی کُھلی گمراہی میں مبتلا ہے ◉

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ: منّا ومنکم (بیضاوی، رُوح البیان)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۱﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ: کیا تم نے کبھی غور کیا کہ اگر تمام پانی جو تم استعمال کرتے ہو زمین میں اُتر جائے تو وہ بہتا ہُوا پانی جو ہم نے تمہیں دیا ہے تمہیں کون دے گا؟ ◉

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں کافروں کے اِس اعتراض کا مسکت جواب دیا ہے کہ رسول دیوانہ ہے اور پیشگوئی کی ہے کہ ان پر سخت قحط نازل ہوگا اور آخر وہ ذلیل ہو کر ایمان لائیں گے۔

آیت ۲ تا ۷:۔

کافروں کے اِس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ شخص دیوانہ ہے۔

فرمایا: قرآن اور سابقہ کتب اس پر گواہ ہیں کہ یہ شخص دیوانہ نہیں۔ یہ عین ان پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے جو سابقہ کتب میں درج ہیں اور اس کے ہاتھ میں وہ کتاب ہے جو کسی دیوانہ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ تم سب مل کر قرآن کی ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت نہیں بنا سکتے۔ کیا یہ دیوانہ کا کلام ہے؟ پھر دیکھو خدا کے اس پر کس قدر انعام ہو رہے ہیں۔ کیا کسی دیوانہ پر بھی خدا نے یہ انعام کئے ہیں؟ پھر اس کے اخلاق کو دیکھو۔ کیا دیوانوں کے ایسے اخلاق ہوتے ہیں؟

پھر ایک لطیف طنز کی ہے اور فرمایا ہے: دیوانے تو تم ہو کہ اس رسول کا انکار کر رہے ہو جو تمہارے لئے دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں لے کر آیا ہے۔

آیت ۸ تا ۱۰:۔

فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بے جا و بیجا اعتراض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تُو مداہنت کرنے لگے اور پھر وہ بھی مداہنت کریں۔

آیت ۱۱ تا ۱۷:۔

فرمایا: اے اہلِ مکّہ کیا تم ہمارے عالی نسب عظیم اخلاق کے مالک رسول کو چھوڑ کر اس شخص کی پیروی کرو گے جو جھوٹی قسمیں کھاتا ہے، ذلیل ہے، بدعہد ہے، لوگوں پر جھوٹی تہمتیں لگاتا ہے اور بداصل

ہے ؟ کیا تم اُس شخص کا دامن چھوڑ دو گے جس پر ہمارے انعامات کی بارش ہو رہی ہے اور اُس شخص کے پیچھے چلو گے جس کی عزّت ہم خاک میں ملانے والے ہیں ؟

آیت ۱۸ تا ۳۷ :-

فرمایا : اے اہلِ مکّہ تمہاری ناشکری کے سبب ہم تمہیں بھوک اور افلاس اور تنگ دستی کے عذاب میں مبتلا کریں گے لیکن تمہارے استغفار کرنے پر تم پر رحم کے ساتھ رجوع کریں گے۔ تم میں سے جو لوگ کفر کی حالت میں مریں گے ہم انہیں جہنّم میں داخل کریں گے۔ اس کے مقابل اہلِ ایمان کو ہم جنّت میں جگہ دیں گے۔

آیت ۳۸ تا ۴۶ :-

فرمایا : اے اہلِ مکّہ ! نہ ہم نے تم پر کوئی ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تم سے وعدہ کیا گیا ہو کہ قیامت کے دن تمہارے ساتھ تمہارے حسبِ منشاء سلوک کیا جائے گا اور نہ ہم نے تم سے کوئی ایسا عہد کیا ہے اور نہ ہی تمہارے کسی معبود میں یہ طاقت ہے کہ تم کو ہمارے عذاب سے چھڑا لے۔ پھر تم کیوں اطاعت نہیں کرتے۔ اگر اِس وقت نہیں کرو گے تو قیامت کے دن چاہو گے بھی تو اطاعت نہیں کر سکو گے۔ اور یاد رکھو ہم اس دُنیا میں بھی تمہیں پکڑیں گے اور ان راہوں سے پکڑیں گے کہ تم کو پکڑے جانے سے پہلے خبر تک نہ ہو گی۔

آیت ۴۷ ، ۴۸ :-

فرمایا! ہمارا رسول تم سے اپنی خدمت کا کوئی اجر نہیں مانگتا کہ تم اِس لئے اس کا انکار کرو کہ ایمان لاؤ گے تو زیرِ بار ہو جاؤ گے اور نہ تمہارے پاس غیب کا علم ہے کہ تم ان حقیقتوں کا انکار کرو جو وہ تم سے بیان کر رہا ہے۔

آیت ۴۹ تا ۵۳ :-

فرمایا : اہلِ مکّہ کے ساتھ ہم وہی برتاؤ کریں گے جو یونس کی قوم سے کیا تھا۔ وہ عذاب دیکھ کر ایمان لے آئیں گے اور ہم ان پر رحم کریں گے۔ لیکن اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ قرآن کو سُنکر ان کی آنکھیں انگارے اُگلنے لگتی ہیں حالانکہ یہ قرآن ان کے اور تمام قوموں کے عزّت اور شرف کا ضامن ہے ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ②

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ③

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ④

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ⑤

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ⑥

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ⑦

میں دوات کو اور قلم کو اور تمام ان صحیفوں کو جن کو لوگ بار بار لکھتے ہیں بطور گواہ کے پیش کرتا ہوں۔ تیرے ربّ کے انعامات کی قسم تُو دیوانہ نہیں۔ تیرے لئے تو وہ اجر مقدر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا اور تُو بہت ہی بلند اخلاق پر قائم ہے۔ تُو جلد ہی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ دیوانہ کون ہے ◉

نٓ: هو الدواة ومنه قول الشاعر

اذا ما الشوق یرجع بی الیھم القت النون بالدمع السجوم (رازی)

وَمَا يَسْطُرُوْنَ: اس سے مراد قرآن ہے یا آسمانی صحیفے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ (۵۲: ۲،۳)

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ: اس کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں: تیرے لئے وہ اجر مقدر ہے جس کے لئے تو کسی کا منت کش احسان نہیں ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ خاص اپنی جناب سے تجھے اجر دے گا۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۸

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۹

تیرا رب ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو اس کی راہ کو چھوڑ کر گمراہ ہوگئے اور ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔ پس تو ان لوگوں کی پیروی نہ کر جو سچائی کا انکار کرتے ہیں ◉

اَعْلَمُ: بمعنی عالم (جلالین)

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۱۰

وہ چاہتے ہیں کہ تو بھی مداہنت کرے اور پھر وہ بھی مداہنت کریں ◉

فَيُدْهِنُوْنَ: فالفاء للعطف علی تدھن فیکون یدھنون فی حیز لو ولذا لم ینصب یدھنون بسقوط النون (روح البیان) او ودوا دھانک فھم الاٰن یدھنون (بیضاوی) موخر الذکر اعتبار سے معنے ہوں گے: اور اس لئے مداہنت کرتے ہیں۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۱

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝۱۲

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ﴿۱۳﴾

عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍ ﴿۱۴﴾

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَ ﴿۱۵﴾

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۶﴾

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿۱۷﴾

اور تُو کسی ایسے شخص کی پیروی نہ کر جو بات بات پر قسمیں کھاتا ہے، ذلیل ہے، لوگوں پر تہمتیں لگاتا ہے، لگائی بجھائی میں مصروف رہتا ہے، نیک کاموں سے روکتا ہے، سرکش ہے، سخت گنہگار ہے، بےحد ظالم ہے، اور ان عیوب کے علاوہ بداصل بھی ہے۔ اِس وجہ سے کہ اس کے پاس مال بھی ہے اور بیٹے بھی ہیں، جب ہماری آیات اس کو سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو پہلے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں۔ ہم جلد ہی اس کی لمبی ناک کو داغدار کر دیں گے ◉

اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَ ﴿۱۸﴾

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿۱۹﴾

فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿۲۰﴾

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾

ہم اہلِ مکہ کو اسی طرح سزا دیں گے جس طرح ہم نے باغ کے مالکوں کو دی تھی۔ وہ قسمیں کھاتے تھے کہ صبح کو ہم باغ کے پھل ضرور توڑیں گے۔ لیکن وہ اس وقت انشاء اللہ نہیں کہتے تھے۔ چنانچہ اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ جب وہ سو رہے تھے تیرے رب کی طرف سے بھیجی ہوئی ایک آفت اس باغ پر محیط ہو گئی اور جب صبح ہوئی تو وہ باغ کالی رات کا سماں پیش کر رہا تھا ◉

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ: ولا یقولون انشاء اللہ (بیضاوی، روح البیان)

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

صبح کو انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا اور کہا سویرے سویرے اپنی کھیتی کو چلو۔ اگر ہم نے پھل توڑنے ہیں تو یہی ٹھیک وقت ہے ◉

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ: عرب لوگ عموماً ایسے مواقع پر متکلم کی بجائے مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ ترجمہ میں اردو محاورہ کے پیشِ نظر متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ صَارِمِيْنَ: جوابہ محذوف (روح البیان)

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾

اور وہ اپنی کھیتی کو چل پڑے۔ اور وہ چُپکے چُپکے ایک دوسرے سے کہتے جاتے تھے آج ہمارے ہوتے ہوئے باغ میں کوئی مسکین داخل نہ ہونے پائے ◉

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

اور وہ اِس شان سے چلے کہ جسے چاہتے روکنے کی پوری پوری مقدرت رکھتے تھے ◉

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٧﴾

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٨﴾

لیکن جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم راہ بھول کر کہیں اَور آ نکلے ہیں۔ پھر انہوں نے تامّل کیا اور کہا: نہیں نہیں، ہم راہ نہیں بھولے۔ ہم تو سب کچھ گنوا بیٹھے ہیں ◉

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ: بعد ما تاملوا (کشاف، بیضاوی، رازی، رُوح البیان)

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٩﴾

ان میں سے جو سب سے اچھا آدمی تھا کہنے لگا: کیا مَیں نے تمہیں تنبیہہ نہیں کی تھی۔ تم کیوں اللہ کی عظمت بیان نہیں کرتے؟ ◉

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣٠﴾

وہ کہنے لگے: ہمارا ربّ ہر عیب سے پاک ہے۔ بے شک ہم ظالم تھے ◉

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۱﴾

پھر وہ ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے ◉

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۲﴾

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہ کہنے لگے: وائے ہماری کمبختی! ہم سرکش ہو گئے تھے۔ کیا عجب کہ ہمارا ربّ ہمیں اس کی بجائے اس سے بہتر باغ دیدے۔ ہم اپنے تن اور من سے اپنے ربّ کے حضور جھکتے ہیں ◉

رٰغِبُوْنَ: راغب اسم فاعل ہے جو صفت مشبہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور دوام کا مفہوم ادا کرتا ہے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع

اہلِ مکّہ کے لئے ایسا ہی عذاب مقدّر ہے اور وہ عذاب جو ہم ان کو آخرت کے دن دیں گے اس عذاب سے بہت بڑھ کر ہو گا۔ کاش وہ اِس بات کو جانتے ◉

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۵﴾

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾
مَا لَكُمْ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

رہے وہ لوگ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں سو ان کے لئے ان کے ربّ کے حضور ایسے باغ ہیں جہاں خوشیاں کھیلتی ہوں گی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اطاعت گذاروں اور مجرموں کو ایک ہی پلڑے میں رکھ دیں۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ تم کیسے فیصلے کرتے ہو ◉

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾
اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اے اہلِ مکّہ! کیا تمہارے پاس کوئی الہامی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو کہ آخرت میں تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم پسند کرو گے؟ ◉

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ: الضمير ليوم القيامة (روح البیان)

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

کیا تم نے ہم سے کوئی عہد لے رکھا ہے جو قیامت کے دن تک

ممتد ہے کہ تمہیں قیامت کے روز جو کہو گے ملے گا۔ اے رسول! ان سے پوچھ کہ ان میں سے کون اِس بات کا ضامن ہے ◉

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۲﴾

کیا ان کے کوئی خودساختہ معبود ہیں جو اس عہد کے ضامن ہیں؟ اگر کوئی ایسے معبود ہیں تو وہ ذرا ان کو ہمارے حضور پیش کریں۔ اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو کوئی معقول دلیل پیش کریں ◉

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۳﴾
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

جس دن پردہ اُٹھا دیا جائے گا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اللہ کے حضور سجدہ کرو تو وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے؟ ان کی حالت یہ ہو گی کہ ان کی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلّت برس رہی ہو گی۔ اور ان کی یہ حالت کیوں نہ ہو جب کہ اس سے پہلے ان سے اس وقت اطاعت کا مطالبہ کیا جاتا تھا جب وہ صحیح و سالم تھے اور وہ اطاعت نہیں کرتے تھے ◉

يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ : عن اصل الامر (بیضاوی، روح البیان)
وَهُمْ سٰلِمُوْنَ : فلا یأتون بہٖ (جلالین)

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۵
وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۶

اے رسول! اِس کلام کو جھٹلانے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دے۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ اِس طرح پکڑیں گے کہ ان کو معلوم تک نہ ہوگا۔ مَیں ان کو مہلت دئے جاتا ہوں لیکن میری گرفت بہت سخت ہوگی ⦿

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ : اخذی بالعذاب (روح البیان) عذاب کو چال سے تعبیر کیا ہے۔

اَمْ تَسْـَٔـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۷

اے رسول! کیا تُو ان سے اپنی خدمت کا کوئی اجر مانگ رہا ہے اور وہ قرض کے بوجھ کے نیچے دبے جا رہے ہیں؟ ⦿

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۸

یا کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے اور وہ اس کی بناء پر فیصلہ کر رہے ہیں؟ ⦿

يَكْتُبُوْنَ : یحکمون (رازی)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ

اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۹﴾

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۵۰﴾

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۱﴾

اے رسول! اپنے ربّ کے فیصلہ کا صبر کے ساتھ انتظار کر اور اس شخص کی طرح نہ بن جس نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے ربّ کو اس حالت میں پکارا کہ وہ غم سے نڈھال ہو رہا تھا۔ اگر اللہ کا رحم اس کے شاملِ حال نہ ہوتا تو وہ اس حالت میں چٹیل میدان میں پھینکا جاتا کہ اللہ کی رحمت سے بکلی محروم ہوتا۔ لیکن اس کے ربّ نے اس کو قبول کیا اور اس کو صلحاء کے زمرہ میں داخل کیا ◉

صَاحِبِ الْحُوْت: اِس کے لفظی معنی ہیں مچھلی والا، مچھلی کا ساتھی۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾

اے رسول! جب کافر قرآن کو سُنتے ہیں تو تجھے قہر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ شخص تو پاگل ہے ◉

لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ: ای نظر الغضبان (روح البیان)

اِس کے لفظی معنے ہیں: تجھے اِس طرح دیکھتے ہیں گویا اپنی آنکھوں سے تجھے تیرے مقام سے گرا دیں گے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن تمام قوموں کے لئے شرف اور عزّت کا پیغام ہے ◉

سُورَۃُ الحَاقَّۃِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قیامت، رسالت اور قرآن کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۱۳:-

فرمایا: قیامت آکر رہے گی۔ جن قوموں نے قیامت کا اور ہمارے رسولوں کا انکار کیا وہ ہلاک کر دی گئیں۔ تمہارے سامنے عاد اور ثمود اور نوح کی قوم اور فرعون کی قوم کی مثالیں موجود ہیں۔

آیت ۱۴ تا ۱۹:-

اِن آیات میں بتایا ہے کہ قیامت کا آنا کس طرح سے ہوگا۔

آیت ۲۰ تا ۳۸:-

پھر اہلِ جنّت اور اہلِ دوزخ اور ان کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۳۹ تا ۴۴:-

جب قیامت اور اس کے احوال کے ذکر سے دل خدا کے خوف سے بھر گئے تو قرآن کا ذکر کیا اور فرمایا: عالم مرئی اور غیر مرئی شہادت دیتے ہیں کہ قرآن کسی شاعر کا یا کاہن کا کلام نہیں، ربّ العالمین کا کلام ہے۔

آیت ۴۵ تا ۴۸:-

قرآن کی صداقت کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا: اگر رسول قرآن کو اپنے آپ بنا لیتا اور ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کی تمام قوتیں سلب کر لیتے اور اس کی شہ رگ کو کاٹ ڈالتے۔

آیت ۴۹ تا ۵۳:-

فرمایا: قرآن وہ کتاب ہے کہ جو لوگ اس پر عمل کریں گے دُنیا اور آخرت میں عزّت و شرف پائیں گے۔
پس خدائے بزرگ اور برتر کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم پر رحم کیا اور تم پر ایسی عظیم الشّان کتاب
اُتاری ✣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلْحَاۤقَّةُ ②

وہ ساعت جس کا آنا حق ہے ◉

مَا الْحَاۤقَّةُ ③

اور کتنی مصیبت ہوگی وہ ساعت جس کا آنا حق ہے ◉

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۤقَّةُ ④

اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ساعت کیا ہے جس کا آنا حق ہے ◉

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ⑤

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ⑥

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ⑦

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ

حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٨﴾

ثمود اور عاد نے قیامت کا انکار کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ثمود ایک شدید عذاب سے ہلاک کئے گئے اور عاد ایک تند و تیز اور شدید آندھی سے ہلاک کئے گئے۔ اللہ نے اس آندھی کو ان پر لگاتار سات راتوں اور آٹھ دنوں تک مسلط رکھا۔ اگر تُو وہاں ہوتا تو دیکھتا کہ لوگ یوں مرے پڑے ہیں کہ گویا کھجور کے کھوکھلے تنے ہیں ◉

اَلْقَارِعَةُ: مصیبت، مار، قیامت کا ایک نام (اقرب)

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا: ان کنت حاضرھم (بیضاوی، روح البیان) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

فَهَلْ تَرَىٰ لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ ﴿٩﴾

وہ سارے کے سارے ہی تباہ ہو گئے۔ کیا تجھے ان کے کوئی آثار نظر آتے ہیں ◉

فَهَلْ تَرَىٰ: ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿١٠﴾ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَابِيَةً ﴿١١﴾

اور فرعون اور اس کے پیشروؤں اور ان بستیوں کے رہنے والوں نے جو برباد ہوگئیں غلط روش اختیار کی۔ ان میں سے ہر ایک

نے اپنے ربّ کے رسول کا انکار کیا۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اللّٰہ نے ان کو بڑی سختی کے ساتھ پکڑا۔ ◉

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ : فعصت کل امّۃ رسولها (بیضاوی، رُوح البیان)

إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنَٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ﴿١٢﴾

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّٰعِيَةٌ ﴿١٣﴾

اے لوگو! جب پانی کا طوفان حد سے گذر گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا تاکہ ہم اس واقعہ کو آنے والی نسلوں کے لئے عبرت کا نشان بنائیں اور تاکہ غور کرنے والے لوگ اِس واقعہ پہ غور کریں ◉

وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ : وعی کے معنی ہیں جمع کرنا، محفوظ رکھنا، یاد رکھنا، غور کرنا (لسان) من شانها ان تحفظ ما یجب حفظها بتذکرہ و اشاعتہ و التفکر فیہ (بیضاوی) اِس کا لفظی ترجمہ ہے: تاکہ محفوظ رکھنے والے کان اس کو محفوظ رکھیں۔ علمِ بیان میں بعض دفعہ کسی چیز کو اس کے جز کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً ہم کہتے ہیں دس راس بَیل اور اس سے مراد دس بَیل ہوتے ہیں۔ اسے تسمیۃ الشئ باسم جزئہ کہتے ہیں۔ (مختصر المعانی)

فَإِذَا نُفِخَ فِى الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّٰحِدَةٌ ﴿١٤﴾

وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّٰحِدَةً ﴿١٥﴾

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٦﴾

جب بگل ایک ہی سانس میں بجایا جائے گا اور زمین اور پہاڑ اٹھاکر

بٹخ دئے جائیں گے اور ایک ہی ضرب سے ریزہ ریزہ کر دئے جائینگے۔
یہی وہ دن ہوگا جب ہونے والا واقعہ ہو جائے گا ◉

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٧﴾

اُس دن آسمان پھٹ جائے گا اور بالکل بیکار ہو جائے گا ◉
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ : فی ذالك الیوم (شوکانی، رازی)

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٨﴾

اس دن فرشتے آسمان کے کناروں پر کھڑے ہوں گے اور ان فرشتوں کے اُوپر آٹھ فرشتے تیرے ربّ کے عرش کو اُٹھائے ہوئے کھڑے ہوں گے ◉
فَوْقَهُمْ : الملائکة المذکورین (جلالین، بیضاوی، رُوح البیان) او یحملون العرش فوق انفسھم (روح البیان، بیضاوی)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٩﴾

اُس دن تم خدا کے حضور پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی بھید بھید نہیں رہے گا ◉

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿٢٠﴾

اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿۲۱﴾

اور پھر یوں ہوگا کہ وہ شخص جسے اس کا اعمالنامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا لوگوں سے کہے گا: یہ لو میرا اعمالنامہ اس کو پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ ایک دن مجھے حساب دینا ہوگا ◉

اِن آیات میں کِتَابِیَہ، حِسَابِیَہ، مَالِیَہ اور سُلْطَانِیَہ میں ہا محض وقف اور وصل کے لئے آئی ہے۔ (بیضاوی، جلالین)

فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۲﴾

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۳﴾

قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۴﴾

وہ بہشتِ بریں میں عیش و عشرت کی زندگی گزارے گا اور بہشت کے میوے اس کی دسترس میں ہوں گے ◉

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۵﴾

اس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا: اپنے ان اعمال کے عوض جو تم نے گذشتہ زمانہ میں کئے کھاؤ اور پیو اور مزے لوٹو ◉

كُلُوْا: باضمار القول (بیضاوی)

هَنِیْٓـًٔا: اکلاً و شربًا هنیاً او هنئتم هنیا (بیضاوی)

اَلْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ: مجاہد نے اس کے معنے روزے کے دن کئے ہیں۔ (روح البیان)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ﴿۲۶﴾

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ﴿۲۷﴾

یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ﴿۲۸﴾

مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ﴿۲۹﴾

هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۚ﴿۳۰﴾

لیکن وہ شخص جسے اس کا اعمالنامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا کہے گا: کاش مجھے میرا اعمالنامہ نہ دیا جاتا اور مجھے اپنا حساب معلوم نہ ہوتا۔ کاش موت نے میرا جھگڑا چکا دیا ہوتا۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ میرا تمام اقتدار جاتا رہا ◉

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ﴿۳۱﴾

ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ﴿۳۲﴾

ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ﴿۳۳﴾

اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۙ﴿۳۴﴾

وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ﴿۳۵﴾

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۶﴾

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿۳۷﴾

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿۳۸﴾

ایک آواز آئے گی۔ اس کو پکڑو اور طوق پہناؤ اور پھر اسے جہنم میں جھونک دو۔ اور پھر اس کو ایک ایسی زنجیر میں باندھو جس کی لمبائی ستّر ہاتھ ہے۔ یہ خدائے بزرگ و برتر پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور لوگوں کو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ آج اس جگہ اس کا کوئی دوست نہیں اور سوائے زخموں کی دھوون کے جسے صرف گناہگار ہی کھائیں گے اس کے لئے کھانے کو کوئی چیز نہیں ◉

فَغُلُّوْهُ : غلّ ایسی زنجیر کو کہتے ہیں جو ہاتھ یا گلے میں ڈالی جائے (منجد)

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۱﴾

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۲﴾

مَیں عالمِ مرئی اور عالمِ غیر مرئی کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں: قرآن ایک معزّز رسول کا کلام ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔

تم کم ہی ایمان لاتے ہو ◉

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ : رسول سے اِس جگہ مراد جبرائیل یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رسول کے کلام سے یہ دھوکا نہیں کھانا چاہیئے کہ خدا کا کلام نہیں رسول تو وہی کچھ کہتا ہے جو اس کا بھیجنے والا کہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ٥ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ٥ (۵۳: ۳، ۵) بہرحال مابعد کی آیت تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ بات کی وضاحت کر دیتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قول کا لفظ قرأت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (۴: ۴۳)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲

اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے۔ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو ◉

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳

اسے ربّ العالمین نے نازل کیا ہے ◉

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝۴۵

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝۴۶

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝۴۷

اگر رسول بعض مَن گھڑت باتیں ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اس کی تمام طاقت چھین لیتے اور اس کی شاہ رگ کاٹ ڈالتے اور تم میں سے کوئی اس کے آڑے نہ آ سکتا ◉

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ : ای سلبنا عنہ القوۃ (رازی) اِس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں

کہ ہم اسے پوری قوّت سے پکڑ لیتے۔ (رُوح البیان، جلالین، شوکانی)

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝۴۹

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝۵۱

دیکھو! قرآن متقیوں کے لئے عزّت و شرف کا پیغامبر ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ اِس کا انکار کریں گے۔ لیکن یہ انکار کافروں کے لئے حسرت کا موجب ہو گا۔ یاد رکھو! یہ ایک یقینی سچائی ہے ◉

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ : لتکذیبهم بالقران (رازی)

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ : ای الیقین الحق (جلالین)

ای الحق لا بطلان فیه ویقین لاریب فیه ثم اضیف احد الوصفین الی الاٰخر للتاکید (رازی)

ای الیقین الّذی لاریب فیه فالحق والیقین صفتان بمعنی واحد اضیف احدهما الی الاٰخر اضافة الشیٔ الٰی نفسه کحب الحصید للتاکید (روح البیان)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝۵۲

پس اس کے نازل کرنے پر اپنے بزرگ و برتر ربّ کی تسبیح بیان کر ◉

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ : شکرًا علی ما اوحی الیك (بیضاوی، روح البیان)

ف کا عطف محذوف پر ہے ؎

سورۃ المعارج

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۴ :-

فرمایا: کافر عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں ان پر ضرور عذاب نازل ہوگا لیکن درجہ بدرجہ۔

آیت ۵ :-

پھر انسانی تہذیب کی جو کہ انبیاء کے ذریعہ قائم کی جاتی ہے مدّت بتائی ہے۔

آیت ۶ تا ۱۹ :-

پھر قیامت اور اس کے احوال اور جہنّم کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۲۰ تا ۴۵ :-

اِن آیات میں کافروں اور مومنوں کے اخلاق کا موازنہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ کیا ان اخلاق کے ساتھ کافر جنّت کی امّید لگائے بیٹھے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی رسول پر بیہودہ نکتہ چینی کا نتیجہ جہنّم ہے اور وہ اس سے بچ نہیں سکتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ②
لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ③

ایک مطالبہ کرنے والے نے اس عذاب کا مطالبہ کیا جو کافروں پر نازل ہو کر رہے گا اور جسے کوئی ٹال نہیں سکتا ◉

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ④

یہ عذاب اللہ کی طرف سے نازل ہو گا جو ہر ایک کام درجہ بدرجہ کرتا ہے ◉

ذِی الْمَعَارِجِ: معارج مَعْرَجٌ کی جمع سیڑھی، درجہ، چڑھنے کی جگہ۔ یعنی وہ ذات جو ہر ایک کام درجہ بدرجہ کرے اور جس کا کنٹرول اس کی تمام کڑیوں پر ہو۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ⑤

فرشتے اور رُوح اس کی طرف آہستہ آہستہ اتنی مدّت میں چڑھتے
ہیں جو پچّاس ہزار سال کے برابر ہے ◉

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ : یوم کے معنے عربی زبان میں دن اور عرصہ کے ہیں۔ اردو زبان میں بھی دن کا لفظ دَور اور عرصہ کے لئے استعمال ہوتا ہے (فیروز اللغات) اِس جگہ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ کہہ کر یہ بات واضح کر دی ہے کہ اِس جگہ یوم سے مراد چوبیس گھنٹے کا دن نہیں۔ اِس جگہ یوم سے مراد پچّاس ہزار سال بھی ہو سکتے ہیں اور اس وجہ سے کہ مِمَّا تَعُدُّوْنَ کی شرط نہیں لگائی گئی۔ آیت اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (۲۲:۴۸) کے مطابق وہ عرصہ بھی ہو سکتا ہے جو پچّاس ہزار سال کے ہر ایک دن کو ایک ہزار سال گن کر بنے۔

اِس اعتبار سے مندرجہ ذیل مدّت بنتی ہے:-

ایک دن = ۱۰۰۰ سال

۳۶۵ ۱/۴ (ایک سال) ۳۶۵۲۵ سال

۵۰۰۰۰ سال - ۱۸،۲۶،۲۵،۰۰،۰۰۰

یہ مدّت انقلابِ روحانی کی بھی ہے اور انقلابِ جسمانی کی بھی۔

اَلرُّوْحُ : اِس سے مراد امرِ الٰہی یا زندگی کی رُوح یا وحی کے ہیں۔ لسان العرب نے اس کے معنے رحمت بھی کئے ہیں۔ حضرت ابنِ عباسؓ نے یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ (۱۶:۳) کے معنے نزولِ وحی کے کئے ہیں۔

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۶﴾

اے رسول! جب خدا کا قانون یہ ہے کہ وہ ہر ایک کام بتدریج
کرتا ہے تو تجھے لازم ہے کہ تُو صبرِ جمیل سے کام لے ◉

فَاصْبِرْ : فَ کا عطف محذوف پر ہے۔

اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا ﴿۷﴾

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٨

وہ سمجھتے ہیں کہ عذاب ابھی دُور ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ قریب ہے ◉

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٩
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝١٠
وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١١
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝١٢
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٣
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٤
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٥

اُس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائیں گے اور پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے کوئی دوست کسی دوست کا حال نہیں پوچھے گا۔ اس دن مجرم خواہش کرے گا کہ کاش وہ اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اپنے بھائی اور اپنے قبیلہ کو جو اس کو پناہ

دیتا تھا اور تمام اہلِ زمین کو فدیہ میں دے کر عذاب سے بچ جائے اور یہ کفارہ اس کی نجات کا باعث بن جائے ◉

یُبَصَّرُوْنَهُمْ : یتعارفون (جلالین)

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۶﴾

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚۖ﴿۱۷﴾

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۸﴾

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۹﴾

لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا جہنّم کی آگ ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو کھوپڑی کی کھال اُتار دے گی اور ہر اس شخص کو نگل لے گی جو حق سے مُنہ موڑتا ہے، اطاعت ناشعار ہے، مال کو جمع کرتا ہے اور اس پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے ◉

تَدْعُوْا : تجذب و تحضر (بیضاوی، رُوح البیان) یا ہلاک کر دے گی (بیضاوی)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۲۰﴾

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۙ﴿۲۱﴾

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۙ﴿۲۲﴾

انسان فطرتاً بےصبرا اور حریص ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے اور جب خوشحالی اس کے شاملِ حال ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے ◉

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿۲۴﴾

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾

وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۲۶﴾

وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾

فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۳۲﴾

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾

ع ۲ ۳۶ أُولٰٓئِكَ فِي جَنّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٦﴾ ع

لیکن اُن عبادت گذاروں کا حال مختلف ہے جو اپنی دعاؤں میں استقامت دکھاتے ہیں، جن کے مالوں میں ایک مقررہ حصّہ مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کے لئے ہے، جو روزِ جزاء کو برحق مانتے ہیں، جو اپنے ربّ کے عذاب سے خائف رہتے ہیں، (بیشک کوئی اللہ کے عذاب سے بزورِ بازو نہیں بچ سکتا) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، (البتہ اگر وہ اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ عورتوں سے اختلاط کریں تو وہ قابلِ ملامت نہیں لیکن جو لوگ اس حد سے آگے بڑھیں گے وہ سرکش ٹھہریں گے)، جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس کرتے ہیں، جو سچّی شہادت پر قائم رہتے ہیں، اور جو اپنی نمازوں کو پوری احتیاط سے ادا کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو انواع و اقسام کے باغات میں عزّت کے ساتھ ٹھہرائے جائیں گے ◉

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٧﴾

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٨﴾

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٩﴾

كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾

کافروں پہ کیا بن آئی ہے کہ ہر طرف سے سر اُٹھائے تیری طرف گروہ در گروہ دوڑے چلے آتے ہیں؟ کیا ان میں سے

ہر ایک شخص امید رکھتا ہے کہ اس کو اُس جنّت میں جگہ ملے گی
جہاں مسرّتیں کھیلتی ہیں۔ لیکن وہ جنّت میں ہرگز نہیں جائیں گے۔
وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی سرشت کس خمیر سے اُٹھائی گئی
ہے ◉

عِزِیْن: واحد عِزَۃٌ۔ جمع عِزُوْن۔ عِزِیْن اس کی حالت نصبی ہے۔ گروہ در گروہ۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۱﴾
عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۲﴾

مجھے مشرق و مغرب کے ربّ کی قسم کہ ہمیں پوری قدرت حاصل
ہے کہ چاہیں تو ان کو ہلاک کر دیں اور ان کی بجائے ایک ایسی
قوم لے آئیں جو ان سے بہتر ہو۔ یاد رکھو! اگر ہم ارادہ کرلیں
تو کوئی ہمیں ہمارے ارادے سے باز نہیں رکھ سکے گا ◉

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ: ان اردنا ذالک (بیضاوی، رُوح البیان)

فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ
الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۳﴾
یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰی
نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۴﴾
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

پس اے رسول! تُو ان کو چھوڑ دے کہ بیکار نکتہ چینی اور نا سنجیدہ حرکتوں میں مشغول رہیں حتٰی کہ اس دن کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یعنی اس دن کو جس دن وہ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف یوں دوڑتے ہوئے جائیں گے گویا کہ اپنے اپنے جھنڈوں کی طرف دوڑتے چلے جا رہے ہیں، ان کی آنکھیں شرم سے جُھکی ہوئی ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلّت برس رہی ہو گی۔ یہی وہ دن ہو گا جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ◉

سُورَۃُ نُوح

ربطِ آیات

اِس سُورت میں حضرت نوحؑ کا قصّہ بیان کیا ہے۔

آیت ۲ تا ۲۹۔

فرمایا: ہماری قدیم سے سُنّت ہے کہ کسی قوم پر عذاب بھیجنے سے پہلے اس کو خبردار کرنے کے لئے اس کی طرف اپنا رسول بھیجتے ہیں چنانچہ ہم نے نوحؑ کی قوم کی طرف نوحؑ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ نوح نے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بُلایا لیکن انہوں نے اس کی بات نہ سُنی۔ اس پر نوح نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور میرے گھر میں داخل ہو جائیں بخش دے اور باقی لوگوں کو ہلاک کر دے۔

جیسا کہ کئی جگہ بیان کیا جا چکا ہے قرآن قصّہ کہانیوں کی کتاب نہیں۔ ہر ایک قصّہ اپنے اندر آئندہ زمانہ کی ایک پیشگوئی رکھتا ہے پس نوح کا قصّہ بیان کر کے یہ پیشگوئی کی ہے کہ جس طرح آدم کے بعد پہلے ہزار میں لوگ نوح کا انکار کر کے طوفان سے ہلاک کئے گئے اسی طرح آخری ہزار میں ہلاک کئے جائیں گے وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ②

ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس یہ کہہ کر بھیجا، قبل اس کے کہ ایک دردناک عذاب ان پر نازل ہو اپنی قوم کو ان کی بدکرداریوں کے نتائج سے آگاہ کر ◉

قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ③

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ ④

یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُؤَخِّرْکُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑤

اس نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! میں تمہیں واضح الفاظ

میں تمہارے اعمال کے بدنتائج سے آگاہ کرنے آیا ہوں۔ مجھے تم سے یہ کہنا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کروگے تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور تمہیں تمہاری زندگی کی مقررہ مدّت تک مہلت دے گا۔ یاد رکھو! اگر اللہ کی سزا کا وقت آجائے تو پھر وہ ٹالے نہیں ٹلتا۔ اگر تم صاحبِ علم و نظر ہو تو اِس بات کا سمجھنا تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ◉

لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ : لوكنتم من اهل العلم والنظر لعلمتم ذالك (بيضاوی)

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۙ﴿۶﴾

فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۷﴾

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۸﴾

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۹﴾

ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۱۰﴾

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۱﴾

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۲﴾

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ

وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۳﴾

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۴﴾

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۵﴾

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۶﴾

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ

سِرَاجًا ﴿۱۷﴾

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۸﴾

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۹﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۲۰﴾

ع لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۱﴾

جب اس کی قوم نے اس کی کوئی بات نہ سُنی تو اس نے اپنے ربّ
کو پکارا اور کہا: اے میرے ربّ! مَیں نے اپنی قوم کو رات کو
بھی اور دن کو بھی تیری طرف بُلایا لیکن جتنا مَیں ان کو تیری طرف
بُلاتا ہوں اتنا ہی وہ تجھ سے دُور بھاگتے ہیں۔ جب بھی مَیں ان کو

تیری طرف بلاتا ہوں تاکہ وہ تیرے حضور جھکیں اور تو ان کے گناہ معاف کر دے وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں، اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیتے ہیں، انکار پر اصرار کرتے ہیں اور سخت تکبّر کرتے ہیں۔ مَیں نے ان کو بلند آواز سے پکارا۔ مَیں نے ان کو کھلے بندوں بھی تبلیغ کی اور چھپ چھپ کر بھی سمجھایا۔ مَیں نے ان سے کہا: اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو وہ بہت بخشنے والا ہے۔ اگر تم اس سے بخشش طلب کرو گے تو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل کرے گا اور تمہارے مالوں اور تمہاری اولاد میں برکت دے گا اور تمہارے لئے باغ اُگائے گا اور تمہارے لئے نہروں کو جاری کرے گا۔

تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی عظمت سے نہیں ڈرتے حالانکہ اس نے تمہیں مختلف مدارج سے گذار کر بنایا ہے!

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے ایک ہی جیسے سات آسمان بنائے ہیں اور اس نے ان میں چاند روشنی دینے کے لئے اور سورج اندھیرا دُور کرنے کے لئے بنائے ہیں۔ اللہ نے تمہیں زمین سے عجب طریق سے پیدا کیا ہے اور وہ تمہیں ایک بار پھر مٹی میں ملا دے گا اور اس کے بعد پھر زندہ کرے گا۔ اللہ نے زمین کو تمہارے لئے کشادہ بنایا ہے تاکہ تم اس کی بسیط راہوں میں چلو پھرو ◉

اَنۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا: انباتا عجیبًا (رُوح البیان)

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۲﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۳﴾

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۴﴾

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۵﴾

نوح نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے اپنے ربّ سے کہا: اے میرے ربّ! ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور اپنے اُن رؤسا کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد ان کیلئے ہلاکت پر ہلاکت کا سامان کر رہے ہیں۔ ان رؤسا نے میرے خلاف بڑی بڑی چالیں چلیں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا: اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو۔ اپنے بُتوں ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو نہ چھوڑو۔ انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اے میرے ربّ ان ظالموں کے لئے ہلاکت پر ہلاکت لازم کر ◉

مَکَرُوْا: ای الرؤساء (جلالین)

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۶﴾

یہ لوگ اپنے گناہوں کے عوض غرق کئے گئے اور جہنّم رسید ہوئے

اور اللہ کے مقابلہ پر ان کو کوئی مددگار نہ ملا ◉

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۷﴾

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۸﴾

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۹﴾ ع

اور نوح نے اپنے ربّ سے کہا: اے میرے ربّ! زمین پر کوئی کافر بسنے کے لئے نہ چھوڑ۔ اگر تُو ان کو زندہ چھوڑ دیگا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور صرف کافر اور فاجر ہی پیدا کریں گے۔ اے میرے ربّ! مجھے اور میرے والدین اور تمام اُن لوگوں کو جو میرے گھر میں مومن بن کر داخل ہوں اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لئے ہلاکت پر ہلاکت لازم کر ◉

دَیَّار: دار (گھر) سے فعّال کے وزن پر فاعل کے معنوں میں۔ رہنے والا۔ بسنے والا۔

سُوْرَةُ الْجِنّ

ربطِ آیات

لفظ الجنّ کی تشریح کے لئے دیکھیں نوٹ زیرِ آیت ۶ : ۱۲۹ -

یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس سورت میں نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں نفر کا لفظ صرف انسانوں کے لئے بولتے ہیں اور وہ بھی مردوں کے لئے (لسان) پس اِس جگہ کسی غیر انسانی مخلوق کا ذکر نہیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ آیا جن قرآن کو ماننے کے مکلّف ہیں کہ نہیں۔ اِس سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکلّف ہیں۔ اگر وہ مکلّف ہیں تو روزے اور حج اور جہاد اور زکوٰۃ اور نماز اور وضو کے مکلّف بھی ہوئے لیکن ایک غیر مرئی مخلوق کا اِن چیزوں کا مکلّف ہونا بعید از قیاس ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کے بیان کردہ اصول کے مطابق کہ لَوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًاo (۱۷ : ۹۶) حضورؐ ایک غیر مرئی مخلوق کی طرف رسول نہیں ہو سکتے۔ قرآن نے صاف کہا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (۱۸ : ۱۱۰) پس معلوم ہوا کہ یہاں نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ سے کوئی غیر مرئی مخلوق مراد نہیں۔

آیت ۲ تا ۱۶ :-

اِس قوم کا قرآن کو سُننے اور اس پر ایمان لانے اور اپنے اس عقیدہ سے توبہ کا ذکر ہے کہ مریم خدا کی بیوی تھیں اور مسیح خدا کے بیٹے۔ وہ لوگ باقی لوگوں کی طرح سمجھتے تھے کہ اب کسی اور رسول نے نہیں آنا۔ لیکن ستاروں پر غور کرنے کے نتیجہ میں اور ستاروں کو ٹوٹتا دیکھ کر وہ یہ خیال کرنے لگے کہ یا تو زمین پر بہت بڑی آفت آنے والی ہے یا خدا تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہونے والا ہے، بہرحال آسمان ایک بہت بڑی تبدیلی کے لئے کروٹ لے رہا ہے۔ ان میں نیک بھی تھے اور بد بھی۔

اور وہ یہ سمجھ کر کہ کوئی انسان خداتعالیٰ کی گرفت سے نہیں بھاگ سکتا رسول پر ایمان لے آئے۔

آیت ۲۷ تا ۲۹:۔

فرمایا: تم ہمارے بندے کی مخالفت کے لئے بھیڑ بن کر اکٹھے ہو رہے ہو۔ ہمارے بندے میں تو تمہیں نفع یا نقصان پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی مدد کرے گا اور تم ذلیل و رُسوا کئے جاؤ گے اور جن لشکروں پر تمہیں ناز ہے تتر بتر کر دیئے جائیں گے۔

پھر فرمایا: یاد رکھو! یہ غیب کی خبریں ہیں جو وہ اپنے رسول پر ظاہر کر رہا ہے۔

(ایاتہا ۲۹) (۷۲) سُوْرَۃُ الْجِنِّ مَکِّیَّۃٌ (رکوعہا ۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ②

يَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ③

اے رسول! تُو کہہ: مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ جنّوں کے ایک گروہ نے قرآن کو سُنا اور واپس جاکر اپنی قوم سے کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کبھی کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہیں ٹھرائیں گے ◉

نَفَر: یہ لفظ صرف انسانوں کے لئے اور مردوں کے لئے بولا جاتا ہے جن کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو (لسان)

فَقَالُوْٓا: لما رجعوا الیٰ قومھم (بیضاوی، جلالین، رُوح البیان)

وَّاَنَّهُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ④

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے ربّ کی شان بہت بلند ہے اس نے کسی کو بیوی یا بیٹا نہیں بنایا ◉

اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا : معطوف علیٰ محل الجار والمجرور فی (فَاٰمَنَّا بِهٖ) کانّہٗ قیل صدّقناہ وصدّقنا اَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا (شوکانی، بیضاوی)

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۵﴾

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم میں سے جاہل اللہ کے متعلق بہت بڑا جھوٹ بولتے تھے ◉

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۶﴾

اور کہ ہم نے ان کی اتباع صرف اِس خیال سے کی تھی کہ جِنّ و اِنس میں سے کوئی اللہ کے متعلق جھوٹ نہیں بول سکتا ◉

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۷﴾

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ بعض انسان بعض جنّوں کے پاس پناہ لیتے تھے اور اِس طرح انہوں نے ان کو اَور بھی مغرور کر دیا ◉

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۸﴾

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ بعض انسان بھی تمہاری طرح گمان
کرتے تھے کہ اب اللہ کوئی نبی مبعوث نہیں کرے گا ◉

اَنۡ لَّنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا : للرسالۃ (طبری، رازی)

وَّ اَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ حَرَسًا
شَدِيۡدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۹﴾

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ
اس میں ہر جگہ مضبوط پہریدار کھڑے ہیں اور جگہ جگہ سے
شعلے اُٹھ رہے ہیں ◉

وَّ اَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ
الۡاٰنَ يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۱۰﴾

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس سے پہلے ہم رصدگاہوں پر
بیٹھ کر آسمان کی باتوں کی سن گن لے لیا کرتے تھے لیکن اگر
اب کوئی چوری چھپے سُننے کی کوشش کرتا ہے تو ایک چمکتے ہوئے
شعلہ کو اپنی تاک میں پاتا ہے ◉

وَّ اَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ
بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا ۙ﴿۱۱﴾

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ آیا اس کا مطلب

یہ ہے کہ اہلِ زمین کے لئے کسی بدبختی کا سامان ہو رہا ہے یا کہ
ان کا ربّ ان کو ہدایت دینا چاہتا ہے ◉

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآىِٕقَ
قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم میں سے بعض نیک لوگ ہیں اور بعض
نہیں، ہم مختلف مذاہب کے پابند ہیں ◉

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ
هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ ہم زمین میں اللہ کو
عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اس سے بھاگ کر کہیں جا سکتے
ہیں ◉

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمیں جونہی اللہ کی طرف سے
آنے والی ہدایت کی خبر ملی ہم اس پر ایمان لے آئے۔ بیشک
جو شخص اپنے ربّ پر ایمان لاتا ہے اسے نہ اِس بات کی
فکر ہوتی ہے کہ اس کے انعام میں کمی کی جائے گی نہ اِس

بات کی کہ اس پر کوئی ظلم ہو گا ◉

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ⑮

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ⑯

اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم میں سے بعض لوگ اللہ کے اطاعت گذار ہیں اور بعض نافرمان ۔جو اطاعت گذار ہیں انہوں نے بھلائی کی راہ ڈھونڈ لی اور جو نافرمان ہیں جہنّم کا ایندھن ہیں ◉

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۙ⑰

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ⑱

اور اے رسول تُو کہہ : مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ اگر یہ لوگ راہِ راست کو قبول کرتے اور اس پر قائم رہتے تو ہم انہیں روحانی اور جسمانی پانی سے خوب سیراب کرتے اور اِس طرح ان کی آلائشوں کو دُور کرتے۔ بیشک جو لوگ اِس نصیحت سے مُنہ موڑتے ہیں جو ان کے پاس ان کے ربّ کی طرف سے آئی ہے ان کا ربّ ان کو ایک ایسے عذاب سے ہمکنار

کرے گا جو لمحہ لمحہ بڑھتا رہتا ہے ◉

وَّاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا: معطوف علیٰ انّہ استمع (کشاف، جلالین، رازی، شوکانی)

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

اور مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ تمام معبد اللہ کی عبادت کیلئے ہیں۔ پس تمہارے لئے جائز نہیں کہ ان میں اللہ کے ساتھ اور معبودوں کی بھی بندگی کرو ◉

فَلَا تَدْعُوْا: فیہا (بیضاوی، جلالین)

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ﴿۲۰﴾

اور مجھے بذریعہ وحی بتایا گیا ہے کہ جب اللہ کا بندہ عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ اس کے خلاف بھیڑ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں ◉

یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا: مجتمعین لابطال اَمْرِہٖ (بیضاوی)۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۱﴾

اے رسول تُو کہہ: مَیں تو صرف اپنے ربّ کی پرستش کرتا ہوں اور کسی اَور کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ◉

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۲﴾

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ : میں تمہیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہوں نہ نفع۔ مجھے تو صرف اتنا ہی اختیار ہے کہ اس کے کلام کو اور اسکے پیغام کو تم تک پہنچا دوں۔ اے رسول تُو کہہ : اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو کوئی مجھے اس کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور مجھے اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔

ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے جہنّم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ◉

لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ : من عذابه ان عصيته (جلالين)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

اے رسول! یہ لوگ تیری مخالفت سے اس وقت تک باز نہیں آئیں گے جب تک کہ اس عذاب کو نہ چکھ لیں جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور حقیر ہیں ◉

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ

رَبِّيٓ اَمَدًا ﴿۲۶﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۷﴾

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۸﴾

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۹﴾

اے رسول تُو ان سے کہہ: مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آیا وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے قریب ہے یا میرے ربّ نے اس کے لئے کوئی لمبی مدّت مقرر کر رکھی ہے۔ غیب کا علم صرف اسی کو ہے۔ وہ غیب کی خاص خاص خبریں صرف اپنے ان رسولوں کو بتاتا ہے جن کو اس کام کے لئے منتخب کرے۔ اور جب وہ اپنے رسول کو غیب کی خاص خاص خبریں بتاتا ہے تو ان کے آگے اور پیچھے فرشتوں کا پہرہ لگا دیتا ہے تاکہ وہ بغیر کسی خوف وخطر کے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں اور اللہ جان لے کہ انہوں نے اس کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ہے۔ یاد رکھو! اللہ کو لوگوں کے تمام کاروبار کی خبر ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے ◉

غَيْبِهٖ: مخصوص به (بيضاوى)

لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ: ليبلغوا رسالات ربّهم فيعلم ذالك منهم (رازى، رُوح البيان)

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت اور صبر کی تاکید کی گئی ہے۔

آیت ۲ تا ۷ :۔

فرمایا: اے رسول کم ازکم نصف شب عبادت میں گذار۔ یاد رکھ! رات کا جاگنا ارادہ میں ثابت قدمی اور فکر میں پختگی پیدا کرتا ہے۔

آیت ۸، ۹ :۔

فرمایا: بے شک تُو دن کو بہت مصروف رہتا ہے لیکن ذکرِ الٰہی سے کسی گھڑی غافل نہ ہو تیرا حال یہ ہو کہ دل بہ یار دست در کار۔

آیت ۱۰ تا ۱۵ :۔

فرمایا: منکروں کی باتوں پر صبر کر مشرق اور مغرب کا رب انہیں مُہلت دے رہا ہے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو وہ ان پر سخت گرفت کرے گا اور ان کو جہنّم میں ڈال دے گا۔

آیت ۱۶ تا ۱۹ :۔

فرمایا: یہ رسول مثیلِ موسیٰ ہے۔ اگر تم بھی فرعون کی قوم کی طرح انکار کروگے تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو فرعون کی قوم کا ہُوا۔

آیت ۲۰ :۔

فرمایا: ہم تم سے قرآن بالجبر نہیں منوانا چاہتے۔ مانو چاہے نہ مانو تمہیں اختیار ہے۔

آیت ۲۱ :۔ رسول اور مومنوں کو کہا کہ اتنے نوافل پڑھو جتنے تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو البتہ فرض نمازیں کوئی کوتاہی نہ کرو۔ اسی طرح زکوٰۃ اور قرضہ حسنہ بھی دو۔ تمہارے نیک اعمال تمہارے لئے آخرت کا توشہ ہیں۔
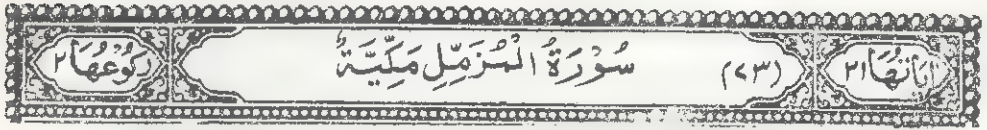
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ②

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ③

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ④

اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ⑤

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ⑥

اے وہ شخص جس نے بارِ گراں اُٹھایا ہے سوائے تھوڑے عرصے کے رات بھر اللہ کے حضور کھڑا رہ، یعنی کم ازکم آدھی رات۔ البتہ یہ جائز ہے کہ تُو اس میں سے کچھ کم کر دے یا اس میں کچھ زیادہ کر دے۔ اور قیام کے دوران قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ آہستہ پڑھ۔ ہم تجھ پر ایک بہت عظیم کلام نازل کرنے والے ہیں ◉

اَلْمُزَّمِّلُ : تزمّلَ الزّمل اذا تحمّل الحمل، ای الّذی تحمّل اعباء النبوّۃ (بیضاوی) الّذی زُمِّلَ امرًا عظیما (روح البیان)

نِصْفَهٗ : والتخییر بین قیام النصف والزائد علیه (بیضاوی)
وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا : فی اثناء ماذکر من القیام (رُوح البیان)

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۞۷

یاد رکھ رات کا جاگنا ارادہ میں ثابت قدمی اور فکر میں پختگی
پیدا کرتا ہے ◉

اَشَدُّ وَطْاً : ثبات قدم (بیضاوی) اِس کے یہ معنی بھی ہیں : نفس کو پاؤں تلے کچل دیتا ہے
(رُوح البیان)

اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۞۸

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۞۹

دن کو تو تجھے لمبی مصروفیت رہتی ہے، تاہم شب و روز اپنے
ربّ کے ذکر میں مشغول رہ اور تمام علائق سے کٹ کر صرف
اسی کا ہو جا ◉

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ : دم علی ذکرہٖ لیلًا ونهارًا (بیضاوی، رُوح البیان) رات کو تو تُو
عبادت کرتا ہی ہے دن کو بھی تیرا یہ حال ہو کہ دست در کار دل بایار۔
شب و روز کا مفہوم عبارت کے تسلسل سے خود بخود اُبھر رہا ہے۔ رات کی عبادت ہو یا دن کی
مصروفیّت ہر دو اوقات میں تیرا کام ذکرِ الٰہی ہے۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۞۱۰

وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی ربّ۔اس کے سوا کوئی
معبود نہیں۔اُسی کو اپنا کارساز سمجھ ◉

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ
هَجْرًا جَمِيْلًا ⑪

اے رسول! اِن لوگوں کی باتوں پر صبر کر اور وقار کے ساتھ
ان سے اجتناب کر ◉

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ
مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ⑫

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ⑬

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ⑭

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ
كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ⑮

میرے اور ان لوگوں کے معاملہ میں جو حق کو جھٹلاتے ہیں ،جن کو
ہر قِسم کی نعمتیں میسّر ہیں دخل نہ دے۔ ان کو کچھ مہلت دے۔

ان کے لئے ہمارے پاس اس دن کے لئے جب زمین اور پہاڑ کانپ اُٹھیں گے اور پہاڑ ریت کا ڈھیر بن جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے طرح طرح کی بیڑیاں، دہکتی ہوئی آگ، گلے میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے ◉

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۗ ﴿۱۶﴾

اے لوگو! ہم نے تمہارے پاس اسی طرح ایک رسول بھیجا ہے جس طرح ہم نے ایک رسول فرعون کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ تمہاری نگرانی کرے ◉

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۷﴾

دیکھو! فرعون نے اپنے رسول کی نافرمانی کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے اس کو بُری طرح پکڑا ◉

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۖ ﴿۱۸﴾

نِ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۚ كَانَ وَعْدُهٗ

مَفْعُوْلًا ﴿۱۹﴾

اگر تم بھی اپنے رسول کا انکار کرو گے تو اُس دن کے عذاب سے کیسے بچ سکو گے جو بچّوں کو بوڑھا کر دے گا اور جس کے ہول سے آسمان پھٹ جائے گا؟ یاد رکھو! اُس کا وعدہ پُورا ہو کر رہے گا ◉

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۴

اے رسول! یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ کسی پر جبر نہیں۔ جو چاہے اس راہ کو اختیار کرے جو اسے اپنے ربّ کی طرف لے جاتی ہے اور جو چاہے اسے اختیار نہ کرے ◉

فَمَنْ شَآءَ: ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ

سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ع ۱۴

اے رسول! تیرا ربّ جانتا ہے کہ تُو اور تیرے ساتھیوں میں سے ایک گروہ کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات تک اور کبھی ایک تہائی رات تک نماز میں کھڑے رہتے ہو۔ رات اور دن کے پیمانے اللہ ہی نے تجویز کئے ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ تم تمام رات قیام میں نہیں گزار سکتے۔ اس نے تمہارے حال پر رحم کیا۔ پس صرف اسی قدر نماز پڑھو جتنی تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ بیمار بھی ہوں گے اور بعض لوگ تجارت کی غرض سے سفر بھی کریں گے اور بعض لوگ اللہ کی راہ میں جنگ بھی لڑیں گے۔ پس صرف اسی قدر نماز پڑھو جتنی تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ البتہ تم پہ لازم ہے کہ فرض نمازیں باقاعدگی سے

پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کی راہ میں قرضِ حسنہ دو۔
یاد رکھو! جو نیکی کہ تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے اسے
اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، نہایت ہی عمدہ چیز، بہت ہی
بڑا اجر۔ اور ہر وقت اللہ کی مغفرت طلب کرتے رہو۔ یاد
رکھو! اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے

لَّن تُحْصُوهُ : لن تطیعوا قیامه (طبری) ای اللیل تقوموا فیها (جلالین)
فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ : فصلوا ما تیسّر علیکم من صلاۃ اللیل۔
عبر عن الصّلوٰۃ بالقراءۃ کما عبر عنها بسائر ارکانها (بیضاوی، رازی)
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ : المفروضة (جلالین، روح البیان)
وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ : فی جمیع اوقاتکم (روح البیان، بیضاوی)

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر

ربطِ آیات:

آیت ۲ تا ۱۱ :-

جب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت کے منصب پر قائم کیا تو اس کے متعلق احکام دئیے۔ فرمایا: تیری نبوّت کا تقاضا ہے کہ تُو لوگوں کو انذار کرے، اپنے رب کی کبریائی بیان کرے، اپنے نفس کو اور اپنے اہل وعیال کو اور اپنی قوم کو پاک کرے اور ہر قسم کی گندگی سے دُور رہے۔ چاہیئے کہ تیرے اعمال اللہ کی خاطر ہوں اور بدلہ حاصل کرنے کی خاطر تُو لوگوں پر احسان نہ کرے۔

پھر فرمایا: جو تکالیف تجھے اس راہ میں آتی ہیں ان پر صبر کر۔ اور اُس دن سے ڈر جو کافروں کے لئے بہت سخت ہوگا۔

آیت ۱۲ تا ۵۷ :-

اہلِ ثروت کو کہا کہ ہمارا شکر ادا کرنے کی بجائے قرآن کا انکار نہ کرو۔ اس کا نتیجہ جہنّم ہوگا جہنّم کے ذکر کے ساتھ جنّت کا ذکر بھی کر دیا تاکہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

پھر فرمایا: تم اس کتاب کا انکار کرتے ہو جو تمہارے شرف کی ضامن ہے اور تمہارے لئے نصیحت ہے۔ تم میں سے ہر ایک پر تو قرآن نازل ہونے سے رہا۔ اگر تمہیں آخرت کا خوف ہے تو قرآن پر ایمان لاؤ جو تمہیں ہدایت کے راستے بتاتا ہے۔
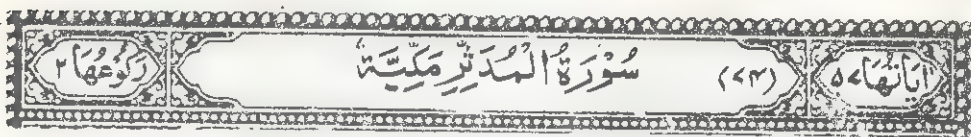
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ②

قُمْ فَاَنْذِرْ ③

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ④

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ⑤

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑥

اے وہ شخص جس نے قباءِ نبوّت پہن رکھی ہے! اُٹھ اور لوگوں کو آنے والے خطرات سے آگاہ کر، اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر اور اپنے ثیاب کو پاک کر اور گندگی سے دُور رہ ◉

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ: بالنبوّۃ واثقالها (شوکانی، رازی)

اصله المتدثر وهو لابس الدثار وهو ما یلبس فوق الشعار الذی علی الجسد و منه قوله علیه السلام الانصار شعار والناس دثار وفیه اشارۃ الی الولایۃ کالشعار من حیث تعلقها بالباطن والنبوّۃ کالدثار من حیث تعلقها بالظاهر ولذٰلك خوطب

علیہ السلام فی مقام الانذار بالمدّثّر (روح البیان)

یہ لفظ اصل میں المتدثّر ہے۔ اِس کے معنے ہیں جس نے دثار پہن رکھا ہے۔ دثار اُس کپڑے کو کہتے ہیں جو شعار کے اُوپر پہنا جاتا ہے اور شعار وہ ہوتا ہے جو جسم کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار شعار ہیں اور لوگ دثار ہیں۔

اِس میں یہ اشارہ ہے کہ ولایت شعار کے حکم میں ہے کیونکہ اس کا تعلق باطن سے ہے اور نبوّت دثار کے حکم میں ہے کیونکہ اس کا تعلق ظاہر سے ہے۔ چونکہ آپ کا مقام لوگوں کو انذار کرنا ہے لہٰذا اِس جگہ آپ کو مدّثّر کے نام سے خطاب کیا ہے۔

رازی نے اِس کے معنے یا ایّھا المدّثّر بدثار الخمول والاختفاء بھی کئے ہیں یعنی اے گوشۂ گمنامی میں چھپے ہوئے۔ نبی کی یہ بھی ایک شان ہوتی ہے کہ وہ گوشۂ گمنامی میں چھپا ہوُا ہوتا ہے اور ہرگز نہیں چاہتا کہ خلوت کو چھوڑ کر جلوت میں آئے لیکن امرِ الٰہی اس کو مجبور کر کے باہر لے آتا ہے اور وہی جسے کوئی نہیں جانتا تھا رُوئے زمین پر سُورج کی طرح اُبھرتا ہے اور ہر کس و ناکس کو اس کے وجود کا علم ہو جاتا ہے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ: ثیاب ثوب کی جمع ہے۔ ثوب کے معنے کپڑے کے ہیں۔ یہ آیت جوامع الکلم میں سے ہے۔ ثیاب سے مراد ظاہری کپڑے بھی ہیں اور اِس سے مراد نفس بھی ہے (راغب) جو رُوح کے لئے بمنزلہ ثوب کے ہوتا ہے اور اس سے مراد دل بھی ہے (روح البیان) جو روح کا قالب ہے اور اس سے مراد وہ اخلاق بھی ہیں جن کا تعلق مخلوق سے ہے اور اس سے مراد اعمال بھی ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے یُحشر المرءُ فی ثوبہ الذین مات فیھا ای عملہ الخبیث والطیّب (رُوح البیان) کہ انسان قیامت کے دن انہی کپڑوں میں اُٹھے گا جن میں کہ وہ فوت ہوُا یعنی اپنے نیک اور بد اعمال کے ساتھ۔ اور اس سے مراد اپنے اہل و عیال بھی ہیں۔ والعرب تسمی الاھل ثوبًا ولباسًا قال تعالیٰ ھنّ لباس لکم وانتم لباس لھنّ (روح البیان) یعنی عرب اپنے اہل کو ثوب اور لباس کے لفظ سے بھی پکارتے ہیں چنانچہ قرآنِ مجید میں آیا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ اور چونکہ نبی کی اُمّت بھی اس کے اہل میں شامل ہے اِس لئے اس سے مراد نبی کے پیرو کار بھی ہیں۔ سُبحان اللہ کیا حُسنِ کلام ہے کہ ایک چھوٹے سے فقرہ میں سمندر بند کر دیا ہے۔

وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۝۶

اور تُو لوگوں پر اِس لئے اِحسان نہ کر کہ تجھے اس کا بدلہ بڑھ چڑھ کر ملے ◉

قرآن کہتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ بھلائی صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرو (۲:۲۸۳، ۳۰:۱۳۰، ۲۱:۱۹۲)

وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ۝۷

جو تکالیف تجھے پہنچتی ہیں ان پر اپنے ربّ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کر ◉

لِرَبِّكَ: لوجهه (بیضاوی)

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوۡرِ ۝۸

فَذٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَّوۡمٌ عَسِيۡرٌ ۝۹

عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ غَيۡرُ يَسِيۡرٍ ۝۱۰

یاد رکھ! جس دن بگل بجایا جائے گا وہ دن بہت ہی سخت ہوگا، کافروں کے لئے بہت مشکل ◉

ذَرۡنِىۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِيۡدًا ۝۱۱

وَّجَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۝۱۲

وَّبَنِيۡنَ شُهُوۡدًا ۝۱۳

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۵﴾

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۶﴾

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۷﴾

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۸﴾

میرے اور اس شخص کے معاملہ میں دخل نہ دے جسے مَیں نے اکیلے نے بنایا ہے اور جسے مَیں نے بہت دولت دی ہے اور ایسے بیٹے دیئے ہیں جو اس کی آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں اور ہر قسم کے عیش و عشرت کا سامان دیا ہے۔ اور ابھی اس کو لالچ ہے کہ مَیں اسے اس سے بھی بڑھ کر دوں۔ لیکن یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ وہ ہماری آیات کا دشمن ہے۔ مَیں عنقریب اسے ایک ایسے عذاب میں مبتلا کروں گا جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہے گا ◉

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۹﴾

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۱﴾

ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۲﴾

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۳﴾

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

اس نے قرآن کے بارہ میں سوچا اور ایک منصوبہ بنایا۔ اس پر اللہ کی مار ہو اس نے کیسا منصوبہ بنایا۔ ہاں اس پر اللہ کی مار ہو اس نے کیسا منصوبہ بنایا۔ اس نے ایک بار پھر قرآن کا نظرِ عمیق سے جائزہ لیا اور تیوری چڑھائی اور مُنہ بنایا۔ اور اس کے بعد اس نے سچائی سے مُنہ موڑ لیا اور تکبّر اختیار کیا اور کہا: قرآن محض سحرانگاری ہے، پہلوں کی خوشہ چینی۔ یہ محض ایک انسان کا قول ہے ◉

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

مَیں عنقریب اس کو جہنّم رسید کروں گا۔ اور تُو کیا جانے کہ جہنّم کیا ہے؟ وہ نہ زندہ رہنے دے نہ مرکر بچنے دے

وہ کھال کو جُھلس دیتا ہے۔ اس پر انیس ۱۹ فرشتے مقرر ہیں ◉

لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ: اذا هلك لم تذرها لكا حتّٰى يعاد خلقاً جديداً (روح البیان)

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ: یہاں معدود محذوف ہے۔ چنانچہ اِس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ انیس ۱۹ فرشتے یا داروغے یا انیس ۱۹ اقسام کے فرشتے یا داروغے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے انیس ۱۹ حروف ہیں اور اِس آیت کا ہر ایک حرف جہنّم کے داروغہ سے بچاتا ہے۔ عَلَیْهَا کے معنے غالب کے بھی ہیں اِس اعتبار سے عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ کے معنے ہوں گے: انیس ۱۹ حروف والی آیت جہنّم پر غالب ہے (نیز دیکھو تتمہ)

اِس کے معنے انسان کے جسم کے انیس ۱۹ ارکان بھی ہو سکتے ہیں جن کے غلط استعمال سے انسان دوزخ میں جاتا ہے یعنی

دل، دماغ، ناک، زبان، مُنہ، دُو کان، دُو آنکھیں، دُو ہاتھ، دُو بازو، دُونوں ستر، دُو پیر، دُو ٹانگیں۔

اِس کے یہ بھی معنے کئے گئے ہیں کہ جہنّم میں داخل ہونے کی تین راہیں ہیں یعنی ترک اعتقاد، ترک اقرار، اور ترک عمل اور اس کے سات دروازے ہیں۔ لها سبعة ابواب (۱۵ : ۴۵) جس میں چھ کافروں کے لئے ہیں اور ایک فاسقوں کے لئے۔ کافروں کے لئے چھ دروازوں پر ترک اعتقاد، ترک اقرار اور ترک عمل کے اعتبار سے تین تین داروغے مقرر ہیں گویا کُل اٹھارہ داروغے ہوئے۔ فاسق چونکہ صرف ترکِ عمل کے مرتکب ہوتے ہیں اِس لئے ان کے دروازے پر صرف ایک داروغہ مقرر ہے۔ اِس طرح کُل انیس ۱۹ ہوئے (رازی)

کبیرہ گناہ انیس ۱۹ ہیں جن کو ذیل میں درج کیا گیا ہے۔ جہنّم کے داروغے بھی انیس ۱۹ ہیں۔ گویا ہر ایک گناہ کے لئے ایک داروغہ مقرر ہے:۔

۱۔ شرک	(خروج ۲۰ : ۲-۷) ۱۳ : ۳۷
۲۔ رسولوں، کتاب، فرشتوں اور قیامت کا انکار	۲ : ۱۷۸
۳۔ نماز نہ پڑھنا	۲ : ۴۴
۴۔ روزہ نہ رکھنا	۲ : ۱۸۴

۵ ۔ حج نہ کرنا ۳: ۹۷

۶ ۔ زکوٰۃ نہ دینا ۲: ۴۳

۷ ۔ جہاد نہ کرنا ۲: ۷۹

۸ ۔ ماں باپ، بچوں، بیوی، خاوند، قریبی رشتہ دار، ہمسایہ، مسافر، یتیم، غریب اور بیکس کے حقوق ادا نہ کرنا } ۴ (خروج ۲۰: ۱۲) ۴: ۳۷، ۶: ۱۵۲ ۲: ۲۲۹ ۔

۹ ۔ ایسی بات کہنا جس پر انسان خود عمل نہ کرے ۶: ۴

۱۰ ۔ قتل کرنا (خروج ۲۰: ۱۳) ۱۷: ۳۴

۱۱ ۔ زنا کرنا (خروج ۲۰: ۱۴) ۱۷: ۳۳

۱۲ ۔ چوری کرنا (خروج ۲۰: ۱۵) ۵: ۳۹، ۲۳، ۹۱

۱۳ ۔ جھوٹی شہادت دینا اور دروغ بیانی کرنا (خروج ۲۰: ۱۶) ۲۵: ۷۳، ۲۲: ۳۱

۱۴ ۔ کسی پر جھوٹا الزام لگانا ۲۴: ۲۳

۱۵ ۔ غیبت اور فضول باتیں کرنا ۱۰۴: ۲، ۷۴: ۴۶

۱۶ ۔ لالچ کرنا اور دولت کو جمع کرنا اور خرچ نہ کرنا ۵۹: ۱۰، ۱۰۴: ۲

۱۷ ۔ حرام کھانا ۲: ۱۷۴، ۵: ۹۱

۱۸ ۔ جؤا کھیلنا ۵: ۹۱

۱۹ ۔ ملک میں فساد کرنا ۲: ۱۹۲، ۲۸: ۸۴

اِن معنوں کو تقویت مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا سے ہوتی ہے۔ خود کافر اس کو ایک تمثیل سمجھتے ہیں اور قرآن نے ان کے اِس بیان کا رد نہیں کیا۔ بلکہ اسلوبِ بیان سے اِس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یہ محض ایک تمثیل ہے۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۲﴾ ع

ہم نے فرشتوں کے سوا کسی کو دوزخ کا پاسبان نہیں بنایا۔ اور ہم نے اُن کی تعداد کو کافروں کے لئے فتنہ کا سبب بنایا ہے۔ اِس تعداد کو بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ وہ لوگ جن کو کتاب کا علم دیا گیا ہے یقین حاصل کریں اور اہلِ ایمان ایمان میں بڑھیں۔ اور اس کی یہ بھی غرض ہے کہ وہ لوگ جن کو کتاب کا علم دیا گیا ہے اور مومن شک میں نہ پڑیں۔ اور اس کی یہ بھی غرض ہے کہ وہ لوگ جن کے دل میں نفاق ہے اور کافر کہیں کہ اس تمثیل سے اللہ کا کیا مطلب ہے۔

جس طرح اِس تمثیل کے ذریعہ اللہ کافروں کو گمراہ کرتا ہے اور مومنوں کو ہدایت دیتا ہے اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اِس بیان

کا مقصد صرف انسان کو تنبیہ کرنا ہے ◉

اِلَّا فِتْنَةً : فان عدتهم سبب للفتنة لا فتنة نفسها (روح البيان)

لِيَسْتَيْقِنَ : متعلق بالجعل (روح البيان)

وَمَا هِيَ : ذكر صفتها (روح البيان)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

خبردار! میں چاند کو اور گذرتی ہوئی رات کو اور ضیاء پاشی کرتی ہوئی صبح کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں بجہنم ایک ایسی مصیبت ہے جس کی کوئی نظیر نہیں، انسان کو بدکرداری کے انجام سے خبردار کرنے کا ذریعہ ◉

كَلَّا : استفتاح بمعنى اَلا (جلالين)

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

پس تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے اور جو چاہے پیچھے رہے ◉

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ : لمن شاء خبر لان يتقدم فيكون فی معنی قوله

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (کشاف، بیضاوی)

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ﴿۳۹﴾

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۛ﴿۴۰﴾

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ﴿۴۲﴾

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۳﴾

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ﴿۴۵﴾

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙ﴿۴۶﴾

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ﴿۴۷﴾

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕ﴿۴۸﴾

ہر ایک کافر اپنے اعمال کا قیدی ہے لیکن سعادت مندوں کا حال جُدا ہے۔ وہ باغوں میں رہیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے مجرموں کا حال دریافت کریں گے۔ پھر جب ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے: کونسی چیز تمہیں دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول باتیں کرنے

والوں کے ساتھ مل کر فضول باتیں کرتے تھے اور ہم روزِ جزا کا انکار کرتے تھے اور ہماری یہ حالت اُس وقت تک رہی جب تک کہ ہمیں موت نہ آ گئی ◉

یَتَسَآءَلُوْنَ : اِس کے معنے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرنا ہے۔ تفاعل بعض دفعہ محض فعل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اِس صورت میں عن زائدہ ہوگا اور عبارت کے معنے ہوں گے: وہ مجرموں سے پوچھیں گے۔ (شوکانی)

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ: فلمّا راٰھم قالوا لھم (رازی)

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۹﴾

ان کے انہی اعمال کا نتیجہ ہے کہ سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی ◉

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۵۰﴾

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۱﴾

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۲﴾

ان پر کیا بن گئی ہے کہ وہ اس کتاب سے اِعراض کر رہے ہیں جو ان کی عزّت اور شرف کی ضامن ہے اور ایسی حرکات کر رہے ہیں گویا کہ وہ ڈرے ہوئے گدھے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں ◉

بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۳﴾

كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾

دیکھو! ان میں سے ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اللہ کی طرف سے کھلے ہوئے اوراق ملیں۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوگا۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ◉

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٥﴾

فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٦﴾

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٧﴾

ان پر اللہ کی مار! قرآن تو محض ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اسے اپنا نصب العین بنا لے۔ لیکن جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کریں گے۔ یاد رکھو! صرف وہی اِس لائق ہے کہ اس کی پناہ لی جائے، اور صرف وہی اِس لائق ہے کہ گناہوں کو بخش دے ◉

ذَكَرَهُ : ای جعلہ نصب عینہ (روح البیان)

سُورَۃُ الْقِیٰمَۃِ

ربطِ آیات

جیسا کہ اِس سُورت کے نام سے ظاہر ہے اِس میں قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۶ :-

فرمایا : قیامت آ کر رہے گی ۔ خود تمہارا نفسِ لوامہ تمہیں تنبیہہ کر رہا ہے کہ تمہارے اعمال کی باز پُرس ہو گی ۔ یاد رکھو ! اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے ۔ تم قیامت سے صرف اِس لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہو کہ چاہتے ہو کہ اپنی آئندہ زندگی بھی فسق و فجور میں گذار دو ۔

آیت ۷ تا ۱۶ :-

فرمایا : قیامتِ صغریٰ کی تو یہ نشانی ہے کہ چاند اور سُورج کو گرہن لگے گا اور اِتنی آفتیں آئیں گی کہ انسان کہہ اُٹھے گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور قیامتِ کبریٰ کی یہ نشانی ہے کہ اِس سے پہلے قیامتِ صغریٰ آ چکے گی ۔ پھر جب قیامت آ جائے گی تو انسان کا کوئی عذر نہیں سُنا جائے گا ۔

آیت ۱۷ تا ۲۰ :-

فرمایا : اے رسول ! بے شک قرآن قیامت کی نشانی ہے لیکن تجھے اِس کے لئے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے طریق پر نازل کرے گا اور پھر جمع کرے گا اور پھر اس کی اشاعت کرے گا ۔

آیت ۲۱ تا ۲۶ :-

پھر اصل مضمون کی طرف عود کر کے قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ۔

آیت ۲۷ تا ۳۶ :-

فرمایا : جب انسان کو موت سے نجات نہیں تو اسے چاہیئے کہ مرنے سے پہلے نیک اعمال

بجالائے۔

آیت ۳۷ تا ۴۱:-

فرمایا: ہم نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہم نے اسے درجہ بدرجہ ترقی دے کر انسان بنایا ہے۔ اس کی فطرت بتا رہی ہے کہ اس کو شریعت کی پابندی کرنی ہے۔ پس اس کو شتر بے مہار کی طرح نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اس کی جزا سزا کے لئے ضرور قیامت آئے گی۔
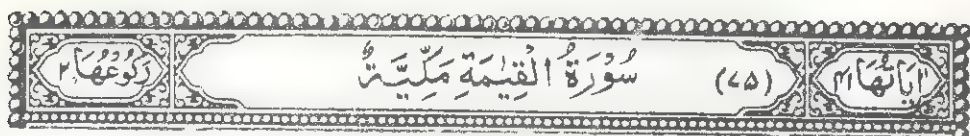
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ﴿۲﴾

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ﴿۳﴾

مَیں قیامت کے دن کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں اور
مَیں نفسِ لوّامہ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں؛ تمہیں ایک
دن اپنے ربّ کے حضور پیش ہونا ہوگا ◉

وجواب القسم محذوف (جلالین)

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ﴿۴﴾

بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۵﴾

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کریں گے؟
بےشک ہم ضرور کریں گے۔ ہم اِس بات پر قادر ہیں کہ اس کی
انگلیاں تک دوبارہ بنا دیں ◉

بَنَان: اسم جمع: انگلیاں، انگلیوں کے پور (منجد)

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۶﴾

بات صرف اتنی ہے کہ انسان صرف اِس لئے بہانہ سازی کرتا ہے
تاکہ اپنی آئندہ زندگی بھی فسق و فجور میں گذار دے ◉

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؕ﴿۷﴾

وہ پوچھتا ہے : قیامت کا دن کب ہوگا ؟ ◉

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ﴿۸﴾

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ﴿۱۰﴾

یہ اُس دن ہوگا جب آنکھیں پتھرا جائیں گی، چاند کو گرہن لگے گا
اور سُورج اور چاند اکٹھے ہوجائیں گے ◉

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ : ان المنکر لما قال اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ فقیل لهٗ اِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ.... (رازی)

سُورج اور چاند کے اکٹھے ہونے سے مراد سورج کو گرہن لگنا ہے۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ جب چاند، سُورج اور زمین کے درمیان آجاتا ہے تو سُورج کو گرہن لگتا ہے۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۱﴾

اُس دن انسان کہے گا : مَیں بھاگ کر کہاں جاؤں ؟ ◉

كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۲﴾

فرار کے کیا معنی۔ اب کوئی ملجأ نہیں ◉

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۳﴾

اُس دن صرف تیرے ربّ کے ہاں ٹھکانا ملے گا ◉

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۴﴾

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۵﴾

اُس دن انسان کو بتا دیا جائے گا کہ اس نے کیا کیا اور کیا نہ کیا۔ اور بتانے کی ضرورت بھی کیا ہو گی۔ انسان خود اپنے خلاف گواہی دے گا ◉

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ: فلا یحتاج الی الانباء (بیضاوی)

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۶﴾

اور خواہ وہ کتنے ہی عذر تراشے اس کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا ◉

وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ: لوجاء بکلّ معذرةٍ ما قبلت منه (جلالین)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۷﴾

اے رسول! اِس بات کی دعا نہ کر کہ قرآن جلد نازل ہو جائے ◉

اِس جگہ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ (۲۰ : ۱۱۵) والا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ قیامت کے ذکر کے ساتھ قرآن کا ذکر کیا۔ کیونکہ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (۴۳ : ۶۲)

اور قرآن کے ذکر کرنے کے بعد پھر آیت ٢١ سے قیامت کا ذکر شروع کر دیا۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٨﴾

اس کو جمع کرنا اور بیان کرنا ہمارا کام ہے ◉

فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٩﴾

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿٢٠﴾

تیرا کام صرف اتنا ہے کہ جب ہم اُسے تجھ کو پڑھ کر سُنا دیں تو تُو اس پر عمل کرے۔ اس کے بعد جب بھی ضرورت ہوگی اسکو بیان کرنا ہمارا کام ہوگا ◉

فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ : فاعمل بِهٖ (روح البیان)

قرآن کی ہر ایک زمانہ میں اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق تشریح اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا: انّ الله یبعث لهٰذه الامّة علیٰ رأس کُلّ مأئة سنة من یجدد لها دینها (ابوداؤد جلد ٢ ص٢٤١) کہ خدا تعالیٰ اِس اُمّت کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدّد مبعوث کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

اِس آیت میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی کہ ہر ایک زمانہ میں قرآن پر نئے نئے اعتراض کئے جائیں گے اور ان کا جواب اللہ تعالیٰ خود قرآن ہی کے ذریعہ دے گا اور اِس طرح ہر زمانہ میں اس کے نئے نئے مطالب کُھلتے رہیں گے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢١﴾

وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢٢﴾

اے قیامت کے منکرو! قیامت کے دن تمہارے لئے کوئی ملجأ نہیں۔ لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ تم عارضی زندگی سے محبّت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو ◉

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٣﴾

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٤﴾

اس دن بعض چہرے خوشی سے چمک رہے ہوں گے ، اپنے ربّ کے جمال کو دیکھنے میں مستغرق ◉

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ : مستغرقة فی مطالعة جماله (بیضاوی، کشاف)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٥﴾

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٦﴾

اور اُس دن بعض چہرے مرجھائے ہوئے ہوں گے۔ وہ جان رہے ہوں گے کہ ان کو ایسی سزا دی جائے گی جو ان کی کمر توڑ دے گی ◉

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٧﴾

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٨﴾

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٩﴾

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۳۰﴾

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿۳۱﴾

اے دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے انسان! جب جان حلق تک پہنچ جائے گی اور اردگرد کھڑے ہوئے لوگ کہیں گے: کیا کوئی طبیب ہے جو اس کو بچا سکے؟ اور خود مریض بھی یہ سمجھے گا کہ اب جدائی کا وقت آگیا ہے اور مصیبت پر مصیبت آ رہی ہو گی: اُس دن تجھے تیرے ربّ کے ہاں جانا ہو گا ◉

كَلَّآ : ردع عن ایثار الدنیا علی الاٰخرة (بیضاوی، روح البیان)

مَنْ رَاقٍ : التمسوا له الاطباء فلم یغنوا عنه من قضاء الله شیئًا (شوکانی، رازی)

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ : تتابعت علیه الشدائد (شوکانی)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۲﴾

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۳﴾

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۴﴾

دیکھو! وہ نہ ایمان لایا، نہ اس نے نماز گذاری۔ اس نے حق کا انکار کیا اور اطاعت سے رُوگردانی کی۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ وہ اپنے ہم جلیسوں کی طرف اکڑتا ہؤا گیا ◉

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۶﴾

اے انسان! تیرے لئے ہلاکت ہے۔ ہلاکت پر ہلاکت۔ ہاں! تیرے لئے ہلاکت ہے، ہلاکت پر ہلاکت ◉

اِس جگہ زجر میں شدّت پیدا کرنے کے لئے غیبت سے خطاب کی طرف التفات کیا ہے

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۷﴾

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اُسے شُترِ بے مہار کی طرح چھوڑ دیا جائے گا ◉

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۸﴾

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۹﴾

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۰﴾

کیا ایک وقت وہ نہیں تھا جب وہ منی کا ایک قطرہ تھا جو رِحم میں ڈالا گیا۔ پھر وہی منی گوشت کا ایک لوتھڑا بن گئی۔ پھر اللہ نے اس کی تشکیل کی اور آخرکار اسے مکمّل انسان بنا دیا۔ اور اسی منی سے اس نے ہر دو نر و مادہ بنائے ◉

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً : المنی (جلالین، روح البیان)

فَجَعَلَ مِنْهُ : من المنی (جلالین، روح البیان)

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۱﴾ ع ۱۸

کیا اِس قدر قدرتوں کا مالک خدا اِس بات پر قادر نہیں کہ
مُردوں کو زندہ کر دے؟ ◉

اَلَیْسَ ذٰلِکَ: العظیم الشأن الّذی انشأ ھٰذا الانشاء البدیع

(رُوح البیان)

سُوْرَۃُ الدَّھْرِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۴ :-

فرمایا: دیکھو! ہم نے تمہیں کن کن مراحل سے گزار کر انسان بنایا۔ پھر انسان بن جانے کے بعد بھی تم ایک زمانہ دراز تک بے حیثیت سی مخلوق رہے۔ پھر ہم نے تمہارے لئے ترقی کی راہیں کھولیں اور تمہیں شریعت عطا کی۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو قبول کرو اور ترقی کے راستہ پر گامزن ہو جاؤ یا اسے ردّ کر دو اور قعرِ مذلّت میں گر جاؤ۔

آیت ۵ تا ۲۳ :-

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرو گے تو قید و بند کی مصیبت میں پڑو گے اور جہنّم میں ڈال دئے جاؤ گے اور اگر اس کو قبول کرو گے تو جنّت کے وارث بنو گے۔ پھر اہلِ جنّت کے احوال کا ذکر کیا۔

آیت ۲۴ تا ۳۲ :-

فرمایا: ہدایت کو نکتۂ معراج پر پہنچانے کے لئے ہم نے قرآن نازل کیا ہے لیکن تم اس کے نفاذ کے لئے جلدی نہ کرو جس طرح ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اُتارا ہے اسی طرح ہم اس کا نفاذ بھی آہستہ آہستہ کریں گے۔

فرمایا: اے رسول! تُو اس کے لئے اپنے نالہائے نیم شبی سے دلوں کی زمین تیار کر اور لوگوں کو قیامت سے ڈرا۔ ہم نے ان کو طاقت اور قوّت کفر میں بڑھنے کیلئے نہیں دی بلکہ اطاعت میں بڑھنے کیلئے دی ہے۔ ہم نے ان کو قرآن اِس لئے دیا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ عزّت اور شرف حاصل کریں لیکن اِس سے فائدہ اللہ کے فضل کے ذریعہ ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ پس اللہ سے دعائیں کرو اور اپنی مرضی کو اسکی مرضی کے تابع کرو تاکہ اسکی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ⦿

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ②

کیا انسان پر ایک ایسا زمانہ نہیں آیا جب وہ ایک بےحقیقت چیز تھا ⦿

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ③

ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا ہے۔ ہم اس کو امتحان میں ڈالتے رہتے ہیں اور اِس لئے ہم نے اس کو آنکھ اور کان دیئے ہیں ⦿

فَجَعَلْنٰهُ : بسبب ذالك (جلالین)

اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ④

ہم نے اس کو صحیح راستہ بتا دیا ہے۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ شکر کرتا ہے اور صحیح راستہ پر چلتا ہے یا ناشکری کرتا ہے اور کفر کی راہ اختیار کرتا ہے ◉

إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ سَلٰسِلَا۟ وَأَغْلٰلًا وَسَعِيرًا ۝٥

کافروں کے لئے ہم نے زنجیریں، طوق اور جہنّم تیار کر رکھا ہے ◉

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٦

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٧

رہے نیک لوگ، سو وہ ایسے جام نوش کریں گے جن میں کافور کی آمیزش ہوگی، وہ ایسے چشمے کا پانی ہوگا جس سے اللہ کے بندے لذّت حاصل کریں گے۔ وہ اس چشمہ کو جدھر چاہیں گے لے جائیں گے ◉

عَيْنًا: علیٰ تقدیر مضاف ای ماء عین (بیضاوی)

يَشْرَبُ بِهَا: ملتذا بها (بیضاوی)

يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا: يجرونها حيث شاء واجرا سهلا (بیضاوی، کشاف، جلالین، رازی)

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ

مُّسْتَطِيْرًا ﴿٨﴾

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا

وَّاَسِيْرًا ﴿٩﴾

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً

وَّلَا شُكُوْرًا ﴿١٠﴾

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١١﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی اور اللہ کی محبّت کی خاطر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں: ہم تمہیں محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر کھانا کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کسی معاوضہ کی تمنّا رکھتے ہیں نہ شکر کی۔ تمہیں صرف اِس لئے کھانا کھلا رہے ہیں کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہمارا ربّ ہمیں اس دن نہ پکڑے جس دن چہرے سیاہ ہو رہے ہوں گے اور ہر طرف مصیبت ہی مصیبت ہو گی ◉

اِنّما نُطْعِمُکُمْ: علٰی ارادۃ القول بلسان الحال (بیضاوی)

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً

وَّسُرُوْرًا ﴿١٢﴾

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا

وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۴﴾

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۵﴾

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ

قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۶﴾

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۷﴾

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۸﴾

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۹﴾

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۲۰﴾

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

ان کے خوف کی وجہ سے اللہ ان کو اس دن کی سختی سے بچا
لے گا، اور اس کا کرنا یہ ہوگا کہ ان کے چہرے خوشی سے
چمکنے لگیں گے اور ان کے دل سرور سے بھر جائیں گے۔ وہ

ان کے صبر و ہمّت کے عوض ان کو رہنے کے لئے باغ اور پہننے کے لئے ریشم عطا کرے گا۔ وہ جنّت میں مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں ان کو نہ گرمی کی حدّت ستائے گی نہ سردی کی شدّت۔ جنّت کے سائے ان پر چھا رہے ہوں گے اور اس کے پھل ان کے قریب ہوں گے۔ ان کے سامنے مشروبات کا دَور چاندی کے ساغروں میں اور ایسے کوزوں میں جو شیشوں کی طرح صاف اور چاندی کی طرح چمک رہے ہوں گے چلتا رہے گا۔ پلانے والے ان مشروبات کو ایک اندازے کے مطابق بھر کر ان کے سامنے پیش کریں گے۔ اور وہاں ان کو پیالوں میں ایک ایسا مشروب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کا امتزاج ہو گا اور جو ایک ایسے چشمے سے بھرا جائے گا جو سلسبیل کہلائے گا۔ اور ان کی خدمت کے لئے ان کے آگے اور پیچھے ایسے نوخیز لڑکے رہیں گے جن کی طراوت اور ملاحت ہمیشہ قائم رہے گی۔ جب تُو ان کو دیکھے گا تو تجھے یُوں معلوم ہو گا کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ اور جہاں بھی تیری نظر پڑے گی تجھے ہر طرف نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک عظیم الشان سلطنت نظر آئے گی ◉

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ: بِسَبَبِ خَوْفِهِمْ (بیضاوی، رُوح البیان) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا: نضرةً فی الوجوہ وسرورًا فی القلب (روح البیان)

مُتَّكِـِٕيْنَ: فی الجنّة (روح البیان)

كَانَتْ قَوَارِيْرَا: قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ: تکونت جامعة بین صفاء الزجاجة وبیاض الفضّة (بیضاوی)

مُخَلَّدُوْنَ: دائمون علی ماھم علیہ من الطراوۃ والبھاء (روح البیان)

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۲﴾

اہلِ جنّت نے سبز باریک ریشم اور دبیز کمخواب کے کپڑے پہن رکھے ہوں گے۔ اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا ربّ ان کو ایک ایسا مشروب پلائے گا جو ان کی تمام آلائشوں کو دُور کر دے گا ◉

طَهُوْر : یطھّر شاربہ (بیضاوی، رازی)

ع ۲۳ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۳﴾

ان سے کہا جائے گا: یہ ہے تمہارا انعام۔ تمہارے مجاہدات کی قدر کی گئی ہے ◉

اِنَّ هٰذَا: علی اضمار القول (بیضاوی، رازی، روح البیان)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ ﴿۲۴﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ ﴿۲۵﴾

اے رسول! ہم نے یہ قرآن تجھ پر آہستہ آہستہ اُتارا ہے۔ پس اس کے نفاذ کے لئے جلدی نہ کر اور اپنے ربّ

کے حکم کا صبر کے ساتھ انتظار کر اور ان لوگوں میں سے کسی
گنہگار یا شکرناگزار کی اتباع نہ کر ◉

فَاصْبِرْ: ولا تستعجل (روح البیان) ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۶﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۷﴾

صبح و شام اپنے ربّ کا ذکر کر۔ اور رات کا ایک حصّہ اس کے
حضور سربسجود رہ اور رات کو دیر تک اس کی تسبیح میں
مشغول رہ ◉

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ
يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۸﴾

یہ لوگ دُنیا سے محبّت کرتے ہیں اور اس سخت دن کو جو ان کے
سامنے ہے بھول جاتے ہیں ◉

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ
اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۹﴾

ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے ان کے
اعضاء مضبوط بنائے ہیں۔ ہم جب چاہیں گے اُن کی جگہ اُن
جیسے اَور لوگ لے آئیں گے ◉

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ﴿۳۰﴾

یہ باتیں جو ہم بیان کر رہے ہیں تمہاری عزّت و شرف کی ضامن ہیں کسی پر جبر نہیں۔ جو چاہے اس راہ کو اختیار کرے جو اسکے ربّ کی طرف جاتی ہے ◉

فَمَنْ شَآءَ : ف کا عطف محذوف پر ہے۔

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۳۱﴾

لیکن تم اس راہ کو اختیار نہیں کر سکتے جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ یاد رکھو! اللہ ہر بات کو جانتا ہے، اس کی ہر بات میں حکمت ہے ◉

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِى رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۲﴾

وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے سایہ تلے لے آتا ہے۔ رہے ظالم سو ان کے لئے اس نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ◉

سُورۃُ المُرسلٰتِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں رسول اور قرآن کی صداقت کے دلائل دیئے گئے ہیں اور منکرین کو قیامت سے ڈرایا گیا ہے۔

آیت ۲ تا ۸ :-

فرمایا: وہ نشان جو ہم رسول کی تائید میں پے در پے دکھا رہے ہیں اِس بات کا ثبوت ہیں کہ تم سے جو قیامت اور عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔

آیت ۹ تا ۱۶ :-

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کیا ہے۔

آیت ۱۷ تا ۲۰ :-

فرمایا: اگر تم تکذیب سے باز نہیں آؤ گے تو جس طرح پہلے لوگ ہلاک کر دیئے گئے تم بھی ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔

آیت ۲۱ تا ۲۵ :-

فرمایا: انسان کی حقیقت کیا ہے ؟ ایک حقیر پانی کا قطرہ۔ پھر وہ اِس قدر لن ترانیاں کیوں کرتا ہے ؟ ہم نے تو نبی اس کی ہدایت کے لئے بھیجے ہیں پھر وہ کیوں ان کا انکار کرتا ہے ؟

آیت ۲۶ تا ۲۹ :-

فرمایا: ہم نے زمین کو تمہاری رہائش کے قابل بنایا۔ جب ہم نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے تو ابدی زندگی کے لئے کوئی انتظام کیوں نہیں کیا ہوگا۔ پھر تم ہمارے نبیوں کا انکار کیوں کرتے ہو ؟

آیت ۳۰ تا ۴۱ :-

فرمایا: اگر تم نبیوں کے انکار سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں دوزخ میں ڈال دیں گے اور تم نہ ہی کوئی عذر پیش کر سکو گے اور نہ ہی ہمارے عذاب سے بچنے کی کوئی راہ پاؤ گے۔

آیت ۴۲ تا ۴۶ :-

اہلِ دوزخ کے ذکر کے ساتھ اہلِ جنّت کا ذکر بھی کر دیا تا کہ تصویر کے دونوں رُخ سامنے آجائیں۔

آیت ۴۷ تا ۵۰ :-

پھر خطاب کا رُخ مجرموں کی طرف موڑ کر ان کو قیامت کے دن سے ڈرایا ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا راستہ اختیار کرنے کو کہا ہے۔

آیت ۵۱ :-

آخر میں فرمایا: اگر یہ قرآن کو نہیں مانتے جو سراسر ہدایت ہے اور دین و دُنیا کی فلاح کا ضامن ہے تو کس کتاب کو مانیں گے۔
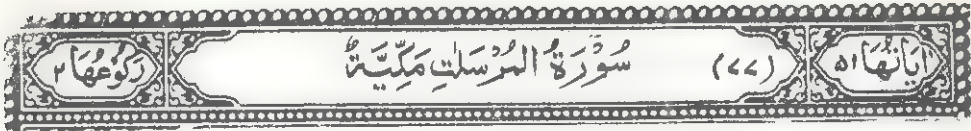
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ②

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ③

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ④

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ⑤

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ⑥

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ⑦

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۭ⑧

مَیں ان نشانوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو پے درپے نازل ہو رہے ہیں اور باطل کو خس و خاشاک کی طرح اُڑا رہے ہیں، اور مَیں ان نشانوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو سچائی کو دُور دُور پھیلا رہے ہیں اور حق کو باطل سے جُدا کر رہے ہیں

اور اللہ کی یاد دلوں میں زندہ کر رہے ہیں، جن کی غرض یہ ہے
کہ بندوں کے پاس کوئی عذر نہ رہے اور ان کو آنے والے
عذاب سے خبردار کر دیا جائے: تم سے جو وعدہ کیا جا رہا ہے
پُورا ہو کر رہے گا ◉

اَلْمُرْسَلٰت : مرسل کی جمع مؤنث۔ بھیجی ہوئی۔ مفسّرین نے اِس کے مندرجہ ذیل معانی بھی کئے ہیں:۔

(۱) الملائکۃ (۲) قرآن کی آیات (۳) النفوس الکاملۃ (۴) عذاب اور رحمت کی ہوائیں (بیضاوی)

عُرْفًا : پے درپے ، بابرکت

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا : للاعذار والانذار من اللّٰہ تعالیٰ (جلالین، طبری)

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۹﴾

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۱۰﴾

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۱﴾

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۲﴾

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۳﴾

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۴﴾

لوگو! کچھ اس دن کا بھی دھیان کرو جس دن ستارے ماند پڑ
جائیں گے، اور آسمان پھٹ جائے گا، اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر

دیئے جائیں گے اور رسول اپنے وقتِ مقررہ پر مبعوث کئے جائیں گے۔

کچھ غور تو کرو! ہم نے یہ نشانات کس دن کے لئے اٹھا رکھے ہیں؟ قیامت ہی کے دن کے لئے ◉

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۟ؕ ﴿۱۵﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور تمہیں کیا معلوم کہ قیامت کا دن کیا ہے! اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۟ؕ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۰﴾

کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ ان کے پچھلوں کو بھی ہم انہی کی طرح ہلاک کریں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۟ۙ ﴿۲۱﴾

فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍۙ ﴿۲۱﴾

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍۙ ﴿۲۲﴾

فَقَدَرْنَا ۖۗ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا جسے ہم نے ایک مقررہ مدّت تک ایک محفوظ جگہ میں رکھا ؟ پھر ہم نے ایک معیار کے مطابق تمہاری تشکیل کی۔ اور ہم کیسی اچھی تشکیل کرتے ہیں۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًاۙ ﴿۲۵﴾

اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًاۙ ﴿۲۶﴾

وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًاؕ ﴿۲۷﴾

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

کیا ہم نے زمین کو اس قابل نہیں بنایا کہ زندوں اور مُردوں کو سمیٹ لے ؟ اور ہم نے اس میں اُونچے پہاڑ بنائے ہیں اور

تمہیں پینے کے لئے میٹھا پانی دیا ہے۔ اس دن نبیوں کا انکار
کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۳۰

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝۳۱

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝۳۲

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝۳۳

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝۳۴

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۵

اُس دن منکروں سے کہا جائے گا: اس دوزخ کی طرف چلو جس کا
تم انکار کرتے تھے۔ اس سائے کی طرف چلو جس کے تین پہلو ہیں،
جو نہ سائے کا کام دیتا ہے اور نہ شعلوں سے بچاتا ہے۔ دیکھو!
آگ قلعوں کی طرح اُونچے اُونچے شرارے پھینک رہی ہے جو
یوں دکھائی دے رہے ہیں گویا کہ زرد اُونٹ ہیں۔ اُس دن
نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اِنْطَلِقُوْا: یقال یومئذٍ للمکذّبین (بیضاوی، روح البیان) ایک جہت سے یہاں بڑی بڑی
طاقتوں کا ذکر ہے جو دُنیا پر چھا جائیں گی اور جن کی تکونی جنگ دُنیا کو جہنّم میں دھکیل دے گی۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝۳۶

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾

یہ وہ دن ہو گا جب ان کی زبانیں گنگ ہو جائیں گی اور ان کو عذر پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾

ع وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾

اللہ ان سے کہے گا: یہ فیصلہ کا دن ہے ہم نے تم کو اور تمہارے اگلوں کو جمع کر دیا ہے۔ اگر تم میرے عذاب سے بچنے کی کوئی تدبیر کر سکتے ہو تو ابھی سے کر لو۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔـا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۴۵﴾

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۴۶﴾

اس دن وہ لوگ جو اللہ کا تقوٰی اختیار کرتے ہیں ایسے مقامات میں رکھے جائیں گے جہاں سائے اور چشمے ہوں گے اور ان کو تمام وہ میوے ملیں گے جن کی وہ خواہش کریں گے۔ ان کو کہا جائے گا: کھاؤ اور پیو اور مزے لوٹو۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ ہم نیک عمل کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

كُلُوۡا وَتَمَتَّعُوۡا قَلِیۡلًا اِنَّكُمۡ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۴۸﴾

اے منکرو! تھوڑے دن اور کھا پی لو اور مزے لوٹ لو۔ تم مجرم ہو۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے تباہی ہی تباہی ہے ◉

وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا یَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۹﴾

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۵۰﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فرمانبرداری کرو تو وہ فرمانبرداری نہیں کرتے۔ اس دن نبیوں کا انکار کرنے والوں کے لئے

تباہی ہی تباہی ہو گی ◉

اِرْكَعُوْا : اطیعوا (بیضاوی، روح البیان)

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

اگر یہ لوگ قرآن کو نہیں مانتے تو اس کے بعد کونسی کتاب کو مانیں گے ؟ ◉

الأستفهام للتعجب (روح البیان)

سُوْرَةُ النَّبَاَ

ربطِ آیات

اِس سورت میں قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۱۴ :۔

فرمایا: قیامت آکر رہے گی۔ اِس میں شک نہ کرو۔ دیکھو! جب ہم نے تمہاری عارضی زندگی کے لئے اِس قدر سامان کئے ہیں، زمین و آسمان بنائے ہیں، پہاڑ بنائے ہیں، دن بنایا ہے، رات بنائی ہے، تمہیں مرد و زن بنایا ہے تو تمہاری ابدی زندگی کے لئے کوئی اہتمام کیوں نہیں کیا ہوگا۔

پھر قیامت اور اس کے احوال کا اور دوزخ اور جنّت کا ذکر کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے◉

الجزء ۳۰

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ②

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ③

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ④

یہ لوگ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ کیا ہیبت ناک دن کے بارے میں، یعنی اس دن کے بارے میں جس کے متعلق یہ مختلف الخیال ہیں؟ ◉

النَّبَاِ الْعَظِيْمِ: نبأ یوم القیامة (شوکانی) مفسّرین نے اِس کے معنے قرآن بھی کئے ہیں۔ اِس کے معنے عظیم الشان پیشگوئی کے بھی ہو سکتے ہیں۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤

ان کو اس دن کے بارے میں ہرگز شک نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ اس کا نتیجہ جلد ہی جان لیں گے ◉

كَلَّا: لیس امر البعث ممّا ینکر او یُشکّ فیه (روح البیان)

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑥

ہم پھر کہتے ہیں کہ ان کو اس دن کے بارے میں شک نہیں کرنا
چاہیئے۔ وہ اس کا نتیجہ جلد ہی جان لیں گے ◉

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ⑦

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ⑧

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ⑨

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ⑩

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ⑪

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۠⑫

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ⑬

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ⑭

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ⑮

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ⑯

وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ؕ﴿۱۶﴾

کیا ہم نے زمین کو ایک وسیع فرش کی طرح نہیں بنایا اور پہاڑوں کو اس میں میخوں کی طرح نہیں گاڑا؟ اور یہی نہیں، ہم نے تمہیں مرد و زن بنایا ہے اور ہم نے نیند تمہارے آرام کے لئے بنائی ہے اور رات تمہاری پردہ پوشی کے لئے بنائی ہے۔ اور ہم نے دن کو تمہارے لئے معاش کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور ہم نے تمہارے اُوپر سات مضبوط آسمان بنائے ہیں اور ہم نے ایک روشن چراغ بنایا ہے اور ہم بادلوں سے موسلا دھار بارش برساتے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ اناج اور سبزی اور گھنے گھنے باغ اُگائیں ◉

اَوۡتَادًا: لھا (رُوح البیان، جلالین)

جب عارضی زندگی کے لئے اِس قدر اہتمام کیا ہے تو ابدی زندگی کے لئے کیونکر نہ کیا ہوگا۔

اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ مِیۡقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَکَانَتۡ اَبۡوَابًا ۙ﴿۱۹﴾

وَّسُیِّرَتِ الۡجِبَالُ فَکَانَتۡ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾

دیکھو! قیامت کا دن مقرر ہے۔ اس دن بگل بجایا جائے گا اور تم گروہ در گروہ اللہ کے حضور پیش ہو گے۔ اس دن آسمان کے راز فاش کر دیئے جائیں گے اور اس میں دروازے ہی دروازے

نظر آئیں گے - اور پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے اور ریت کی مانند ہو جائیں گے ◉

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾

لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾

لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾

جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾

دیکھو! جہنّم وہ جگہ ہے جہاں فرشتے کافروں کے لئے گھات لگائے بیٹھے ہیں، یعنی سرکشوں کا ٹھکانا۔ وہ وہاں برسوں پڑے رہیں گے۔ وہاں نہ ان کو ٹھنڈی ہوا آئے گی اور نہ گرم پانی اور زخموں کی دھوون کے سوا پینے کو کوئی چیز ملے گی۔ یہ ہوگا ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ◉

مِرْصَادٌ : گھات میں بیٹھنے کی جگہ۔ قید خانہ۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾

ان لوگوں کو توقع نہ تھی کہ ایک دن ان کا حساب بھی لیا جائے گا۔
انہوں نے ہماری آیات کو بڑی بیباکی سے جھٹلایا ◉

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۳۰﴾

ہم انکے تمام اعمال ضبطِ تحریر میں لے آئے ہیں ◉

كُلَّ شَيْءٍ : من الاعمال (جلالین)

اَحْصَيْنٰهُ : ضبطناه (جلالین، کشاف، بیضاوی)

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۱﴾

جب وہ جہنّم میں ڈالے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا : ذرا اس عذاب کو چکھو۔ اگر تم کچھ اور مانگو گے تو ہم تمہیں اور عذاب دیں گے ◉

فَذُوْقُوْا : ای فیقال لھم عند وقوع العذاب (جلالین)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۲﴾

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۳﴾

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۴﴾

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۵﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۶﴾

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۷﴾

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۸﴾

رہے وہ لوگ جو اللہ کا تقوٰی اختیار کرتے ہیں سو ان کو جو وہ چاہیں گے ملے گا ۔ ایسے باغات جن میں چشمے جاری ہوں گے ، اور انگور کا پھل ، اور ایسی نوخیز عورتیں جو ان کی ہم عمر ہوں گی اور چھلکتے ہوئے جام ۔ وہاں وہ نہ کوئی لغو بات سُنیں گے نہ جھوٹ۔ یہ ہے ان کے اعمال کا بدلہ جو تیرا ربّ ان کو دے گا ، وہی جو آسمان اور زمین کا اور تمام ان چیزوں کا ربّ ہے جو ان کے درمیان ہیں ، جو رحمٰن ہے ، جس کے حضور کسی کو بات کرنے کی طاقت نہیں ۔ یہ ایسی عطا ہو گی کہ وہ پکار اُٹھیں گے کہ اب ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ◉

عَطَآءً حِسَابًا : ای کثیر ، من قولھم اعطانی ، فاحسبنی ای اُکثر علیّ حتّٰی قلت حسبی (جلالین)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۹﴾

اس دن رُوح القدس اور فرشتے صفیں باندھے اس کے حضور کھڑے ہوں گے اور سوائے اس شخص کے جسے رحمٰن اجازت دے کوئی بات نہیں کرے گا اور وہ جو کچھ بھی کہے گا سچّی بات کہے گا ◉

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

یہ دن واقع ہو کر رہے گا۔ پس جو شخص اپنے ربّ کی پناہ لینا چاہتا ہے ابھی سے لے لے ◉

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع ۲

اے لوگو! ہم نے تمہیں اس عذاب سے خبردار کر دیا ہے جو تمہارے سروں پر منڈلا رہا ہے، یعنی اس دن کے عذاب سے جب ہر ایک شخص اپنے ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے آگے بھیجے ہیں اور کافر کہے گا: اے کاش! آج میں مٹی ہوتا ◉

سُورَۃُ النّٰزِعٰتِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قرآن کی حقانیت کے دلائل دیئے ہیں اور قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۶ :-

فرمایا: ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ مسلمان اکنافِ عالَم میں غالب آئیں گے۔ اگر ہماری یہ بات پوری ہوگئی تو جان لو کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔

آیت ۷ تا ۴۲ :-

پھر قیامت کا ذکر کیا اور ان کے اِس اعتراض کا جواب دیا کہ جب ہم مرکر گل سڑ جائیں گے تو کیونکر زندہ کئے جائیں گے۔ فرمایا: یہ کام ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں۔ ہم آناً فاناً قیامت کو لے آئیں گے۔ لیکن کان کھول کر سُن لو کہ ہمیں خوب معلوم ہے کہ تم نے یہ سوال علم حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا بلکہ استہزاء کے طور پر کیا ہے۔ ہم تمہیں اِس کا علمی جواب بھی دیتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ اگر تم سیدھے نہیں ہوتے تو ہم تمہارے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ کیا تھا۔ سُنو! جب ہم نے زمین و آسمان بنا ڈالے تو تمہیں دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے۔ پھر قیامت کے بعض احوال کا اور دوزخ اور جنّت کا ذکر کیا تاکہ ان کے دل میں خشیت پیدا ہو۔

آیت ۴۳ تا ۴۷ :-

ان کے اِس سوال کا کہ قیامت کب آئے گی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ یہ آناً فاناً آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے آنے کے وقت کو پردۂ راز میں رکھا ہے لیکن ایک جہت سے یہ ہمارے رسول کے آنے کے ساتھ ہی آگئی ہے اب تمہارے پندار اور غرور کو توڑ دیا

جائے گا اور تمہیں ذلیل و رُسوا کیا جائے گا۔ کیا یہ قیامت نہیں؟ پھر ایک جہت سے یہ تمہارے مرنے کے ساتھ ہی آجائے گی اور اس وقت تم کہو گے کہ ہم تو دُنیا میں چند ساعت ہی رہے۔ پس پیشتر اس کے کہ وہ گھڑی آئے جب تم پیچھے کی طرف نہیں پلٹ سکو گے آگے کا انتظام کر لو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ②

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ③

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ④

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ⑤

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ⑥

مَیں ان لوگوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو پوری تندہی سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور سُبک رفتاری کے ساتھ دُنیا میں پھیل جائیں گے حتّٰی کہ وہ تمام علوم و فنون میں سبقت لے جائیں گے اور دُنیا میں حکمت اور تدبّر سے حکومت کریں گے ؛ یہ کلام اللہ کا کلام ہے ◉

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا : صفات النفس الغزاۃ (بیضاوی) وجواب ھٰذہ الاقسام محذوف

(جلالین)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾
قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ﴿٨﴾
أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾

لوگو! کچھ اُس دن کا بھی دھیان کرو جب زمین کانپ اُٹھے گی اور جھٹکے کے بعد جھٹکا آئے گا: اُس دن دل دھڑک رہے ہوں گے اور آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ◉

يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾
أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً ﴿١١﴾
قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾

یہ لوگ کہتے ہیں: کیا ہم دوبارہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے؟ کیا یہ اُس وقت ہوگا جب ہماری ہڈیاں بھی گل سڑ کر کھوکھلی ہو جائیں گی؟ پھر وہ مُنہ بنا بنا کر کہتے ہیں: یہ لوٹنا تو بڑے گھاٹے کا لوٹنا ہے ◉

قَالُوا: بطريق الاستهزاء (روح البيان)

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۭ﴿۱۵﴾

وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کام ہمارے لئے مشکل ہے۔ بس نوبت پر ایک ضرب لگے گی اور ایلو! وہ یکایک میدان میں نکل کھڑے ہوں گے ◉

فَاِنَّمَا : متعلق بمحذوف ای لا تستصعبوھا فما ھی الا (کشاف،بیضاوی)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۶﴾

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۷﴾

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۠ۖ﴿۱۸﴾

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۹﴾

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۲۰﴾

کیا تُو نے موسیٰ کا واقعہ بھی سُنا؟ یعنی اُس وقت کا واقعہ جب اس کے ربّ نے اسے طویٰ کی مقدّس وادی میں پکارا اور کہا: فرعون کی طرف جا۔ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ اور اسے کہہ: کیا تجھے اِس بات کی خواہش ہے کہ تُو پاک ہو جائے اور مَیں تجھے تیرے ربّ کا راستہ دکھاؤں اور تُو اس سے ڈرنے لگے؟ ◉

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۠ۖ﴿۲۱﴾

چنانچہ موسیٰ فرعون کے پاس اللہ کا پیغام لے کر پہنچا اور اس نے

اسے بڑے بڑے نشان دکھائے ◉

فَاَرٰىهُ: ای فذھب وبلغ فارٰہ (بیضاوی، رازی) ف کا عطف محذوف پر ہے۔

اَلْاٰيَةَ الْكُبْرٰى: اومجموع معجزاته فانها باعتبار دلالتها کالاٰیۃ الواحدۃ (بیضاوی)

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

لیکن فرعون نے اس کا انکار کیا اور اللہ کی نافرمانی کی۔ اور پھر اسنے نافرمانی کی طرف ایک قدم اور بڑھایا اور خود بھی اطاعت سے مُنہ موڑا اور لوگوں کو بھی راہِ راست سے روکنے کی کوشش کرنے لگا۔ چنانچہ اس نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور پکارا اور کہا:

مَیں ہی تمہارا سب سے بڑا ربّ ہوں ◉

فَكَذَّبَ وَعَصٰى: فکذّب موسٰی وعصی اللہ (بیضاوی، جلالین)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

اس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ اللہ نے اس کو دُنیا اور آخرت میں ایک عبرتناک سزا دی ◉

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

دیکھو! اللہ سے ڈرنے والے کے لئے اِس قصّہ میں بہت بڑی

عبرت ہے ۞

ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۸﴾

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۹﴾

وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۳۰﴾

وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۱﴾

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿۳۲﴾

وَ الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۳﴾

مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۴﴾

لوگو! کیا تمہیں پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمانوں کو جو اس نے بنائے؟ اس نے ان کو بلند کیا اور ان کو مکمل کیا۔ اور اس نے ان کی راتوں کو تاریک بنایا اور ان کے دنوں کو روشن بنایا۔ اور اس کے بعد اس نے زمین کو ہموار کیا اور اس میں پانی کے چشمے جاری کئے اور چراگاہیں اُگائیں۔ اور اس نے پہاڑوں کو زمین میں مستحکم کیا۔ اِس طرح اس نے تمہاری اور تمہارے جانوروں کی زلیست کا سامان مہیّا کیا ۞

آسمانوں سے مراد یہاں اجرامِ فلکی ہیں۔ دیکھئے تمہید ص۹

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا: شروع شروع میں حیوانی زندگی کو برقرار رکھنے کیلئے چراگاہیں

منتظر شہود پر آئیں۔ کھیتی باڑی کا کام بعد میں شروع ہوا (۳۹ : ۲۲)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۵﴾

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۶﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۷﴾

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۸﴾

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۹﴾

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۰﴾

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۱﴾

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۲﴾

دیکھو! جب آفتِ عظیم آئے گی، یعنی وہ دن آئے گا جب انسان اپنی تمام جدّوجہد کو یاد کرے گا اور ہر ایک دیکھنے والی آنکھ دوزخ کو دیکھ لے گی، جس نے سرکشی کی اور دُنیوی زندگی کو آخروی زندگی پر ترجیح دی، اُس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا، لیکن وہ شخص جو اپنے ربّ کی کبریائی سے ڈرتا رہا اور اپنے آپ کو بیہودہ خواہشوں سے بچاتا رہا اس کا ٹھکانا جنّت ہو گا ◉

وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا: قدمھا علی الآخرۃ (شوکانی)

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَاؕ﴿۴۲﴾

اے رسول! یہ لوگ تجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہوگی؟ ◉

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَاؕ﴿۴۳﴾

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَاؕ﴿۴۴﴾

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَاؕ﴿۴۵﴾

كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا۠﴿۴۶﴾ ع ۲

وہ کس بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ خود تُو ہی قیامت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اس کا پُورا علم تو صرف تیرے رب کو ہے۔ تیرا کام تو صرف اِتنا ہے کہ ان لوگوں کو جو قیامت کا خوف رکھتے ہیں ان کے اعمال کے نتائج سے آگاہ کر دے۔ جس دن وہ قیامت کو دیکھیں گے انہیں یوں محسوس ہوگا کہ وہ دُنیا میں صرف ایک شام یا ایک صبح رہے تھے ◉

دوسری جگہ فرمایا اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (۴۳: ۶۲)

سُوْرَۃُ عَبَسَ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۷:۔

رسولِ پاکؐ کو اِس بات پر زجر کی کہ اندھے کی طرف ہلکی سی بے رُخی بھی کیوں کی۔اِن آیات میں اِس بات کی طرف واضح اشارہ کیا ہے کہ اب بڑا وہ نہیں ہو گا جو قوم کی نگاہ میں بڑا ہے بلکہ بڑا وہ ہو گا جو صداقت کو قبول کر لیتا ہے۔

آیت ۱۸ تا ۴۳:۔

فرمایا: دیکھو ہمارے تم پر کس قدر احسان ہیں۔ہم تم کو حالت بہ حالت ترقی دے کر مکمل انسان بناتے ہیں، پھر نیک و بد کے راستے سمجھاتے ہیں، اور پھر موت دیتے ہیں اور پھر زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم تمہاری زندگی کے لئے طرح طرح کے پھل اور میوے اُگاتے ہیں۔قیامت تو تمہارے ارتقاء کی ایک منزل ہے۔پس تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اپنی ترقی کی منزل کی طرف قدم بڑھاؤ اور جنّت کو حاصل کرو اور ان راہوں کو ترک کر دو جو تمہیں اس منزل سے دُور لے جاتی ہیں اور دوزخ میں ڈال دیتی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓی ②

اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی ③

اِس لئے کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا اُس نے تیوری چڑھائی اور مُنہ پھیر لیا ◉

حضورؐ عمائدِ قریش کو تبلیغ کر رہے تھے کہ ابنِ اُمِّ مکتوم نے آکر تقاضا کیا کہ اے رسول جو کچھ خدا نے تجھے سکھایا ہے مجھے بھی سکھا۔ اس پر حضورؐ چیں بجبیں ہوئے۔ اگرچہ اندھا حضورؐ کے تیور نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو مکارِمِ اخلاق کے بلند ترین مقام پر پہنچانا چاہتا تھا اِس لئے زجر فرمائی۔

آیت ۳ میں غیبت سے خطاب کی طرف انتقال کیا ہے جس سے زجر میں شدت کا اظہار مقصود ہے۔

وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰٓی ④

اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی ⑤

اے رسول! تجھے اس کے دل کی کیفیّات کی کیا خبر؟ شاید کہ وہ اپنی اصلاح کر لیتا یا نصیحت پر دھیان دیتا اور نصیحت اس کو فائدہ دیتی ◉

وَمَا يُدْرِيْكَ: بحاله و يُطلعك علىٰ باطن امره (روح البيان، شوكانی)
لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى: مستأنفة (شوكانی، روح البيان)

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۶﴾

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۷﴾

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۸﴾

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۹﴾

وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۱۰﴾

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۱﴾

جو شخص لاپرواہی برت رہا ہے اس کی طرف تو تُو توجّہ کر رہا ہے حالانکہ اگر وہ اپنی اصلاح نہیں کرتا تو تجھ پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن جو شخص تیری طرف دوڑتا ہوا آ رہا ہے اور اللہ سے ڈر رہا ہے تو اس سے بے رُخی برت رہا ہے ◉

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۲﴾

فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۳﴾

فِىۡ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۴﴾

مَّرۡفُوۡعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۵﴾

بِاَيۡدِىۡ سَفَرَةٍ ﴿۱۶﴾

كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ ﴿۱۷﴾

خبردار! ایسی بات پھر کبھی نہ ہو۔قرآن ایک نصیحت ہے، جو چاہے اس کو قبول کرے۔اس کا ذکر ایسے صحیفوں میں موجود ہے جن کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، جن کی شان بڑی بلند ہے، جو رطب و یابس سے پاک ہیں اور جو جلیل القدر اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے ہیں ◉

كَلَّآ : لا تفعل مثل ذالك (جلالین، کشاف، بیضاوی، رازی)

اِنَّهَا : ای القراٰن۔والتانیث باعتبار الخبر وھو قولہٗ تذکرۃ (روح البیان، بیضاوی)

فِىۡ صُحُفٍ : خبر محذوف (بیضاوی، رُوح البیان)

قُتِلَ الۡاِنۡسَانُ مَاۤ اَكۡفَرَهٗ ﴿۱۸﴾

انسان پر لعنت ہو وہ کتنا ناشکرا ہے ◉

مِنۡ اَىِّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۹﴾

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ﴿۲۰﴾

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۙ﴿۲۱﴾

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ﴿۲۲﴾

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ﴿۲۳﴾

اللہ اس کو کس حقیر چیز سے پیدا کرتا ہے ؟ پانی کے ایک قطرہ سے ۔ وہ اسے پیدا کرتا ہے پھر اس کی نشوونما کرتا ہے ، پھر اس کے لئے نیکی اور بدی کے راستے کھول دیتا ہے ، پھر اس کو موت دیتا ہے اور پھر قبر میں ڈالتا ہے ۔ اور پھر جب وہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا ◉

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ : ذلل لہٗ سبیل الخیر والشّر (بیضاوی ، روح البیان ، شوکانی)

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ﴿۲۴﴾

دیکھو ! انسان کو جو حکم دیا گیا وہ بجا نہیں لاتا ◉

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ﴿۲۵﴾

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ﴿۲۶﴾

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ﴿۲۷﴾

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّاۙ﴿۲۸﴾

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًاۙ﴿۲۹﴾

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًاۙ﴿۳۰﴾

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًاۙ﴿۳۱﴾

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّاۙ﴿۳۲﴾

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْؕ﴿۳۳﴾

انسان ذرا اپنی خوراک پر غور کرے! ہم کس طرح پانی کو بادلوں سے برساتے ہیں پھر زمین میں شگاف کرتے ہیں اور پھر اس میں دانہ، انگور، سبزی، زیتون، کھجوریں اور گھنے باغ اور میوے اور چارہ اُگاتے ہیں۔ یہ چیزیں تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے زلیست کا سامان ہیں ◉

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا: کیف (رازی)

مَتَاعًا لَّكُمْ: نعل ذالك تمتيعا لكم (روح البیان، رازی)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ﴿۳۴﴾

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِۙ﴿۳۵﴾

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۶﴾

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۷﴾

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۸﴾

جس دن وہ آواز آئے گی جو کانوں کو بہرہ کر دے گی، یعنی
جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور
اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کو چھوڑ کر بھاگ اُٹھے گا۔ اُس
دن ہر ایک آدمی کی ایسی حالت ہو گی کہ اسے کسی اور کا
خیال نہیں آئے گا ◉

يَوْمَ: بدل من اذا (جلالین)
يُغْنِيْهِ: يشغله عن الاقرباء (شوکانی)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۹﴾

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۴۰﴾

اُس دن بعض چہرے چمک رہے ہوں گے، شگفتہ
و شاداں ◉

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۱﴾

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۲﴾

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۱ ۴۲

اور اس دن بعض چہرے خاک آلود ہوں گے، ان پر سیاہی چھا رہی ہو گی۔ یہی کافر اور فاجر ہیں ◉

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر

ربطِ آیات

اِس سُورت میں آخری زمانہ کے متعلق بعض پیشگوئیاں ہیں اور رسول اور قرآن کی صداقت کے دلائل دیئے ہیں اور بعض اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

آیت ۲ تا ۱۵ :-

آخری زمانہ کے متعلق بعض پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔

آیت ۱۶ تا ۳۰ :-

فرمایا : کیا قرآن کا ان باتوں کو بیان کرنا جو ابھی پردۂ خفاء سے عالمِ وجود میں نہیں آئیں اور ایسے علوم کو بیان کرنا جو ہنوز انسانی دسترس سے باہر ہیں اس کی صداقت کی دلیل نہیں ؟ قرآن کی تعلیم کا نکتۂ مرکزی یہ ہے کہ تمہیں ایک دن اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اب کائنات پر غور کرو اس کا ذرہ ذرہ بتا رہا ہے کہ اس ابتداء کی انتہاء ہے، یہ یونہی وجود میں نہیں آگئی ، اِس کے پیچھے ایک صاحبِ ارادہ ہستی کا ارادہ کارفرما ہے۔ دیکھو! کیا کائنات پکار پکار کر قرآن کی صداقت کا اعلان نہیں کر رہی۔ کیا یہ پاگل کا کلام ہے جو سراسر دلائل و براہین سے پُر ہے۔
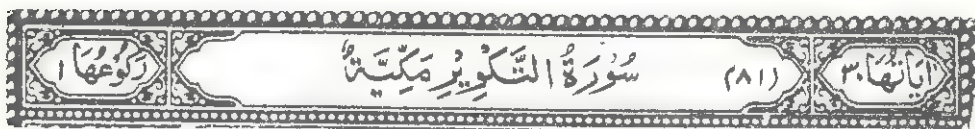
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ②

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ③

وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ④

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ⑤

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ⑥

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ⑦

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ⑧

وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ ⑨

بِاَيِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ ۝۱۰

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۙ ۝۱۱

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۙ ۝۱۲

وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ۙ ۝۱۳

وَاِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ۙ ۝۱۴

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ؕ ۝۱۵

جب سُورج کو لپیٹ دیا جائے گا، جب ستارے تاریک ہو جائیں گے، جب پہاڑ اکھیڑ کر پھینک دیئے جائیں گے، جب اونٹنیوں سے کام لینا چھوڑ دیا جائے گا، جب وحشی قوموں کو اکٹھا کیا جائے گا، جب دریاؤں کو روک کر ان کی سطح بلند کی جائے گی، جب لوگ ایک دوسرے کے قریب کر دیئے جائیں گے، جب زندہ درگور ہونے والی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ یہ کس جُرم کے عوض قتل کی گئی، جب کتابیں عام کی جائیں گی، جب آسمان کے پردے اُٹھا دیئے جائیں گے، جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی، جب جنّت قریب کر دی جائے گی: اُس دن ہر ایک شخص اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لے گا ◉

سُیِّرَتۡ: قلعت عن الارض وسیّرت فی الھواء (شوکانی)

وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ : اِس کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں: جب زندہ درگور ہونے والی سے پوچھا جائے گا تو کس جُرم کے عوض قتل کی گئی۔ علّامہ رازی کہتے ہیں انّ الانسان قد یسأل عن حال نفسہ عند المعاینۃ بلفظ الغائبۃ۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۶﴾

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۷﴾

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۸﴾

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۹﴾

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۰﴾

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۱﴾

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۲﴾

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۴﴾

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۵﴾

مَیں ان ستاروں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو پیچھے کو ہٹ رہے ہیں یعنی ان ستاروں کو جو غروب ہو

رہے ہیں، اور میں رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں،
جب وہ جانے لگتی ہے اور میں صبح کو شہادت کے طور پر پیش
کرتا ہوں جب وہ پھوٹنے لگتی ہے: قرآن ایک معزز فرشتے کا
لایا ہوا کلام ہے، جو بڑی قوتوں کا مالک ہے، صاحبِ عرش کے
ہاں ذی مرتبہ ہے، آسمانوں میں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امین ہے۔
اور وہ جو ایک دن تم پر حکومت کرنے والا ہے پاگل نہیں، اس نے
اپنے ربّ کی تجلّی اُفقِ مبین پر دیکھی اور وہ غیب کی خبریں بتانے
میں بخیل نہیں ◉

آج سائنسدان بتا رہے ہیں کہ ستارے پیچھے کو ہٹ رہے ہیں اور اس طرح دُنیا پھیل رہی ہے لیکن
قرآن نے یہ بات چودہ سو سال پہلے بتا دی تھی۔

مُطَاعٍ ثَمَّ: فی السّموات (روح البیان، جلالین، شوکانی)

روح البیان اور جلالین میں مطاع کے معنے مستجاب الدعوۃ کے بھی دیئے گئے ہیں۔ اِس اعتبار سے
معنے ہوں گے: قرآن ایک معزز رسول پر اُترا ہوا کلام ہے جو بڑی قوتوں کا مالک ہے، صاحبِ عرش
کے ہاں ذی مرتبہ ہے، مستجاب الدعوات ہے، امین ہے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ: وھٰذا ایضا جواب القسم (جلالین، روح البیان)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٦﴾

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٧﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٩﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾

قرآن کسی لعنتی شیطان کا کلام نہیں۔ تم کدھر جا رہے ہو۔ یہ تمام جہانوں کے لئے عزّت و شرف کا پیغام ہے یعنی تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو راہِ راست کو اختیار کرنا چاہیں۔

اور اے مومنو! تم تو وہی کچھ چاہتے ہو جو اللہ ربّ العالمین چاہتا ہے ◉

سُورَۃُ الاِنفِطَارِ

ربطِ آیات

اِس سورت میں اللہ اور قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۶ :۔

اِن آیات میں آخری زمانہ کے متعلق چند پیشگوئیاں کی ہیں۔

آیت ۷ تا ۲۰ :۔

فرمایا: کیا تم اُس خدا سے برگشتہ ہوتے ہو جو علّام الغیوب ہے، قادر و توانا ہے اور تمام برکات کا سرچشمہ ہے اور قیامت کا انکار کرتے ہو۔ یاد رکھو! تمہارے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا اور پھر جو جنّت میں داخل ہونے کے لائق ہیں انہیں دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس دن ہر ایک اپنے کئے کا پھل پائے گا اور کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ⊙

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ②

وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ③

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ④

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ⑤

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑥

جب آسمان پھٹ جائے گا، جب ستارے ٹوٹ جائیں گے، جب دریا پھاڑ دیئے جائیں گے، جب قبریں اکھیڑ[1] دی جائیں گی، اُس وقت انسان جان لے گا کہ اس نے کیا کیا اور کیا نہ کیا ⊙

[1] یعنی آثارِ قدیمہ کی دریافت کی جائے گی یا گذشتہ علوم سے پردہ اُٹھایا جائے گا۔

یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْکَرِیْمِ ⑦

الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ⑧

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٩

اے ناشکرے انسان! کس چیز نے تجھے تیرے ربِ کریم سے برگشتہ کر دیا یعنی اس سے جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے مکمل انسان بنایا، تجھے مناسب قویٰ عطا کئے حتیٰ کہ جس صورت میں چاہا تجھے ڈھال دیا ◉

اَلْاِنْسَانُ : الکافر (جلالین)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝١٠

لوگو! تمہارے لئے اپنے رب سے برگشتہ ہونا ہرگز جائز نہیں۔ لیکن اس سے برگشتہ ہونا تو ایک طرف رہا تم تو روزِ جزاء ہی کے منکر ہو ◉

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١١

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١٢

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٣

یاد رکھو! تمہارے تمام اعمال پر فرشتے نگران ہیں یعنی وہ جلیل القدر کاتب جو تمہارے ہر ایک فعل کو جانتے ہیں ◉

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٤

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٥

يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ ﴿۱۶﴾
وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ ﴿۱۷﴾ؕ

سُن لو! نیک لوگ جنّت کی نعمتوں کا حظ اُٹھائیں گے، لیکن بدکار جہنّم میں جائیں گے۔ وہ جزا سزا کے دن اس میں داخل ہوں گے اور وہ اس سے نکل نہیں سکیں گے ◉

بِغَآئِبِيۡنَ : بمخرجین (جلالین)

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ﴿۱۸﴾ۙ
ثُمَّ مَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ ﴿۱۹﴾ؕ
يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًاؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۲۰﴾ع

اور تجھے کیا معلوم کہ جزا سزا کا دن کیا ہے؟ ہاں تجھے کیا معلوم کہ جزا سزا کا دن کیا ہے؟ یہ وہ دن ہے جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ اس دن صرف اللہ ہی کا حکم چلے گا ◉

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قیامت کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۳۷:-

فرمایا: ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو لین دین میں دھوکہ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے اعمال نامے سجّین سے نکال کر ان کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے اور ان کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے برعکس نیک لوگ جنّت میں داخل کئے جائیں گے۔

ایک وقت تھا کہ کافر مومنوں کا تمسخر اُڑایا کرتے تھے۔ لیکن اُس دن کافر تو جہنّم میں ہوں گے اور مومن جنّت میں۔
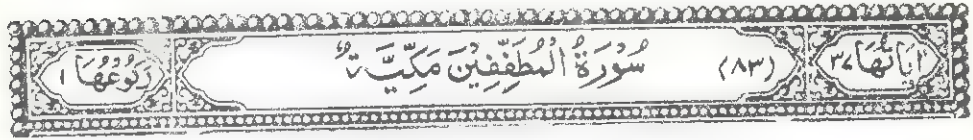
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ②

الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ③

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ④

اُن لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں یعنی اُن لوگوں کے لئے جو لوگوں سے مال لیتے وقت تو پورا لیتے ہیں لیکن جب اُن کو کوئی چیز ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں ◉

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ⑤

لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ⑥

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ⑦

کیا ان کو اِس بات کا خیال نہیں کہ قیامت کے دن وہ دوبارہ زندہ

کئے جائیں گے، یعنی اس دن، جب لوگ، رب العالمین کے حضور پیش ہوں گے ؟ ◉

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٨﴾
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿٩﴾
كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿١٠﴾

وہ قیامت کے دن کو نہ بھولیں ۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں ۔ اور تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے ؟ یہ وہ مقام ہے جہاں ایک سربمہر کتاب رکھی ہے ◉

كَلَّآ : ردع عن التطفیف والغفلة عن البعث والحساب (بیضاوی، روح البیان)

السِّجِّيْن : سجن : قیدخانہ : السجین ۔ فعّیل کے وزن پر السجن سے مبالغہ کا صیغہ ۔ تسمية الشئ باسم سببه کے اعتبار سے اُس رجسٹر کا نام جس میں بدکرداروں کا نامہ اعمال درج ہوگا ۔ کیونکہ یہ رجسٹر ان کے قید ہونے کا سبب بنے گا ۔ (شوکانی، بیضاوی، رازی، روح البیان)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ : المضاف محذوف ای محل کتٰب مرقوم (شوکانی، بیضاوی)

مَّرْقُوْم : مختوم (جلالین، رازی)

وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾
الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾

اُس دن سچائی کا انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہوگی یعنی اُن لوگوں کے لئے جو جزا سزا کے دن کا انکار کرتے ہیں ◉

اَلْمُکَذِّبِیْنَ: بالحق (بیضاوی)

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

لیکن اس دن کا انکار تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سرکشی میں حد سے گذر گئے ہیں اور گناہ ان کا اوڑھنا اور بچھونا ہو چکا ہے۔ ان کا حال یہ ہے کہ جب ہماری آیات ان کو سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ◉

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

وہ اتنا منہ نہ کھولیں، یہ اگلے لوگوں کے افسانے نہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان کی متواتر بداعمالی نے ان کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے ◉

کَلَّا: ردع عن ھٰذا القول (بیضاوی، روح البیان)

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

وہ اتنا منہ نہ کھولیں۔ جس دن کا وہ انکار کرتے ہیں اُس دن وہ اپنے ربّ کے دیدار سے محروم کر دیئے جائیں گے۔ اور اسی پر کیا بس ہے۔

ان کو جہنّم میں ڈالا جائے گا اور پھر ان سے کہا جائے گا: یہی وہ عذاب ہے جس کا تم انکار کرتے تھے ◉

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَؕ ﴿۱۹﴾

وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا عِلِّيُّوۡنَؕ ﴿۲۰﴾

كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌۙ ﴿۲۱﴾

يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَؕ ﴿۲۲﴾

اِس کے برعکس نیک لوگوں کے اعمال نامے علّیّین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ یہ وہ مقام ہے جہاں ایک سربمہر کتاب رکھی ہے۔ اللہ کے مقرّب فرشتے اس پر پہرہ دے رہے ہیں ◉

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍۙ ﴿۲۳﴾

عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَۙ ﴿۲۴﴾

تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِۚ ﴿۲۵﴾

يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍۙ ﴿۲۶﴾

خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَؕ ﴿۲۷﴾

وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍۙ ﴿۲۸﴾

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

یاد رکھو! نیک لوگ ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جہاں قسم قسم کی نعمتیں ہوں گی۔ وہ تختوں پر تکیے لگائے دیدارِ یار میں محو ہوں گے۔ تمہیں ان کے چہروں پر نعمتوں کی رونق نظر آئے گی۔ ان کو سربمہر آبگینوں میں بند مئے ناب پلائی جائے گی جس کی تلچھٹ میں مُشک کی خوشبو ہو گی۔ اس میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہو گی، یعنی اس چشمہ کے پانی کی جسے صرف اللہ کے مقرب پئیں گے ◉

اے ایک دوسرے سے بڑھنے کی آرزو کرنے والو! اگر حوصلہ ہے تو اس میدان میں بازی لے جانے کی آرزو کرو ؎

منعم کنی زعشق او اے زاہدِ زماں
معذور دارمت کہ تو او را نہ دیدۂ

یَنْظُرُوْنَ: الیٰ ربّهم (رازی)
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ: اٰخر شربه یفوح منه رائحة المسك (بیضاوی)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ؗ

وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۱﴾ؗ

وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۲﴾ؗ

وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۳﴾ۙ

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ؕ

ایک وقت تھا کہ مجرم اہلِ ایمان کا مذاق اڑاتے تھے۔ جب وہ ان کے پاس سے گذرتے تھے تو ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ اور جب وہ اپنے لوگوں میں واپس لوٹتے تھے تو اپنے مسخرے پن پر اتراتے ہوئے لوٹتے تھے۔ اور جب وہ مومنوں کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں۔ لیکن ان کو مومنوں پر داروغہ بنا کر تو نہیں بھیجا گیا تھا ◉

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ؕ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ؒ

ع ۱ ۳۷ ۸

لیکن آج اہلِ ایمان تختوں پر تکیہ لگائے ان کی حالت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ کہو! کیا کفّار کو اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ نہیں ملا؟ ◉

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قیامت اور قرآن کا ذکر ہے۔

آیت ۲ تا ۱۶ :-

آخری زمانہ کا اور قیامت کا نقشہ کھینچ کر کہا کہ ایک دن انسان کو اپنے ربّ سے ملنا ہے۔ اس دن جس شخص کو اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جنّت میں جائے گا اور جس شخص کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ جہنّم میں جائے گا۔

آیت ۱۷ تا ۲۶ :-

فرمایا : کائنات کو غور سے دیکھو تمہیں نظامِ عالَم میں ایک مقصد اور ایک غرض نظر آئے گی۔ یوں معلوم ہوگا کہ ہر ایک چیز بالارادہ کسی مختص سمت کی طرف جارہی ہے۔ تم بھی اسی نظام کا حصّہ ہو اور ہم نے تمہاری زندگی کا بھی ایک مقصد مقرر کیا ہے۔ اس کی نشاندہی کرنے کے لئے ہم نے تمہیں قرآن دیا ہے لیکن تم اسے قبول کرنے کی بجائے اس سے نفرت کرتے ہو۔ یاد رکھو! اس کا نتیجہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔

آیاتُها ۲۶ سُورَۃُ الِانْشِقَاقِ مَکِّیَّۃٌ (۸۴) رُکُوعُها ۱
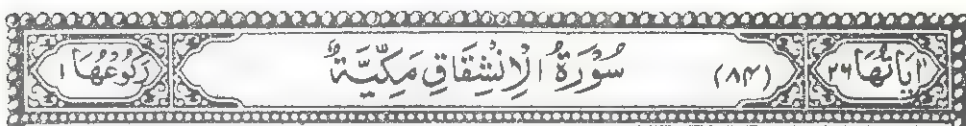
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ②

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ③

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ④

وَ اَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَ تَخَلَّتْ ⑤

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ⑥

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے ربّ کا حکم سُنے گا اور اسے بجا لائے گا، اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور اپنے خزانے اُگل دے گی اور خالی ہو جائے گی، اور اپنے ربّ کا حکم سُنے گی اور اسے بجا لائے گی: اُس وقت ایک نیا انقلاب آئے گا ◉

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ: جوابه محذوف (طبری، کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی)

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ: وجعلت حقیقة بالاستماع والانقیاد (بیضاوی)

وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ: یعنی آبادیاں بڑھ جائیں گی یا اِس زمین کے علاوہ اَور ملکوں اور زمینوں

کا بھی انکشاف ہو جائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶

اے انسان! تُو سرتوڑ کوشش کر کے اپنے رب کی طرف بڑھا چلا جا رہا ہے[1]۔ وہ دن آیا چاہتا ہے جب تجھے لقاء کا مقام حاصل ہو جائے گا ◉

[1] یعنی تیرا ہر ایک قدم تجھے موت کی طرف لے جا رہا ہے یا تیرے تمام علوم و فنون اور ایجادات تجھے صانع حقیقی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یہ بھی جائز ہے کہ یہاں انسان سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور ملاقات سے مراد لقاء ہو چنانچہ علامہ شوکانی کہتے ہیں والملاقاة بمعنی اللقاء۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۸

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۹

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۰

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۱

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۲

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۳

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۴

إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿١٥﴾

بَلَىٰٓ ۚ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿١٦﴾

پھر وہ دن بھی آئے گا کہ جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے سرسری حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا۔ لیکن جس شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ دائمی موت کو پکارے گا اور جہنّم میں جائے گا۔ وہ اِس سے پہلے اپنے لوگوں میں خوشی کے دن گذارتا تھا اور سمجھتا تھا کہ لوٹ کر اپنے ربّ کے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن آخرکار اس کو اپنے ربّ کے حضور آنا پڑا۔ اس کا ربّ اس کے اعمال کو دیکھ رہا تھا ◉

ثُبُورًا: سمی هلاك الآخرة ثبورًا لانّه لازم لایزول (رازی)

فَلَآ أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٧﴾

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٨﴾

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿١٩﴾

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿٢٠﴾

دیکھو! میں شفق کو اور رات کو اور تمام ان چیزوں کو جن کو وہ ڈھانپ لیتی ہے اور چاند کو جب وہ مکمل ہو جاتا ہے شہادت

کے طور پر پیش کرتا ہوں: تم درجہ بدرجہ ارتقاء کی منازل طے کرو گے ◉

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۱﴾

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۲﴾ السجدة

اُن لوگوں پر کیا بن آئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن اُن کو پڑھ کر سُنایا جاتا ہے تو سرِ تسلیم خم نہیں کرتے ◉

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۳﴾

لیکن قرآن کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا تو درکنار کافر اس کا انکار کرتے ہیں ◉

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۴﴾

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۵﴾

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۲۶﴾ ع

وہ اپنے دلوں میں جس نفرت اور حقارت کو چھپائے ہوئے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ اے رسول! تُو انہیں ایک دردناک عذاب کی بشارت دے۔ البتہ اُن لوگوں کا حال جدا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے۔ ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہو گا ◉

سُوْرَةُ الْبُرُوْج

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۲۲:-

فرمایا: آخری زمانہ میں مومنوں پر ظلم کرنے والے لشکر فرعون اور ثمود کے لشکروں کی طرح تباہ کئے جائیں گے اور جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔ اس کے برعکس مومن غالب آئیں گے اور بالآخر جنّت میں داخل کئے جائیں گے۔
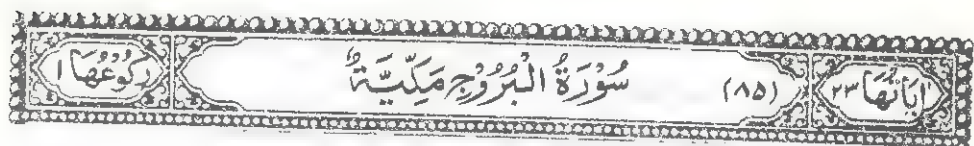
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ②

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ③

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ④

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ⑤

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑥

میں آسمان کو جس میں ستارے ہیں اور قیامت کے دن کو اور
اس نبی کو جو قوموں پر قاضی ہے، اور تمام ان قوموں کو جن میں
اللہ کے نبی آئے گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں: خندقوں والے
ہلاک ہو گئے یعنی وہ لوگ جو اس جہنّم کے مکین ہیں جسے ایندھن
کی کوئی کمی نہیں ◉

شَاهِد: النّبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (بیضاوی، شوکانی) دوسری جگہ فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (۴۸: ۹)

مَشۡهُوۡد : اس کے معنے برعایت وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ (۱۱ : ۱۸) حضورؐ کے بعد آنے والے شاہد کے بھی ہوسکتے ہیں جس کی سچائی کی شہادت حضورؐ نے دی۔

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۷﴾

وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ﴿۸﴾

وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ۙ﴿۹﴾

الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ؕ﴿۱۰﴾

ذرا اس وقت کا انتظار کرو جب آگ ان کا نشیمن ہوگا اور جو کچھ وہ مومنین کے ساتھ کرتے رہے ہیں اس کی فلم وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ مومنین سے ان کی دشمنی کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو ہر ایک چیز پر غالب ہے، اپنی ذات میں حمد کے لائق ہے۔ یعنی اُس اللہ پر جو آسمان اور زمین کا حاکم ہے۔ یاد رکھو! اللہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے ◉

اِنَّ الَّذِيۡنَ فَتَـنُوا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِيۡقِ ؕ﴿۱۱﴾

جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو عذاب دیتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے۔ جس طرح انہوں نے مومنوں کو اِس دُنیا میں جلایا اسی طرح وہ قیامت کو جلائے جائیں گے۔ ◉

عَذَابُ الْحَرِيْقِ : عذاب احراقهم المؤمنين (جلالين)

إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾

لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں ان کے لئے ایسے باغ ہیں جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہونگے۔ یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے ◉

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾

إِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾

تیرے ربّ کی گرفت بڑی سخت ہے۔ جب وہ پکڑنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو پکڑتا ہے اور بار بار پکڑتا ہے۔ لیکن دراصل وہ

بہت بخشنے والا، بہت محبت کرنے والا ہے۔ وہ حکومت کا مالک
ہے، ذات، وصفات میں عظیم ہے، جو چاہتا ہے کرتا ہے ◉

يُبْدِئُ : البطش (بیضاوی، ابنِ جریر، شوکانی، روح البیان)
ذُوالْعَرْشِ : المراد بالعرش الملك (بیضاوی)
الْمَجِيْدُ : العظيم فی ذاته وصفاته (بیضاوی، شوکانی)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۸﴾
فِرْعَوْنَ وَ ثَمُوْدَ ﴿۱۹﴾
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۲۰﴾
وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۱﴾

کیا تجھے لشکروں کی خبر نہیں ملی۔ یعنی فرعون اور ثمود کے لشکروں
کی؟ اگرچہ یہ کفار ویسے زبردست لشکروں کے مالک نہیں لیکن وہ
انکار کرنے میں ان سے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ ان کے تعاقب میں
ہے، وہ ان کو بچ کر نہیں جانے دے گا ◉

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ : بدل من الجنود وقد يجعل من حذف المضاف بمعنى جنود
فرعون (روح البیان)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا : اضراب عن مماثلتهم لهم وبيان لكونهم اشدّ منهم فی
الكفر كانّه قيل ليسوا مثلهم فی ذالك بل هم اشد منهم فی استحقاق العذاب (شوکانی)

اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ : ان کے تعاقب میں ہے (لین)
مُحِيْطٌ : لايفوتونه (بیضاوی)

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۲﴾

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۳﴾ ع ۲۴ ۱

ان کا یہ خیال باطل ہے کہ قرآن کوئی معمولی کتاب ہے۔ پہلی الہامی کتب کے مقابلہ میں یہ بہت عظیم الشان کتاب ہے جو شیطان کی دستبرد سے محفوظ ہے ◉

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ : لیس الامرکما قالوا بل هٰذا الذی کذبوا به قراٰن شریف عالی الطبقة فیما بین الکتب الالهیة (روح البیان)

قرآن نے قرآن کا لفظ پہلے صحائف کے لئے بھی استعمال کیا ہے چنانچہ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ (۱۵ : ۹۲) میں جلالین نے قرآن کے معنے کتبھم کئے ہیں۔

اِس جگہ مقصودِ کلام یہ ہے کہ پہلے قرآن تو محض قرآن تھے یہ قرآن قرآن مجید ہے۔

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ : اِس کے مندرجہ ذیل معانی کئے گئے ہیں :-

۱ - الکتٰب المکنون دوسری جگہ فرمایا اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (رازی)

۲ - اغیار کے ہاتھوں سے محفوظ ہے اس کے اسرار پر صرف اللہ کے پاک بندوں کی رسائی ہے۔ (رازی)

۳ - تغیّر و تبدّل سے محفوظ ہے (رازی)

۴ - لوح سے مراد دل کی تختی ہے یعنی محمدؐ کے دل میں محفوظ ہے یا اس کے وارثوں یعنی اولیاء کے دلوں میں محفوظ ہے (روح البیان)

۵ - لین نے لوح محفوظ کے معنے اُمّ الکتاب بھی کئے ہیں یعنی یہ اُمّ الکتاب یعنی قانونِ قدرت کا حصّہ ہے۔

۶ - شیطان کی دستبرد سے محفوظ ہے۔

سُورَةُ الطَّارِقِ

ربطِ آیات

اِس سُورت میں قرآن کی حقانیت کے دلائل دیئے ہیں۔

آیت ۲ تا ۱۸:-

فرمایا: خدا تعالیٰ نے زمین کے ذرّہ ذرّہ کو ایک نظام میں جکڑا ہوُا ہے۔ پھر تم کیونکر سمجھتے ہو کہ تم کو یونہی چھوڑ دیا جائے گا اور تم سے کسی نظام کی پابندی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

تم اپنی خلقت کو دیکھو کہ کس طرح ہم نے تم کو ایک قطرے سے ترقی دے کر انسان بنایا ہے۔ کیا تم کو زندگی کا کوئی مقصد نظر نہیں آتا؟

یاد رکھو! جس خدا نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری زندگی کا مقصد مقرر کیا وہی اس مقصد کی تکمیل کیلئے تم کو دوبارہ پیدا کرے گا۔

دیکھو جو خدا تمہاری دنیوی زندگی کے لئے آسمانوں سے بادل برساتا ہے جس سے زمین طرح طرح کی نباتات اُگلنے لگتی ہے اسی نے آسمان سے قرآن نازل کیا ہے تاکہ تمہارے دلوں کی کھیتی ہری ہو اور اس سے علم اور معرفت کے پھل اور پھُول پھُوٹیں۔

یاد رکھو یہ پانی آسمان سے ہم نے ایک مقصد کے لئے نازل کیا ہے اِس لئے ہم تم کو اِس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ تم اپنی چالوں سے ہماری سکیم کو بیکار کر دو۔
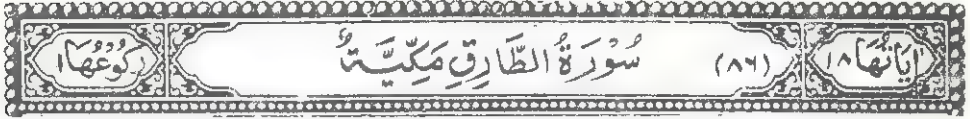
اٰیَاتُھَا ۱۷ (۸۶) سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ②

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ③

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ④

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ⑤

مَیں آسمان کو اور صبح کے ستارے کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں (اور تجھے کیا معلوم کہ صبح کا ستارہ کیا ہے ؟ وہ ایک چمکتا ہؤا ستارہ ہے)؛ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو ◉

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ⑥

خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ⑦

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٨

انسان ذرا اِس بات پر غور کرے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اُچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے ◉

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٩

وہ خدا جس نے انسان کو ایک قطرے سے پیدا کیا ہے اِس بات پر قادر ہے کہ اس کو دوبارہ زندہ کرے ◉

اِنَّهٗ : ان ذالك الّذی خلق الانسان ابتداء (روح البیان، بیضاوی، جلالین، کشاف، رازی)

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝١٠

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١١

جس دن راز افشا کر دیئے جائیں گے اُس دن انسان کی تمام طاقتیں سلب کر لی جائیں گی اور اس کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ◉

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١٢

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٣

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٤

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٥﴾

مَیں بادلوں کو جو بار بار برستے ہیں اور زمین کو جس میں سے نباتات پھوٹتی ہیں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں : قرآن وہ کلام ہے جو حق و باطل میں تمیز کرتا ہے، یہ کوئی بیہودہ کلام نہیں ◉

ذَاتِ الرَّجْعِ : ذات المطر یرجع لمطر بعد مطر (رازی، کشاف، جلالین)

ذَاتِ الصَّدْعِ : اِس کے لفظی معنے ہیں؛ جو پھٹ جاتی ہے۔

لَقَوْلٌ فَصْلٌ : یفصل بین الحق والباطل (کشاف، بیضاوی، رازی، جلالین)

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٦﴾

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٧﴾

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٨﴾ ع

وہ لوگ چالیں چل رہے ہیں اور مَیں ان کی چالوں کو بیکار کر رہا ہوں۔ پس اے نبی تُو ان کافروں کو مُہلت دے، کچھ دیر کی تو مُہلت دے[1] ◉

وَاَكِيْدُ كَيْدًا : اقابلهم بكيدی (بیضاوی، کشاف، رازی)

[1] کیا محبّت کا اظہار ہے! اگر تُو ان کو مُہلت نہیں دے گا اور ان کے لئے بد دعا کرے گا تو ہم بھی مہلت نہیں دیں گے۔ لیکن ان کو مہلت دینی اِس لئے ضروری ہے تاکہ وہ اپنا پورا زور لگا لیں اور یہ بات ثابت ہو جائے کہ تجھے تائیدِ الٰہی میسّر ہے۔

سُورَۃُ الاَعْلیٰ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۸ :-

فرمایا : اے رسول تُو اس رب کی تسبیح بیان کر جو ہر ایک چیز کو پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو کمال تک پہنچاتا ہے جس طرح دُنیا کا کارخانہ خدا نے بنایا ہے اور وہ اس کے نظام کو چلا رہا ہے اسی طرح عالمِ روحانی کے نظام کو چلانے والا بھی وہی ہے۔ قرآن اِس نظام کا نکتۂ مرکزی ہے، اس کی ربوبیت کا مظہرِ اتم۔ پس اس کو نازل کرنا اور تجھے یاد کروانا ہمارا کام ہے۔ تیرا کام صرف لوگوں کو نصیحت کرنا ہے۔ پس تُو انجام سے بے پرواہ ہو کر اپنا کام کئے جا۔ یاد رکھ! جو لوگ اِس نظام کے ساتھ ہم آہنگ ہوں گے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اور جنّت کے وارث بنیں گے لیکن جو لوگ اس نظام سے ٹکرائیں گے خائب و خاسر ہوں گے اور واصلِ جہنّم ہوں گے۔

آیت ۱۹، ۲۰ :-

آخر میں فرمایا یہ باتیں جو ہم تجھے بتا رہے ہیں نئی نہیں۔ پہلے صحیفوں میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن نے صرف اس کو واضح کر دیا ہے اور کمال تک پہنچا دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ②

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ③

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ④

وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ⑤

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ⑥

اے رسول! اپنے بلند و بالا ربّ کی تسبیح بیان کر یعنی اس کی جو ہر ایک چیز کو پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو کمال تک پہنچاتا ہے، جو ہر ایک چیز کے لئے ایک پیمانہ مقرر کرتا ہے اور پھر اس کو ارتقاء کی راہ پر ڈال دیتا ہے، جو زمین سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ میں تبدیل کر دیتا ہے ◉

اسْمَ: زائد (جلالین) اسم هنا مقحم لقصد التعظیم (شوکانی)

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ⑦

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ⑧

اے رسول! ہم تجھے قرآن سکھائیں گے اور تُو اسے کم ہی
بھولے گا۔ ہم ہر ایک چیز کے ظاہر و باطن کو جانتے ہیں ◉

سَنُقْرِئُكَ: یقال قرأ القرآن فھو قاری و أقرأہ غیرہ فھو مُقری ای علمہ ایاہ فھو معلم (روح البیان)

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ: ھو من استعمال القلة فی معنی النفی (کشاف)

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ: ماظھر وما بطن من الامور (روح البیان)

اصل میں إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کی رعایت سے غائب کا صیغہ لایا گیا ہے لیکن چونکہ ترجمہ میں إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کا مفہوم ادا کیا گیا ہے اِس لئے متکلّم کا صیغہ برقرار رکھا گیا ہے۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ⑨

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ⑩

ہم تمام معاملات تیرے لئے آسان کر دیں گے۔ پس تُو لوگوں کو
نصیحت کئے جا خواہ وہ فائدہ دے یا نہ دے ◉

إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ: اس کے کئی معنے کئے گئے ہیں:-

۱- الواحدی اور جرجانی نے متن میں دیئے گئے معنے کئے ہیں۔ علامہ شوکانی ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ جلالین نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ اِن معنوں کے اعتبار سے إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ کے بعد اولم تنفع محذوف ہے ایسے حذف کی مثالیں قرآن میں عام ہیں۔

۲- اِنْ شرطیہ بھی ہوسکتا ہے یعنی اگر تجھے یہ نظر آئے کہ تیرا بعض لوگوں کو نصیحت کرنا بالکل رائیگاں جائے گا تو تو یہی وقت دوسروں کو نصیحت کرنے پر صَرف کر۔

۳- اِنْ بمعنی اِنَّ بھی ہوسکتا ہے۔ چونکہ تین نون اکٹھے ہوگئے اس لئے ایک گر گیا۔

۴ - اِنْ بمعنی ما بھی ہو سکتا ہے یعنی وہ بات کہ جو دلوں تک پہنچ جائے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۱﴾

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۲﴾

الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۳﴾

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۴﴾

وہ جو اللہ سے ڈرتا ہے نصیحت قبول کرے گا۔ لیکن وہ بدبخت جو جہنّم میں جائے گا، جہاں وہ نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا، اس سے اعراض کرے گا ◉

اَلْاَشْقٰى : شقی (جلالین)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۵﴾

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۶﴾

وہ کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی، اپنے ربّ کا نام بلند کیا اور دعا اور تسبیح میں مشغول ہو گیا ◉

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۷﴾

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۸﴾

لیکن تم کیونکر کامیاب ہوئے۔ تم تو دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ دنیوی زندگی کے مقابلہ میں آخری زندگی بہت بہتر اور بہت دیرپا ہے ◉

بَلْ: اضراب عن مقدر ینساق الیہ الکلام (روح الکلام)

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٩﴾

صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ﴿٢٠﴾ ع ۲۰ / ۱۲

یہ باتیں جو ہم نے بیان کیں پہلے صحیفوں میں بھی درج ہیں یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ◉

سُورَةُ الغَاشِيَةِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۲۷ :-

فرمایا: قیامتِ کبریٰ تمام عالَم کو اپنے گھیرے میں لے لے گی۔ اس دن اہلِ دوزخ پژمُردہ اور تھکے ہارے دکھائی دیں گے اور اہلِ جنّت شاد و شاداب تم نظامِ عالَم کی ہر ایک چیز پر نظر ڈالو، کیا بادل، کیا ستارے، کیا پہاڑ، کیا زمین۔ تمہیں اس کی ہر چیز میں ہم آہنگی اور نظام نظر آئے گا۔ کیا یہ تمام حقائق تمہیں ایک صانع کی خبر نہیں دیتے ؟

ہر دم از کاخ عالم آوازیست
کہ یکش بانی و بنا سازیست

پس اس آواز کو سُنو جو ہر سُو صانع کے وجود کا اِعلان کر رہی ہے اور حق سے مُنہ نہ موڑو۔
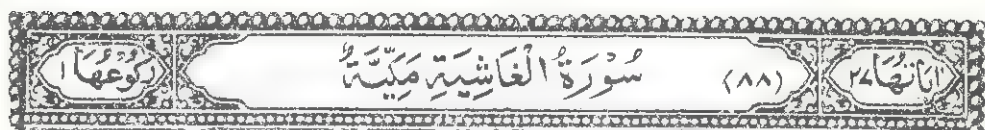
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

ھَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ②

کیا تجھے اُس قیامت کی خبر ملی ہے جو ہر چیز پر چھا جائیگی ◉

وُجُوْهٌ یَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَۃٌ ③

عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ④

تَصْلٰى نَارًا حَامِیَۃً ⑤

تُسْقٰى مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ ⑥

لَیْسَ لَھُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ⑦

لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ ⑧

اُس دن کچھ لوگوں کے چہرے اُترے ہوئے ہوں گے، تھکے ہارے۔

وہ لوگ بھڑکتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوں گے - ان کو پینے
کے لئے کھولتے ہوئے چشمہ کا پانی ملے گا اور کھانے کے لئے
صرف سُوکھی گھاس ملے گی جو نہ تازگی بخشے گی نہ بھوک سے نجات
دے گی ◉

وُجُوْهٌ : اصحاب وجوہ
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ : ذات نصب وتعب (جلالین)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۹﴾

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۱۰﴾

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۱۱﴾

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۲﴾

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۳﴾

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۵﴾

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۶﴾

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۷﴾

اُس دن کچھ لوگوں کے چہرے شاداب ہوں گے، اپنے اعمال کے اثمار پر خوش۔ وہ لوگ بہشتِ بریں میں رہیں گے جہاں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ وہاں چشمے جاری ہوں گے، عالیشان مسندیں ہوں گی، طریقے سے رکھے ہوئے ساغر ہوں گے، قطار درقطار لگے ہوئے تکیے ہوں گے اور سلیقے سے بچھے ہوئے قالین ہوں گے ◉

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۸﴾ وقفة

وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۹﴾ وقفة

وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۲۰﴾ وقفة

وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۱﴾ وقفة

وہ کیوں بادلوں کو بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہیں اور کیوں اجرامِ فلکی کو بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح فضا میں بلند کئے گئے ہیں اور کیوں پہاڑوں کو بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ کس طرح گاڑ دیئے گئے ہیں اور کیوں زمین کو بنظرِ غائر نہیں دیکھتے کہ کس طرح بچھائی گئی ہے؟ ◉

فَذَکِّرْ قفۃ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ﴿۲۲﴾ ط

لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ ﴿۲۳﴾ لا

اگر وہ ان چیزوں پر غور نہیں کرتے تو بھی تُو ان کو نصیحت
کئے جا۔ تیرا کام صرف نصیحت کرنا ہے تُو ان پر داروغہ مقرر
نہیں کیا گیا ◉

فَذَكِّرْ: ان لم ینظروا (بیضاوی)

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٤﴾

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٥﴾

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٧﴾ ع ۱ ۲۷ ۱۳

لیکن یہ یاد رکھ کہ جو حق سے مُنہ موڑے گا اور کفر کو اختیار
کرے گا اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دے گا۔ آخرکار تو ان لوگوں
نے ہمارے پاس ہی لَوٹ کر آنا ہے، اور آخرکار ہم ہی نے انکا
حساب لینا ہے ◉

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۳۱ :-

اسلام کے غلبہ کے متعلق پیشگوئی کی اور فرمایا: کیا ہمارے رسول کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے یہ شہادت کافی نہیں ؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے عاد اور ثمود اور فرعون کے ساتھ کیا کیا؟ اگر تم ایمان نہ لائے تو تمہارا حال پہلے مکذبین سے جدا نہیں ہوگا۔ تم مکارمِ اخلاق سے عاری ہو چکے ہو اور یتیموں اور مسکینوں کی نگہداشت نہیں کرتے۔ ہم نے تمہیں راہِ راست پر لانے کیلئے تم میں اپنا رسول بھیجا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ گے تو دُنیا اور آخرت میں سرخرو ہو گے۔ ورنہ اِس دُنیا میں بھی ذلیل ہو گے اور آخرت میں بھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالْفَجْرِ ②

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ③

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ④

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ⑤

مَیں صبح کو اور دس راتوں کو اور جفت کو اور طاق کو اور رات کو جب وہ رخصت ہو رہی ہوتی ہے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں: میرا عذاب بہت سخت[له] ہوگا ◉

له جواب القسم محذوف (بیضاوی، جلالین)

۱۔ صبح: نورِ محمدی یا صداقت کا طلوع

دس راتیں: دس سال کا زمانہ جو حضورؐ نے مکّہ میں تکالیف میں گذارا

جُفت: مخلوق (بیضاوی)

طاق: ذاتِ باری (بیضاوی)

رخصت ہونے والی رات: کفر کے زور کے ٹوٹنے کا وقت۔

۲ ۔ صبح : رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

دس راتیں : فیجِ اعوج کی دس صدیاں

جُفت : ذاتِ باری سے ایک بندے کا پیوند ہونا

طاق : ذاتِ باری

رخصت ہونے والی رات : نئی صبح کا نمودار ہونا

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۶

کیا ان تمام شہادتوں میں عقلمندوں کے لئے کوئی قابلِ قبول شہادت نہیں ؟ ◉

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۷

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۸

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۹

کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے رب نے عاد کے ساتھ کیا کیا ؟ یعنی عادِ ارم کے ساتھ جو بڑے قدآور لوگ تھے جن کا ثانی کسی ملک میں پیدا نہیں کیا گیا ◉

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۱۰

اور کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس نے ثمود کے ساتھ جو وادیوں میں چٹانوں کو کھود کھود کر مکان بناتے تھے[1] کیا کیا ؟ ◉

[1] دوسری جگہ فرمایا : وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا (۲۶ : ۱۵۰)

وَثَمُوْدَ : عطف علی عاد (روح البیان)

وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۱﴾

اور کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس نے فرعون کے ساتھ جس کی سلطنت بہت مستحکم تھی کیا کیا؟ ◉

الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۲﴾
فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۳﴾

ان لوگوں نے ملک میں فساد برپا کر رکھا تھا اور اس کا امن تباہ کر دیا تھا ◉

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۴﴾
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۵﴾

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تیرے ربّ نے ان پر انواع و اقسام کے عذاب نازل کئے۔ یاد رکھ! تیرا رب سرکشوں کی گھات میں بیٹھا ہے ◉

سَوْطَ عَذَابٍ : من انواع العذاب (بیضاوی، جلالین)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۶﴾

وَ اَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَيَقُوْلُ

رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۷﴾

انسان کا حال یہ ہے کہ جب تیرا ربّ اس کو انعام و اکرام سے نواز کر اس کا امتحان لیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے ربّ نے میرا اکرام کیا۔ لیکن جب وہ اس کے رزق میں تنگی کرکے اس کا امتحان لیتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے ربّ نے مجھے ذلیل کر دیا ◉

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۸﴾

وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۹﴾

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۲۰﴾

وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۱﴾

کتنا غلط ہے یہ اندازِ فکر! لیکن اسی پر کیا موقوف ہے تم یتیم کی عزّت نہیں کرتے، ایک دوسرے کو مسکین کو کھانا کھلانے کی تلقین نہیں کرتے، وراثت کا مال سارے کا سارا کھا جاتے ہو، وہ بھی جو تمہارا ہے اور وہ بھی جو تمہارا نہیں۔ اور مال سے بے اِنتہا محبّت کرتے ہو ◉

لَمًّا: لِمَنْ مَا (لسان العرب) ذالمّ ای جمع بین الحلال والحرام (بیضاوی)

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۲﴾

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

اِس غلط فہمی میں نہ رہو کہ تمہارے اعمال کا حساب نہیں ہوگا۔ جب زمین ریزہ ریزہ کر دی جائے گی اور تیرے ربّ کی قضا آجائے گی اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔ یعنی جس دن جہنّم سامنے لاکر کھڑی کر دی جائے گی اُس دن انسان توبہ کرے گا۔ لیکن یہ توبہ اسے کیا فائدہ دے گی؟ ◉

كَلَّآ: ردع لهم عما ذكر من الافعال .... وتوهم ان لاحساب (روح البيان)

رَبُّكَ: امر ربّك (جلالين، رازی)

یَتَذَكَّرُ: یتوب (رازی)

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾

اُس دن وہ کہے گا: کاش مَیں نے اپنی اخروی زندگی کے لئے کچھ توشہ تیار کیا ہوتا ◉

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

اُس دن اللہ خود ہی عذاب دے گا، خود ہی پابندِ سلاسل

کرے گا ◉

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۸﴾ۙ

ارْجِعِیٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۹﴾ۚ

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۳۰﴾ۙ

وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۱﴾ ع

اُس دن وہ اپنے بعض بندوں کو کہے گا: اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف واپس آ اِس حال میں کہ تُو محب بھی ہے اور محبوب بھی۔ میرے بندوں میں شامل ہو جا! میری جنّت میں داخل ہو جا! ◉

سُورَۃُ البَلَدِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۲۱ :-

فرمایا : انبیاء کا سلسلہ اور بیت اللہ کا قیام اِس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ ہم نے انسان کو مخلوق کی ہمدردی کے لئے اور اپنے ساتھ محبّت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض ایک دوسرے پر غالب آنا یا مال لُوٹنا نہیں۔ تم اپنی قوتیں غلط راہ میں خرچ نہ کرو۔ اپنا اقتدار اور مال و دولت مظلوموں کو ظلم کے پھندے سے نکالنے پر خرچ کرو۔ خود بھی ایمان لاؤ اور دوسروں کو بھی ایمان لانے کی تلقین کرو۔ اور خود بھی مخلوقِ خدا پر رحم کرو اور دوسروں کو بھی رحم کرنے کی تلقین کرو۔

اٰیاتُھَا ۲۱ (۹۰) سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ②
وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ ③
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ④
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ⑤

مَیں مکّہ کے اِس شہر کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں (اور یہ شہر تیرے لئے کھول دیا جائے گا) اور مَیں باپ کو اور بیٹے کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں: ہم نے انسان کو دردِ جگر کے لئے پیدا کیا ہے ◉

وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ : اِس کے کئی معنے ہیں :-

۱ - یہ شہر تجھ پر حلال کر دیا گیا۔ کھول دیا گیا۔ یعنی تُو اس کا حاکم بنے گا اور جو چاہے گا کرے گا حتیٰ کہ کفار کا قتل بھی جائز ہو گا۔

۲ - اِس شہر میں جانوروں کا خون بہانا منع ہے مگر تیرا خون مباح رکھا جا رہا ہے۔

۳ - تُو اس میں مقیم ہے۔

وَالِد : آدم یا ابو الانبیاء ابراہیم علیہما السلام

مَا وَلَدَ : ان کی ذرّیت یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ : یہ بھی جائز ہے کہ فی لام کے معنے میں استعمال ہوُا ہو۔ دوسری جگہ فرمایا لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (۵۳ : ۴۰) اِس اعتبار سے معنے ہوں گے: ہم نے انسان کو رنج و محن کے لئے پیدا کیا ہے۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۶﴾

کیا وہ سمجھتا ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا؟ ◉

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ﴿۷﴾

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ﴿۸﴾

وہ کہتا ہے مَیں نے ڈھیروں ڈھیر مال لٹا دیا ہے۔کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کو کوئی نہیں دیکھ رہا؟ ◉

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۹﴾

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۱۰﴾

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۱﴾

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے؟ اور ہم نے اسے، ہدایت کا اور گمراہی کا، دونوں راستے دکھا دیئے ہیں ◉

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۲﴾

لیکن باوجود اس کے وہ چوٹی سر کرنے کی کوشش نہیں کرتا ◉

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۳﴾

اور تجھے کیونکر معلوم ہو کہ چوٹی سر کرنا کیا ہے ◉

مَا الْعَقَبَةُ: ما اقتحام العقبة (روح البیان)

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۴﴾

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۵﴾

یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۸﴾

کسی پھنسی ہوئی گردن کو آزاد کرنا یا ایّامِ قحط میں کسی قریبی یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ ان لوگوں میں سے ہونا جو ایمان لاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اللہ کی اطاعت پر قائم رہنے کی اور مخلوقِ خدا پر رحم کرنے کی تلقین کرتے ہیں ◉

فَكُّ رَقَبَةٍ: اِس کے معنے ہیں: غلام کو آزاد کرنا۔ کسی مقروض کا قرضہ ادا کرنا۔ کسی شخص کو شیطان کے پھندے سے چھڑانا (رُوح البیان) کسی شخص کی مالی حالت درست کرنا۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ﴿۲۰﴾

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۱﴾ ع

جو لوگ چوٹی کو سر کرتے ہیں وہی خوش نصیب ہیں لیکن جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں وہ بدنصیب ہیں۔ان کے لئے بھسم کر دینے والی آگ ہے ◉

سُورَةُ الشَّمسِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۶ :-

فرمایا : تمام کائنات انسان کے جوہر ظاہر کرنے کے لئے بیتاب ہے۔ پس نیکی یہ ہے کہ تم اپنے جوہر ظاہر کرو اور بدی یہ ہے کہ تم اپنی خداداد طاقتوں کو کسی مصرف میں نہ لاؤ اور ان کا گلا گھونٹ دو۔ ہم تمہارے پاس اپنے رسول اِس لئے بھیجتے ہیں تاکہ بجائے اِس کے کہ تم مٹی اور پتھر کے بُتوں کے آگے سجدہ ریز ہو کائنات تمہارے سامنے سجدہ بجا لائے۔

پس اپنے رسولوں پر ایمان لاؤ جو تمہیں اپنے جوہر ظاہر کرنے کا سبق دیتے ہیں اور اللہ کے ان بندوں پر ظلم نہ کرو جو ناقۃ اللہ کے حکم میں ہیں۔ یاد رکھو! اگر تم نے ان پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا تباہ کرے گا کہ ثمود کی طرح "قصۂ ماضی" بن کر رہ جاؤ گے۔

اٰیاتُھا ۱۶ (۹۱) سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَکِّیَّۃٌ رُکُوْعُھَا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ⊙

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝②

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝③

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝④

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝⑤

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝⑥

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝⑦

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝⑧

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝⑨

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝⑩

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۱﴾

مَیں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں سورج کو اور اس کی روشنی کو، اور چاند کو جب وہ سُورج کے پیچھے چلتا ہے، اور دن کو جب وہ سورج کو ظاہر کرتا ہے، اور رات کو جب وہ سورج کو ڈھانپ لیتی ہے، اور اجرامِ فلکی کو اور جو ان کو بناتا ہے اور زمین کو اور جو اس کو بچھاتا ہے، اور روح کو اور جو اس کو کامل بناتا ہے، اور پھر اُسے بُرائی اور نیکی کے راستے بتاتا ہے: وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے نفس کے جوہر اجاگر کئے، اور وہ شخص ناکام ہؤا جس نے اس کے جوہر دبا دیئے ◉

زَكّٰىهَا: انماها (بیضاوی)

وَمَا بَنٰىهَا: ومن بناها (بیضاوی)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ﴿۱۲﴾

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۳﴾

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۴﴾

ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب اپنے رسول کا انکار کیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب ان میں سے ایک بدبخت اللہ کی اُونٹنی پر حملہ کرنے کے لئے بڑے جوش سے اُٹھا۔ اللہ کے رسول نے ان لوگوں کو کہا: اللہ کی اُونٹنی پر دست درازی نہ کرو اور اس کے

پانی کی باری میں مزاحم نہ ہو ◉

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۠ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿۱۵﴾

وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿۱۶﴾ ع ۱ / ۱۶

لیکن ان لوگوں نے اپنے رسول کی بات کو ردّ کر دیا اور اُونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ ان کے ربّ نے انکے گناہ کے عوض ان کو ہلاک کر دیا اور کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا۔ اُس نے ان کے انجام کی ذرّہ بھر پروا نہ کی ◉

فَكَذَّبُوهُ : فیما حذرهم منه (بیضاوی)

فَسَوَّاهَا : سوّٰی کا مفعول ضمیر ھا ہے جو دَمْدَمَ کی طرف یا ثمود کی طرف راجع ہے (بیضاوی) یعنی اُس نے (اللہ تعالیٰ نے) ہلاکت کو عام کر دیا اور ان میں سے کوئی بھی بچ نہ سکا یا ثمود کی تمام قوم کو ہلاکت میں برابر کا شریک کر دیا۔

سُورَۃُ اللَّیْلِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۲۲ :-

فرمایا : کفر اور ایمان کا فرق یہ ہے کہ کفر کی تمام تر کوششیں مختلف جہات میں ہیں اور ایمان کی تمام تر کوششیں ایک ہی جہت میں ہیں۔ پھر ایمان اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا، اور اچھی باتوں کو قبول کرنا سکھاتا ہے اور کفر بخل، اللہ سے روگردانی اور اچھی باتوں کا انکار سکھاتا ہے۔ بایں وصف ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ ڈنڈے کے زور سے لوگوں کو مومن بناؤ۔ ہدایت دینا ہمارا کام ہے تمہارا کام صرف ہدایت کی طرف بلانا ہے جو ہماری ہدایت کو رَدّ کریں گے ہم انہیں واصلِ جہنّم کریں گے اور جو اسے قبول کریں گے ہم انہیں نیک اجر دیں گے۔
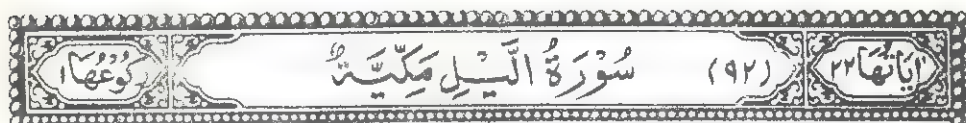
آیاتھا ۲۲ (۹۲) سُوْرَۃُ الَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ②

وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ③

وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ④

اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی ⑤

میں رات کو جب وہ ہر ایک چیز کو ڈھانپ لیتی ہے اور دن کو جب وہ جلوہ ریز ہوتا ہے اور اس ذات کو جس نے نر و مادہ پیدا کئے ہیں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں: تمہاری کوششیں مختلف جہات میں صرف ہو رہی ہیں ◉

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ⑥

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ⑦

فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ⑧

جو اللہ کی راہ میں دیتا ہے اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اور اچھی باتوں کو قبول کرتا ہے ہم اس کے لئے کامیابی کی راہیں ہموار کر دیں گے ◉

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ⑨

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ⑩

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ⑪

وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ⑫

لیکن جو شخص بخل سے کام لیتا ہے اور اپنے مولا سے بے اعتنائی برتتا ہے اور نیک باتوں کا انکار کرتا ہے ہم اس کے لئے کمبختی کی راہیں ہموار کر دیں گے اور جب وہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کا مال اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا ◉

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ⑬

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ⑭

ہدایت دینا ہمارا کام ہے۔ وہ جہان بھی ہمارا ہے اور یہ جہان بھی ہمارا ◉

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۚ⑮

لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ⑯

الَّذِیْ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۶﴾

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ﴿۱۷﴾

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ﴿۱۸﴾

وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی ﴿۱۹﴾

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ﴿۲۰﴾

ع وَ لَسَوْفَ یَرْضٰی ﴿۲۱﴾

لوگو! مَیں نے تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے خبردار کر دیا ہے۔ اس میں صرف وہی بدبخت داخل ہوں گے جو سچائی کا انکار کرتے ہیں اور اطاعت سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ اس سے دُور رکھے جائیں گے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں یعنی وہ لوگ جو اپنا مال اپنے آپ کو پاک کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور کسی کے مرہونِ منت نہیں رہتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیک کام صرف اپنے بزرگ و برتر ربّ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو جلد ہی ایسے انعام و اکرام ملیں گے کہ وہ خوش ہو جائیں گے ◉

سُوْرَۃُ الضُّحٰی

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۲:-

فرمایا: اے رسول! جب رات ساکن ہو جاتی ہے تو رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ پس جو مصائب تجھ پر نازل ہوتی ہیں ان سے دل برداشتہ نہ ہو۔ یہ آئندہ انعامات کا پیش خیمہ ہیں۔ تیرے بچپن سے اللہ نے تجھے اپنی شفقت اور عنایت سے نوازا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ پس اللہ کی نعمتوں کا شکر کر اور یتیموں اور حاجتمندوں کی خبر گیری کر۔

آیاتُھا ۱۱ (۹۳) سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ رُکُوعُھا ۱
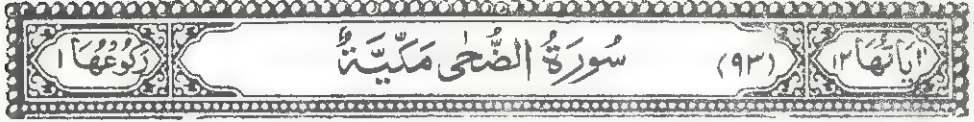
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالضُّحٰی ②

وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ③

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ④

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ⑤

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ⑥

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ⑦

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی ⑧

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ⑨

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿١٠﴾

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١١﴾

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١٢﴾ ع ۱۲/۱۸

اے رسول! مَیں دن کو، اور رات کو جب وہ ساکن ہو جاتی ہے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں: تیرے ربّ نے تجھے چھوڑ نہیں دیا اور نہ وہ تجھ سے ناراض ہے۔ تیرے لئے ہر ایک آنے والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہے۔ عنقریب تیرا ربّ تجھ پر عنایات کی بارش کرے گا اور تُو خوش ہو جائے گا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس نے دیکھا کہ تُو یتیم ہے اور اس نے تجھے اپنی پناہ میں لے لیا، اور اس نے دیکھا کہ تُو اس کی محبّت میں سرگرداں ہے۔ اور اس نے تجھے اپنی راہیں دکھائیں، اور اس نے دیکھا کہ تُو ضرورت مند ہے اور اس نے تجھے غنی کر دیا۔ پس یتیم پر سختی نہ کر اور سائل کو نہ جھڑک اور اپنے ربّ کی نعمت کو بیان کر ◉

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى: ضال کے معنے عاشق کے بھی ہیں چنانچہ جاہلیّت کا شاعر زہیر کہتا ہے ؎

قامت تراءىٔ بذی ضال لتحزننی

ولامحالة ان يُشاق من عَشِق

یعنی وہ اِس طرح کھڑی تھی کہ اپنا حسن عاشق کو دکھا رہی تھی تاکہ مجھے غمزدہ کرے۔ بیشک عاشق کے لئے محزون ہونا ضروری ہے۔

سورۃ الم نشرح

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۹ :-

رسول پر اپنے انعامات کا ذکر کیا اور اسے تلقین کی کہ شکر کے طور پر اپنے فارغ اوقات اللہ کی عبادت میں صرف کر۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۙ②

وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۙ③

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۙ④

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ⑤

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ⑥

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ⑦

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ⑧

وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۧ⑨ ع ۱ / ۹ / ۱۹

ہم نے تیرا قلب اپنے انوار کی تجلّی کے لئے کھول دیا اور تیرا وہ
بوجھ اُتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی، اور تیرا نام بلند کیا۔
تیرے لئے ہمارا یہ دستور ہے کہ ہر ایک تنگی فراخی کا پیش خیمہ
ہو گی اور اگر اس کے بعد پھر کوئی تنگی آئے گی تو وہ نئی فراخی
کا پیش خیمہ ہو گی۔ جب تیرے ساتھ ہمارا معاملہ اِس نہج پر ہے
تو تجھ پر لازم ہے کہ جب اپنے اشغال سے فارغ ہو تو ریاضت
میں مشغول ہو جا اور اپنے ربّ کی طرف توجہ کر ◉

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ : بسطه بنور الٰهی وسكينة من جهته وروح منه (مفردات)

وفی الحديث اذا دخل النور فی القلب انشرح (روح البيان)

ہم دیکھتے ہیں کہ تاریکی گھٹن اور تنگی کا اثر دیتی ہے اور روشنی فراخی کا۔ پس دل جو کہ مہبطِ انوارِ
الٰہی ہے کے کُھلنے کے یہ معنے ہیں کہ اس میں انوارِ الٰہی کا نزول ہونے لگا ہے۔

وَوَضَعْنَا عَنْكَ : معطوف على المعنى : اى قد شرحنا لك صدرك وَوَضَعْنَا عَنْكَ
وِزْرَكَ ۔ (شوکانی)

سُوْرَۃُ التِّیْنِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۹ :-

فرمایا: جو پیشگوئیاں پہلے صحیفوں میں بیان کی گئی تھیں رسول عین ان کے مطابق آیا ہے۔ہم انبیاء اس لئے بھیجتے ہیں تاکہ انسان اپنا زنگ دھو کر پھر سے پاک صاف ہو جائے اور ہمارے دائمی انعاموں کا وارث بنے۔پس انبیاء کا وجود رحمت ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ②

وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ③

وَ ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ④

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ⑤

ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ⑥

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ⑦

مَیں انجیر اور زیتون اور طُور کے پہاڑوں کو اور اس امن والے شہر کو شہادت میں پیش کرتا ہوں : ہم نے انسان کو بہت عمدہ سرشت دے کر پیدا کیا اور پھر اسے کمینوں میں سب سے زیادہ کمینہ بنا دیا۔ لیکن ان لوگوں کا حال جُدا ہے جو ایمان لاتے

ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں۔ان کے لئے کبھی نہ ختم ہونیوالا

اجر ہے ◉

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ : المراد بهما جبلان من الارض المقدّسة (کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی)

ان دونوں پہاڑوں کو جویروشلم میں واقع ہیں شعیر کہتے ہیں۔یہاں اُس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو استثناء ۳۳ : ۲ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔وہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدوسیوں سے آیا۔اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔"

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۞۸

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞۹

اے انسان! جب ہم نے بات کو اِس قدر واضح کر دیا تو اس کے بعد کونسی چیز تجھے قیامت کا انکار کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔کیا اللہ تمام حاکموں کا حاکم نہیں؟ ◉

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ : یحملك علی ان تکذب بالدّین (شوکانی)

سُوْرَۃُ الْعَلَقِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۲۰:-

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں محبّت ودیعت کی ہے اور اسی کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اُس نے وحی کا سلسلہ شروع کیا ہے اور قرآن بھیجا ہے۔ لیکن انسان بجائے اُس کی نعمت کا شُکر بجالانے کے اُلٹا سرکشی کرتا ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ بالآخر اس کو ہمارے حضور پیش ہونا ہے۔ اس کا یہ عذر کہ مَیں پہلے ہی ہدایت یافتہ ہوں مجھے قرآن کی ضرورت نہیں باطل ہے۔ اگر وہ ہدایت پر ہوتا تو ہمارے بندے کو نماز پڑھنے سے کیوں روکتا اور ہمارے مرسل پر ایمان کیوں نہ لاتا۔ اس کی جنگ ہمارے بندے سے نہیں ہم سے ہے۔ اگر وہ اپنی حرکات سے باز نہ آیا تو ہم اس کو پکڑیں گے اور اس کی عزّت کو خاک میں ملا دیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ②
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ③

اے نبی! اپنے ربّ کا نام لے کر جو تمام مخلوق کا خالق ہے اور جس نے انسان کی سرشت میں محبّت پیدا کی ہے قرآن پڑھ ◉

اِقْرَاْ : القراٰن (بیضاوی)
اَلَّذِیْ خَلَقَ : خلق کُلّ شَیٔ (بیضاوی)

اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ④
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ⑤
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ⑥

قرآن کو پڑھ اور اِس بات کو یاد رکھ کہ تیرا ربّ جس نے قلم

کے ذریعہ علم کو عام کیا اور وحی کے ذریعہ انسان کو وہ علم سکھایا
جو اسے پہلے معلوم[1] نہ تھا بہت کرم کرنے والا ہے ◉

[1] دوسرے حیوانات اور انسان میں یہ فرق ہے کہ باقی حیوانات اپنا علم ورثہ میں لے کر آتے ہیں لیکن انسان کو علم سیکھنا پڑتا ہے۔ اگر انسان روحانی علم کو اپنی کاوش سے دریافت کرتا تو قرنہا قرن کے بعد بھی مبتدی ہی رہتا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کے لئے انبیاء بھیجے۔
اِس کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں: اور قرآن کے ذریعہ انسان کو وہ علم سکھایا جو اسے پہلے معلوم نہ تھا۔

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۙ﴿۷﴾
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۸﴾

لیکن انسان پر تف ہے کہ ان انعامات کا شکر کرنے کی بجائے سرکش ہو رہا ہے۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے اتنی دولت مل گئی ہے کہ اسے کسی حاجت روا کی حاجت نہیں رہی ◉

كَلَّآ: ردع لمن کفر بنعمة اللہ بطغیانہ (بیضاوی)

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۹﴾

اے انسان! بالآخر تجھے اپنے ربّ ہی کے حضور لوٹ کر جانا ہے ◉

كَلَّآ: الخطاب للانسان (کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی)

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۙ﴿۱۰﴾
عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۱﴾

کیا تُو نے اُس شخص کا حال دیکھا جو ہمارے بندے کو جب وہ نماز پڑھنے لگتا ہے نماز سے روکتا ہے ◉

أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى ٱلْهُدَىٰٓ ﴿١٢﴾

أَوْ أَمَرَ بِٱلتَّقْوَىٰٓ ﴿١٣﴾

ذرا غور تو کر! اگر وہ ہدایت پر ہے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے تو نماز سے کیوں روکتا ہے ◉

أَرَءَيْتَ إِن كَانَ عَلَى ٱلْهُدَىٰٓ : جواب الشرط محذوف (بیضاوی، روح البیان)

أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ﴿١٤﴾

ذرا غور تو کر! اگر وہ ہمارے بندے کا انکار کرتا ہے اور ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہے تو ہدایت پر کیونکر ہُوا ◉

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٥﴾

کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ اس کے تمام افعال کو دیکھ رہا ہے ◉

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ﴿١٦﴾

نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٧﴾

تف ہے اس شخص پر! اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے، پیشانی کے اُن

بالوں سے جو اس کے کاذب اور غلط کار ہونے کی علامت ہیں ◉

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ : وصفها بالكذب و الخطأ و هما لصاحبهما (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٨﴾

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٩﴾

اگر اسے ہمارے مقابلے کی ہمّت ہے تو اپنی مدد کے لئے اپنے حمایتیوں کو بلائے ہم اسکی سزا پر اپنے ملائکہ شداد کو معمور کریں گے ◉

فَلْيَدْعُ : ف محذوف عبارت پر دلالت کرتا ہے۔

نَادِيَهُ : ای اهل نادیه (بیضاوی، روح البیان)

كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ﴿٢٠﴾ ع ۲۱

تف ہے اُس شخص پر! تُو اس کی پیروی نہ کر اور اپنے ربّ کے حضور سجدہ گزار اور اس کے قُرب کی راہیں تلاش کر ◉

آیت ۲ تا ٦ :-

فرمایا: ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا ہے جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بابرکت ہے۔ اس رات تمام اہم امور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

آیاتہا ۶ سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ (۹۷) رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ②

ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ◉

قرآن کا لفظ قرآن کے ایک حصّہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔پس اِس آیت کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ قرآن کے نزول کی ابتداء شبِ قدر میں ہوئی۔

شبِ قدر سے مراد وہ تاریکی کا زمانہ بھی ہوسکتا ہے جس کی تاریکی آفتابِ محمدی کے ظہور کا موجب ہوئی۔

اِس آیت کے یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں: ہم نے قرآن کو ایسی رات میں نازل کیا جس نے دُنیا کی تقدیر بدل ڈالی۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ③

اور تجھے کیونکر معلوم ہو کہ شبِ قدر کیا ہے ؟ ◉

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ④

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ◉

خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ: شَهْرٌ کے اصل معنے چاند کے ہیں۔یعنی یہ شب جس میں آفتابِ محمدی

طلوع ہوا ہے ہزار چاندوں یعنی مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینوں میں تو کم از کم تراسی لیلۃ القدر آتی ہیں۔ پس یہ کہنا کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ کہنے کے مترادف ہے کہ لیلۃ القدر ۹۹۷ مہینوں اور تراسی لیلۃ القدر اور چند دنوں سے بہتر ہے۔

پس یا تو لیلۃ القدر سے مراد انوارِ محمّدی کے ظہور کا وقت لیا جائے گا اور یا اس میں حذف مان کر آیت کے یہ معنی کئے جائیں گے کہ اِس ایک رات کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

شَھر کے معنی عالم کے بھی ہیں اِس اعتبار سے لیلۃ القدر سے پہلے مضاف محذوف مانا جائے گا اور آیت کے معنے ہوں گے صاحبِ لیلۃ القدر ہزار علماء سے بہتر ہے۔ اِن معنوں کی رُو سے ہزار کے معنے لاتعداد کے ہوں گے کیونکہ عربی زبان میں ہزار گنتی کا آخری عدد ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ﴿۵﴾

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۶﴾ ع ۲۲

اس رات فرشتے اور جبرائیل اپنے ربّ کے حکم سے ہر ایک اہم امر کا فیصلہ کرنے کے لئے زمین پر اُترتے ہیں۔ وہ سلامتی کی رات ہے جو صبح کے نمودار ہونے تک قائم رہتی ہے ◉

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ: من اجل كلّ امرٍ (کشاف، بیضاوی، روح البیان)

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ: ابجد کے حساب سے اِس کے مندرجہ ذیل عدد بنتے ہیں:۔

حرف	عدد	حرف	عدد	حرف	عدد
ح	۸	م	۴۰	ا	۱
ت	۴۰۰	ط	۹	ل	۳۰
ت	۴۰۰	ل	۳۰	ف	۸۰
ی	۱۰	ع	۷۰	ج	۳
ا	۱			ر	۲۰۰
	۸۱۹		۱۴۹		۳۱۴ = ۱۲۸۲

گویا ۱۲۸۲ برس کے بعد ایک نیا دن نمودار ہوگا یعنی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک نئی شان میں ظاہر ہوں گے۔

سُورَةُ البَیِّنَۃِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۹:-

فرمایا: ہمارا رسول عین وعدوں کے مطابق آیا ہے اور قرآن تمام پہلی کتابوں کی قائم رہنے والی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ پس وہ لوگ جو اس کو قبول نہیں کرتے جہنّم میں جائیں گے اور وہ لوگ جو اسے قبول کرتے ہیں جنّت میں جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ الْبَیِّنَۃُ ② رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً ③ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ④

اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی، اور مشرک اپنی ڈگر کو اُس وقت تک چھوڑنے کے نہیں تھے جب تک کہ ان کے پاس ایک روشن دلیل نہ آجاتی، یعنی اللہ کا رسول جو ان کو پاک صحیفے پڑھ کر سُناتا، وہ پاک صحیفے جن میں مستقل اصول بیان کئے گئے ہیں ◉

یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَھَّرَۃً : چونکہ قرآن تمام پہلے صحیفوں کی قائم رہنے والی تعلیمات پر مشتمل ہے اِس لئے قرآن کا پڑھنا پہلے صحیفوں ہی کا پڑھنا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا

جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ؕ﴿۵﴾

وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيۡنُ الۡقَيِّمَةِ ؕ﴿۶﴾

لیکن علماءِ اہلِ کتاب نے اپنے وعدے سے انحراف بھی کیا تو اس وقت کیا جب ان کے پاس روشن دلیل آ چکی تھی، حالانکہ ان کو صاف صاف حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی پورے اخلاص اور تندہی کے ساتھ اطاعت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ یاد رکھو! اللہ کی اطاعت اور نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہی وہ دین ہے جو ہمیشہ قائم رہنے کے لائق ہے ◉

تَفَرَّقَ : عن وعدهم (بیضاوی، روح البیان)

ذٰلِكَ : عبادة الله باخلاص واقامة الصلوٰة وایتاء الزکوٰة (روح البیان)

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ فِىۡ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمۡ شَرُّ الۡبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾

اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی روش اختیار کی اور مشرک جہنّم کی آگ میں جھونکے جائیں گے جہاں وہ مدّت مدید

تک رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں ◉

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٨﴾

جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٩﴾ ع

لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں بہترین خلائق ہیں۔ ان کی جزاء ان کے ربّ کے ہاں ہے یعنی ہمیشہ رہنے والے باغ جو بہتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے اور جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہُوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے گا ◉

سُورَۃُ الزِّلْزَال

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۹:-

فرمایا: آخری زمانہ میں زمین پر پے درپے آفتیں آئیں گی حتیٰ کہ انسان چیخ اُٹھے گا کہ یہ کیا ہونے کو ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا ②

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا ③

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَھَا ④

یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا ⑤

بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا ⑥

یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَھُمْ ⑦

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ⑧

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ⑨ ع ۹ ۲۴

جب زمین کو زبردست جھٹکوں سے ہلایا جائے گا اور وہ اپنے دفینے نکال کر پھینک دے گی اس وقت انسان کہے گا : اسے کیا

ہونے کو ہے۔ اُس دن زمین اپنی خبریں نشر کرے گی[1] کیونکہ
تیرے ربّ نے اسے اِس بات کا حکم دیا ہو گا۔ اس دن انسان
پراگندہ صورت میں باہر نکلیں گے تاکہ اللہ ان کو ان کے
اعمال کے نتائج دکھا دے، چنانچہ جس نے ذرّہ بھر نیکی کی
ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ بھر بُرائی کی
ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا ◉

[1] ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ اپنے حالات سے دُنیا کو آگاہ کر دے گی۔

اَثْقَالَهَا: دفائنها وکنوزها (روح البیان)

تُحَدِّثُ: جَعَلَ کی طرح دو مفعول چاہتا ہے (رازی)

لِیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ: اِس کی دوسری قرأت لیَروا اعمالهم ہے (بیضاوی) لیُروا میں نائب فاعل
محذوف مقدر ہے یعنی تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کے نتائج دکھا دے۔

سُورَۃُ العٰدِیٰتِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۲ ا۔

فرمایا: ایک وقت آئے گا جب انسان مادی طور پر بہت ترقی کرے گا، قبروں کو کھود کر پہلے لوگوں کے راز معلوم کرے گا اور ایسے آلات ایجاد کرے گا کہ دل کی باتیں معلوم ہو جائیں گی۔ لیکن چونکہ وہ مال و دولت اکٹھی کرنے کے پیچھے پڑا ہوا ہوگا اور اپنے رب کی ناشکری کرے گا ہم اس پر سخت عذاب نازل کریں گے اور اس کے اپنے ہاتھوں کی ایجاد کی ہوئی چیزیں اس کی آبادیوں کو ویران کر دیں گی۔
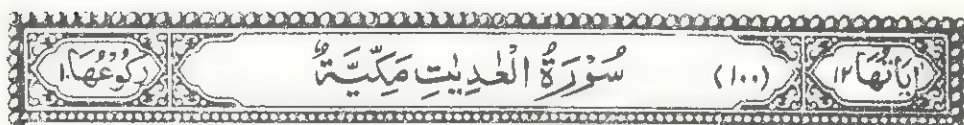
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ②

فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ③

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ④

فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ⑤

فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا ⑥

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ⑦

وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْدٌ ⑧

وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ⑨

میں ہانپتی ہوئی چیزوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو

شعلے اُگلیں گی، جو صبح کے وقت حملہ کریں گی، جو حملے کے دوران
آوازیں پیدا کریں گی اور دشمن کی جمعیت کے اندر گھس جائیں گی :
انسان اپنے ربّ کا سخت ناشکرگزار ہے، اور وہ خود اِس
بات پر گواہ ہے، اور مال کی محبّت میں سراپا گرفتار ہے ◉

العٰدیٰتِ : تیزی سے چلنے والی چیزیں۔ یہ لفظ ہوائی جہازوں اور راکٹوں پر بہت اچھی طرح چسپاں ہوتا ہے۔

بِہٖ : بذالك الوقت (بیضاوی، جلالین، روح البیان)

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۱۰﴾
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۱﴾
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۲۵

کیا اسے معلوم نہیں کہ جب قبروں کے دفینے نکالے جائیں گے
اور دلوں کے راز معلوم کئے جائیں گے اُس دن لوگوں کا ربّ
ان کے تمام حالات سے باخبر ہوگا ◉

سُوْرَةُ الْقَارِعَة

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۲:۔

فرمایا: جب ایک سخت آفت آئے گی تو لوگ پراگندہ پروانوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگتے پھریں گے۔ اور پہاڑ دُھنی ہوئی رُوئی کی طرح اُڑ جائیں گے۔ وہ گھڑی قیامت کا پیش خیمہ ہوگی۔ اُس دن نیک اعمال کرنے والے لوگ ہی خوشی کی زندگی بسر کریں گے۔ جن لوگوں کے اعمال بے حقیقت ہوں گے ان کے لئے نارِ جہنم ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلْقَارِعَةُ ②

وہ بڑی مصیبت ! ◉

مَا الْقَارِعَةُ ③

اور کتنی مصیبت ہو گی وہ بڑی مصیبت ! ◉

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ④

اور تجھے کیا معلوم کہ وہ بڑی مصیبت کیا ہے ! ◉

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ⑤
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ⑥

اس دن لوگ پراگندہ پروانوں کی طرح اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہوں گے اور پہاڑ دُھنی ہوئی اُون کی طرح اُڑ رہے ہوں گے ◉

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۷﴾

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۸﴾

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۹﴾

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۱۰﴾

اُس دن جس کے اعمال بھاری ہوں گے وہ خوشی کی زندگی بسر کرے گا۔ لیکن جس کے اعمال ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا ◉

مَوَازِيْنُهٗ : جمع الموزون وهو العمل الذی له وزن (روح البیان، شوکانی)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۱﴾

نَارٌ حَامِيَةٌ ؑ﴿۱۲﴾

اور تجھے کیا معلوم کہ جہنّم کیا ہے! یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے ◉

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۹ :-

فرمایا : انسان کو ایک دوسرے سے مال وجاہ کے بڑھنے کے عمل نے تباہ کر دیا ہے۔ انسان بڑے علم کے دعوے کرتا ہے لیکن اگر اسے یقینی علم ہوتا تو مال وجاہ پر اِس طرح جان نہ دیتا اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے تباہ نہ کرتا۔
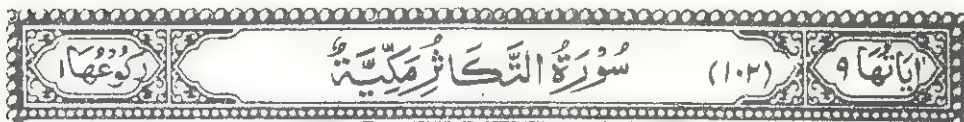
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ②

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ③

تمہیں ایک دوسرے سے زیادہ مال وجاہ حاصل کرنے کی خواہش نے اللہ سے غافل کر دیا ہے اور تم اسی میں مشغول رہتے ہو حتیٰ کہ اپنی قبروں میں پہنچ جاتے ہو ◉

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ④

ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ⑤

تم اس سے باز آ جاؤ! تم جلد ہی اس کا نتیجہ دیکھ لو گے۔ میں تمہیں پھر کہتا ہوں تم اس سے باز آ جاؤ! تم جلد ہی اس کا نتیجہ دیکھ لو گے ◉

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ ⑥

اگر تمہیں یقینی علم ہوتا تو تم ہرگز ایسا نہ کرتے ◉

لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ : فحذف الجواب للتفخيم (کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی، روح البیان، املاء)

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۷﴾

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۸﴾

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ ع

میں زمین اور آسمان کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ تم ضرور جہنّم کو دیکھو گے۔ تم اسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھوگے اور پھر اُس دن تم سے تمام ان نعمتوں کا حساب لیا جائے گا جو تم کو دی گئیں ◉

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ : هوجواب قسم محذوف (کشاف، بیضاوی، جلالین، رازی، رُوح البیان)

سُوْرَۃُ الْعَصْرِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۴:۔

فرمایا: انسان کی تمام کاوشیں سعیِ لاحاصل ہیں سوائے اِس کے کہ وہ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور سچائی کو قبول کرے اور اس پر قائم رہے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَالْعَصْرِ ②

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ③

مَیں زمانہ کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ انسان گھاٹے کا سودا کر رہا ہے ◉

لَفِیْ خُسْرٍ : فی تجارتہٖ (کشاف، جلالین، روح البیان، شوکانی)

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ④

لیکن اُن لوگوں کا حال جُدا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل بجا لاتے ہیں اور ایک دوسرے کو سچائی کو قبول کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو سچائی پر قائم رہنے کی تلقین کرتے ہیں ◉

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ : علی الحق (بیضاوی)

سُورَةُ الهُمَزَةِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۱۰:۔

فرمایا: غیبت، عیب چینی، مال کا جمع کرنا اور اس پر سانپ بن کر بیٹھ جانا ایسے گناہ ہیں جو انسان کو اللہ سے دُور کر دیتے ہیں اور جہنّم میں ڈال دیتے ہیں۔

آیاتہا ۹ (۱۰۴) سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ②
الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ ③
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ ④

ہر غیبت کرنے والے، عیب چینی کرنے والے پر لعنت ہے، جو مال کو جمع کرتا ہے اور اس پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ابدی زندگی عطا کرے گا ◉

عَدَّدَہٗ : امسکہ (شوکانی)

یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ : یوصلہ الیٰ مقام الخلد (روح البیان)

زہیر کہتا ہے ؎ ولو انّ حمداً یُخلد الناس لم تمت
ولکن حَمد الناس لیس بمُخلدِ

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ ⑤
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ ⑥

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾

الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾

فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۱۰ ۲۹

اسے چاہیئے کہ ان خوش فہمیوں میں مبتلا نہ ہو۔ آخرکار اسے جہنّم میں پھینکا جائے گا۔ اور تُو کیا جانے کہ جہنّم کیا ہے۔ یہ اللہ کی آگ ہے جسے اللہ نے جلایا ہے اور جو دلوں پر چڑھ جاتی ہے۔ یہ لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں بند ہو کر ان کو ڈھانپ لے گی ◉

كَلَّا : ردع له عن حسبانه (بیضاوی، روح البیان)

الْمُوْقَدَةُ : اوقدها الله (بیضاوی، روح البیان)

سُورَةُ الفِيلِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۶:۔

اِس سُورت میں اصحابِ فیل کا قصّہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح تباہ کئے گئے اور یہ پیشگوئی کی ہے کہ آئندہ بھی جو کعبہ پر اس کو تباہ کرنے کی غرض سے حملہ کرے گا تباہ کر دیا جائے گا۔

ایاتہا ٦ (١٠٥) سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ②

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے ان لوگوں کے ساتھ جو ہاتھیوں پر سوار تھے کیا کیا؟ ◉

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ : فیل ایک ہاتھی کو کہتے ہیں۔ اِس جگہ اشارہ اُس لشکر کی طرف ہے جس نے ابرہہ کے زیرِکمان خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے مکّہ پر حملہ کیا تھا۔ اس لشکر میں ہاتھیوں کی کثرت تھی اِس لئے حملہ آور اصحٰب الفیل کے نام سے موسوم کئے گئے۔ امام رازی کہتے ہیں کہ فیل کا لفظ اِس جگہ اسم جنس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے گویا یہ اصحٰب الجنّۃ کی طرح کی بندش ہے۔ مفسّرین نے الفیل سے مراد وہ ہاتھی بھی لیا ہے جس پر ابرہہ سوار تھا اور جس کا نام محمود تھا۔

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ③

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ④

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ⑤

ع ۱ ۲ ۳ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٦

اس نے ان کی تدبیر بیکار کر دی اور ان پر پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ بھیجے جو ان کو کنکروں پر مار مار کر کھاتے تھے۔ قصّہ کوتاہ یہ کہ اس نے اُن کو کِرم خوردہ بھوسے کی مانند کر دیا ◉

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ : ب کا صلہ علی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے ع

أربّ يبول الثعلبان برأسه

مَاْكُوْل : كورق زرع وقع فيه الأكال۔ فهو ان ياكله المدود (بیضاوی، رازی، روح البیان)

سُورَۃ قُرَیش

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۵ :-

فرمایا: قریش کو چاہیئے کہ اپنے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں قحط سے نجات دی اور ایک بہت بڑی آفت سے بچایا اور ان میں تجارت کا شوق پیدا کیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ②

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ③

فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ④

الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ⑤

قریش کو چاہیئے کہ کعبہ کے ربّ کی عبادت کریں جس نے ان کو اُس وقت کھانا کھلایا جب وہ بھُوکے تھے اور اُس وقت امن دیا جب ان پر خوف طاری تھا۔ اگر کسی اَور وجہ سے نہیں تو کم ازکم اِس وجہ سے کہ اس نے ان کے دلوں میں ایک لگن لگا دی یعنی سردی اور گرمی کے سفروں کی لگن ◉

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ : فان لم یعبدوہ لسائر نعمہ فلیعبدوہ لھٰذہ الوجوہ (کشاف، بیضاوی، رازی، روح البیان)

سُورَۃُ المَاعُون

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۸ :-

فرمایا : یتیم کو دھتکارنا ، مسکین کو کھانا نہ کھلانا ، اور لوگوں کو معمولی معمولی فائدے پہنچانے سے بھی دریغ کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو دراصل قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور صرف دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ②ؕ

فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ③ۙ

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ④ؕ

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ⑤ۙ

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑥ۙ

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑦ۙ

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑧ع

کیا تُو نے اُن لوگوں کو دیکھا جو روزِ جزا کے منکر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیم کو دھتکارتے ہیں اور مسکین کو کھانا کھلانے کی تلقین نہیں کرتے۔ وہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن ایسے نمازیوں پر

لعنت ہے جو نماز کے مقصد سے غافل ہیں وہ صرف دکھاوے
کی نماز پڑھتے ہیں اور لوگوں کو روزمرّہ کے استعمال کی چیزیں
بھی دینے سے دریغ کرتے ہیں

الَّذِیْ : یحتمل الجنس والعهد (کشاف، بیضاوی)
فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ : وضع المصلّین موضع ضمیرهم (شوکانی)

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۴ :-

فرمایا : تجھ پر ہم نے انعامات کی بارش کی ہے۔ تیرے دشمنوں کی اولاد بھی اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر تیرے حلقۂ غلامی میں آجائے گی اور ان کی بجائے تجھے اپنا باپ سمجھنے لگے گی اور تیری نسل قیامت تک چلے گی۔ پس تُو اَبتر نہیں تیرے دشمن اَبتر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ②

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ③

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ④ ع ۱/۴ ۳۴

اے رسول! ہم نے تجھے بہت خیر و برکت دی ہے۔پس چاہیئے کہ تُو اپنے ربّ کے حضور نماز میں کھڑا رہ اور اس کے حضور قربانی پیش کر۔یاد رکھ! ابتر تُو نہیں بلکہ تیرا دشمن ہے ◉

الْاَبْتَرُ: دُم کٹا: یعنی وہ جس کے مرنے کے بعد کوئی اس کا نام زندہ رکھنے والا نہ ہو۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ: واما انت فتبقى ذريتك (روح البیان)

سُورَۃُ الکَافِرُونَ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۷ :-

فرمایا : اے رسول ان سے کہہ : نہ مَیں نے کبھی تمہارے بُتوں کی عبادت کی نہ کروں گا اور نہ تم نے کبھی اس خدا کی عبادت کی جس کی مَیں کرتا ہوں اور نہ تم کروگے۔

اِس میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسا کسی کا خدا کے متعلق تصوّر ہوتا ہے ایسا ہی خدا کا اس کے ساتھ سلوک ہوتا ہے۔ انا عند ظن عبدی بی تمہارا خدا کے متعلق جو تصوّر ہے بہت ناقص ہے اور تم ایمان لاکر بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ②

لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ③

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ④

وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ⑤

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ⑥

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ⑦ ع ۲۴

اے رسول تو کہہ : اے کافرو! مَیں ان چیزوں کی عبادت نہیں کروں گا جن کی تم عبادت کرتے ہو اور تم اس کی عبادت نہیں کرو گے جس کی عبادت مَیں کرتا ہوں۔ مَیں نے کبھی ان چیزوں کی عبادت نہیں کی جن کی تم عبادت کرتے تھے اور تم نے کبھی اس کی عبادت نہیں کی جس کی مَیں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے

لئے تمہارا دین ہے میرے لئے میرا دین ہے ◉

لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ : فان لا لا تدخل الا علی مضارع بمعنی الاستقبال کما ان ما لا تدخل الا علی مضارع بمعنی الحال (کشاف، بیضاوی)

سُوْرَةُ النَّصْر

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۴ :-

اِس سورت میں پیشگوئی کی ہے کہ رسول کی زندگی ہی میں وہ وقت آنے والا ہے جب لوگ جوق در جوق اسلام کو قبول کریں گے۔

فرمایا : اے رسول ! اُس وقت تجھے چاہیئے کہ اللہ کی تسبیح وتحمید بیان کرے اور ایمان لانیوالوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ﴿۲﴾

وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۳﴾

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۴﴾ ع ۳۵

اے رسول! جب اللہ کی مدد آجائے اور تم کو وہ فتح جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے نصیب ہو جائے اور تُو دیکھے کہ لوگ اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں تُو اپنے ربّ کی تسبیح و تحمید بیان کر اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ۔ یاد رکھ! وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ◉

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۶:۔

اِس سورت میں ابولہب کی ہلاکت کی پیشگوئی ہے۔ بیشک اس سے مراد حضورؐ کا وہ مخالف مراد ہے جس کا نام عبدالعزیٰ تھا لیکن قرائن بتا رہے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر زمانہ میں اس کے مثیل پیدا ہوتے رہیں گے بعض نمایاں اور مکمل اور بعض اپنی بعض خبیثانہ چالوں کی وجہ سے۔ چنانچہ اس میں یہ پیشگوئی بڑی نمایاں ہے کہ آخری زمانہ میں اس کا ایک مکمل مثیل ہوگا جس کی مندرجہ ذیل نشانیاں ہونگی:۔

۱۔ وہ اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں سے باتیں کرے گا۔

۲۔ اس کی طاقت کا منبع دو چیزیں ہوں گی اس کی فوج اور اس کے سول ملازمین لیکن دونوں اس کے خلاف ہو جائیں گے۔

۳۔ اس کا مال اور اس کے دوست اور اس کا اثر و رسوخ اس کے کسی کام نہیں آئے گا۔

۴۔ اس کے خلاف مخالفت کی آگ بھڑکے گی اور وہ اس کے شعلوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔

۵۔ وہ واصلِ جہنّم ہوگا۔ یعنی اس کے اعمال ایسے ہوں گے کہ ہر ایک کو نظر آجائے گا کہ یہ جہنّم میں گیا ہے۔

۶۔ اس کی بیوی ملک میں آگ بھڑکانے کی کوشش کرے گی۔

۷۔ اس کے دونوں ہاتھ بیکار کر کے اس کا قصّہ تمام کر دیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ؕ ②

مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ؕ ③

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۚۖ ④

وَّامْرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ۚ ⑤

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑥ ع

ابولھب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو گئے اور وہ ہلاک ہو گیا نہ اس کا مال اور نہ اس کا کیا دھرا اس کے کسی کام آیا۔ وہ عنقریب شعلوں والی آگ میں جھونکا جائے گا۔ اس کی بیوی آگ لگانے کے لئے لکڑیوں کا ایندھن اُٹھائے ہوئے ہے۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسّی کا پھندا پڑا ہے ◉

اِمْرَاَتُہٗ: اس کے معنے اس کا گروہ یا اس کی جماعت بھی ہو سکتے ہیں۔ سورہ تحریم میں اِمْرَاَۃٌ کا لفظ اور آدم کے قصّے میں زوجہ کا لفظ ان معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قوم کے لیڈر الرجل کی حیثیت رکھتے ہیں اور انکی جماعت امرأۃ کی۔

سُورَۃُ الْاِخْلَاص

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۵ :۔

یہ سورت اللہ تعالیٰ کی توحید کو بیان کرتی ہے۔ اِس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احد ہونے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں :۔

۱ ۔ وہ الصمد ہو یعنی سب کا قبلۂ حاجات۔ اگر اس کے علاوہ بھی کوئی قبلۂ حاجات ہے تو وہ احد نہیں۔

۲ ۔ اس کا بیٹا ہو نہ باپ۔ اگر اس کا بیٹا یا باپ ہے تو وہ احد نہیں کیونکہ وہ دونوں خدائی میں اسکے شریک ہوں گے۔

۳ ۔ کوئی اس کا ہمسر نہ ہو۔ اگر کوئی اس کا ہمسر ہے تو وہ خدائی میں اس کا شریک ہے پس وہ احد نہیں۔

اٰیاتُھا ۵ (۱۱۲) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ رکوعُھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ②

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ③

لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ ④

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ⑤ ع ۵ ۲۷

کہہ: اللہ ایک ہے، قبلہ حاجات۔ نہ اس نے کسی کو جنا، نہ اس کو کسی نے جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ◉

ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ: الضمیر للشأن (بیضاوی)

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۶:-

اِس سورت میں ایک جامع دعا بیان کی گئی ہے اور چار چیزوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے یعنی

۱ - مخلوق کے شر سے۔

۲ - تاریکی کے شر سے۔ اِس میں ہر قسم کی تاریکیاں آجاتی ہیں۔

۳ - عورتوں کے شر سے۔ جب وہ مردوں کے عزائم میں رخنہ ڈالتی ہیں اور

۴ - حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے۔

اگرچہ آخری تین چیزیں بھی مخلوق کے ضمن میں آجاتی ہیں لیکن ان کی خصوصیت کے پیشِ نظر ان کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ②

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ③

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ④

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ⑤

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑥ ع

کہہ: مَیں تمام مخلوق کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے، تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جاتا ہے، ان عورتوں کے شر سے جو اپنے حیلوں سے مردوں کے عزائم میں رخنہ ڈالتی ہیں اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے ◉

اَلْفَلَقِ : صبح، مخلوق

غَاسِقٍ : غَسَق سے اِسم فاعل، تاریکی، اندھیری رات، چاند۔ مؤخر الذکر اعتبار سے آیت کے معنے ہوں گے : چاند سے جب وہ تاریک ہو جائے یعنی گہنا جائے (روح البیان) چاند سے مراد علماء بھی ہو سکتے ہیں اور اس کے معنے بحذف مضاف وہ وقت بھی ہے جب چاند گہنایا جائے گا اور جس کی پیشگوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔

النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ : المراد بالنّفّٰثٰت فی العقد ابطال عزائم الرّجل بالحیل

(بیضاوی، روح البیان)

سُورَۃُ النَّاسِ

ربطِ آیات

آیت ۲ تا ۷ :-

یہ ایک جامع دعا ہے۔ اِس میں بتایا گیا ہے کہ الٰہ النّاس ہونے کے لئے ملک النّاس ہونا ضروری ہے اور ملک النّاس ہونے کے لئے ربّ النّاس ہونا ضروری ہے یا یوں کہہ لو کہ اللہ تعالیٰ کا ربّ النّاس ہونا تقاضا کرتا ہے کہ وہ ملک النّاس اور الٰہ النّاس ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ◉

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ②

مَلِكِ النَّاسِ ③

اِلٰهِ النَّاسِ ④

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ⑤

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⑥

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ⑦ ع ۱/۷ ۳۹

کہہ: میں انسانوں کے ربّ کی، انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی پناہ مانگتا ہوں جنّ و اِنس میں سے

ان وسوسہ ڈالنے والوں اور پھر پیچھے ہٹ جانے والوں کے
شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں ◉

دعاءِ ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ
بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ
مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَ
اٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اے میرے اللہ! قبر میں میری وحشت کو دُور فرما۔ اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے رحم فرما اور اسے میرے لئے رہبر، نور، ہدایت اور رحمت بنا۔ اے میرے اللہ! جو کچھ میں اس میں سے بھول گیا تُو مجھے یاد دلا اور جو میری جہالت کے سبب مجھ سے پوشیدہ رہا تُو مجھے اس کا علم دے۔ اور اسے جانِ جہاں شب و روز اس کی تلاوت سے مجھے بہرہ ور کر۔ اور اے ربّ العالمین اس کو میرے لئے حجّت بنا۔

البقرہ ۲۶:-

وَ اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِھًا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اُن کو ایسی نعماء کیوں دی جائیں گی کہ وہ کہیں ھٰذَا الَّذِیۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ۔ حالانکہ جیسا کہ اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِھًا سے ظاہر ہے وہ اَور ہی قسم کی نعمتیں ہوں گی۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ ایسی نعمتیں ہوں گی کہ نہ آنکھوں نے پہلے دیکھی ہوں گی نہ کانوں نے سُنی ہوں گی نہ کسی کے وہم و گمان میں آئی ہوں گی۔

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ نعمت کے کھانے کا لطف اس کے کھانے سے پہلے شروع ہو جاتا ہے جب اچھا کھانا سامنے آتا ہے تو اِس وجہ سے کہ وہ نعمت پہلے استعمال کی جا چکی ہوتی ہے، پہلے آنکھیں اُس سے لطف اندوز ہوتی ہیں اور طبیعت میں خوشی، فرحت اور رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ حِس کی بیداری کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ نعمت پہلے استعمال نہ کی گئی ہو تو جو حسیں بیدار ہوتی ہیں وہ نہ ہوں گی اور اگرچہ کھانا پہلے سے عمدہ ہی ہو اس کا لطف کم ہو جائے گا۔ پس اُتُوۡا بِہٖ مُتَشَابِھًا میں یہ حکمت ہے کہ کام و دہن کے علاوہ تمام وجود اس سے حظ اُٹھائے اور بار بار ایک چیز کھانے سے جو طبیعت میں اُکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے وہ پیدا نہ ہو کیونکہ ماہرینِ نفسیات کہتے ہیں REPITITION DULLS AFFECTION کسی فعل کو بار بار دہرانے سے اس کا لطف کم ہو جاتا ہے۔

JANE AUSTIN اپنے مشہور ناول EMMA کے CH. XXXI میں لکھتی ہیں:-

"HOW VERY DELIGHTFUL IT IS TO MEET WITH ANYTHING AT ALL LIKE WHAT ONE .. LEFT BEHIND."

البقرہ ۶۸ تا ۷۲ :۔

اِن آیات میں معاشرے کی اس بیماری کی نشاندہی کی گئی ہے جو اس کی سب سے بڑی لعنت ہے اور جسے سُرخ فیتہ کہتے ہیں۔جب کوئی قوم احکام کی رُوح پر عمل کرنے کی بجائے اس کے الفاظ کے چکر میں پڑ جاتی ہے تو اس کی قوّتِ عمل مسلوب ہو جاتی ہے اور اس کی کشتی آگے چلنے کی بجائے گرداب میں پھنس کر رہ جاتی ہے۔

یہودیوں کو ایک گائے ذبح کرنے کو کہا گیا تھا لیکن اُنہوں نے اپنی ہوشیاری سے نکرہ کو معرفہ بنا کر چھوڑا۔

المدّثّر : ۳۱ ص۲۷۰۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم کا لفظ قرآن میں ۱۹ بار آیا ہے۔

اللہ کا لفظ فاتحہ کی تسمیہ ملا کر ۲۶۹۸ (۱۹ × ۲ × ۷۱) بار آیا ہے۔

الرّحمٰن کا لفظ ۵۷ (۱۹ × ۳) بار آیا ہے۔

الرّحیم کا لفظ ۹۵ (۱۹ × ۵) بار آیا ہے۔

قطع یدؔ

المائدہ: ۳۹:-

قرآن نے جو چور کے متعلق فرمایا: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللہِ (المائدہ ۳۹) اِس کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے قطع، ید اور نکال کے الفاظ کے معنی اچھی طرح سمجھ لینے ضروری ہیں۔

قَطَعَ کے معنی فی الواقع یا استعارۃً کاٹ ڈالنا، علیحدہ کرنا، روکنا، زخمی کرنا ہیں۔ چنانچہ مقاطع القران سے مراد وقوفِ قرآن ہیں۔

قطع الکلام کے معنی ہیں بات ختم ہوگئی، رُک گئی۔

انقطع البرد کے معنی ہیں سردی ختم ہوگئی، رُک گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شاعر آیا تو آپؐ نے بلالؓ کو کہا یا بلال اقطع لسانہ یعنی اس کو اتنی رقم دو کہ اس کا منہ بند ہو جائے۔

قطّاع الطریق راہزنوں کو کہتے ہیں۔

قُطِعَتْ یَدُہٗ کے معنی ہیں اُس کا ہاتھ ناکارہ ہوگیا (لسان العرب)

قطعن ایدیھُنَّ کے معنی بیضاوی نے جَرَحْنَ کئے ہیں (یوسف ۲۲) یعنی اُنہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ہم بھی کہتے ہیں اس نے ہاتھ کاٹ لیا یعنی زخمی کر لیا۔

یقطعون السّبیل (العنکبوت ۳۰) کے معنی بیضاوی نے راستہ روک کر ڈاکہ ڈالنے اور قتل کرنے کے کئے ہیں۔

ید کا لفظ ہاتھ اور طاقت اور سارے وجود کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: وَاذْکُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ (صٓ ۴۶) یعنی اے رسول

اُن سے ہمارے بندوں ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کا قصہ بیان کر جو فعّال اور صاحبِ نظر لوگ تھے۔ بیضاوی اس کے معنی اولی القوۃ کرتا ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْدٍ (الذٰریٰت ۴۸) اور ہم نے آسمانوں کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا۔

اید، ید کی جمع یا اٰدَ = اَیَدَ کا مصدر ہے۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ (لھب ۲) یعنی ابو لہب ہلاک ہوگیا۔ بیضاوی کہتا ہے کہ اِس جگہ ید کے معنی نفسہٗ ہے۔

اب ید کے لفظی معنی ہاتھ ہیں مگر اس سے مراد مطابق تسمیۃ الشئ باسم کلّہ انگلیاں بھی لی جاتی ہیں۔ چنانچہ قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ (یوسف ۳۲) کے معنی بعض نے انا ملھن اواکما مھن لئے ہیں (شوکانی) یعنی اُنگلیاں یا اُنگلیوں کے پور۔ اور مطابق تسمیۃ الشئ باسم جزئہ اس کے معنی کُہنی یا کلائی تک ہاتھ کے علاوہ پورا بازو بھی لیا جاتا ہے اور پورا وجود بھی لیا جاتا ہے۔

نَکَلَ کے معنی ہیں رُکنا، سُکڑنا، باز آنا۔

نِکْلٌ بیڑی کو کہتے ہیں۔ نِکَالٌ عبرتناک سزا کو کہتے ہیں یعنی ایسی سزا کو کہتے ہیں جو مجرم کو اور دوسروں کو جُرم کرنے سے روکے۔

اب ہم اِس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیت زیرِ بحث کے کیا معنی ہیں۔ اِس کے لئے نوٹ زیرِ آیت بھی دیکھ لیا جائے۔ مائدہ ۳۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَ اَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ۔ سُن رکھو وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کے لئے تگ و دو کرتے رہتے ہیں ان کی یہی سزا ہے کہ ان میں سے ایک ایک کو قتل کر دیا جائے یا زندہ صلیب پر لٹکا یا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ اور رسول سے جنگ کرنے سے مراد اِس جگہ قطع الطریق یعنی ڈاکہ زنی ہے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک قید کرنا ینفوا من الارض کے مفہوم کو پورا کرتا ہے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ جب سرقہ بالجبر کی سزا قید ہوسکتی ہے تو محض سرقہ کی کیوں

نہیں ہو سکتی ؟

رہا یہ سوال کہ پھر قرآن نے اِس جگہ قید یا جلا وطنی کی سزا کا کیوں ذکر نہیں کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ذکر اِس لئے نہیں کیا کہ قطع ید میں یہ بات شامل ہے۔

قطع ید کے معنی ہاتھ کو روکنا ہے خواہ اس کی صورت قید کرنا ہو یا اُنگلیاں یا ہاتھ کاٹنا ہو یا پیرول (PAROLE) پر چھوڑنا ہو یا اصلاح خانہ (REFORMATORY) میں بھیجنا ہو یا شہر بدر کرنا ہو۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرونِ اولیٰ میں قید خانے اور اصلاح خانے نہیں تھے۔ پس انہوں نے قرآن کی تشریح اپنے حالات کے مطابق کی اور درست کی۔ لیکن قرآن ایک دائمی شریعت ہے اور کیس لاء (CASELAW) اس کے معنی کو بیان کر سکتا ہے، محدود نہیں کر سکتا۔

پھر قرآن کے الفاظ دیکھئے وہاں فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا ہے۔ ایدِ جمع کا صیغہ ہے تثنیہ کا نہیں۔ پس آیت کے الفاظ کے مطابق ملزموں کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالنے چاہئیں۔ لیکن ہاتھ کاٹنے پر اصرار کرنے والے اِس سے مراد ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ کا حصّہ لیتے ہیں۔ پس جب آیت کے الفاظ سے ہٹ کر اُس میں لچک پیدا کرنا جائز ہے تو کیوں نہ قطع ید کے ایسے معنی کئے جائیں کہ نہ آیت کے الفاظ کو چھوڑا جائے اور نہ اُس سے ہٹ کر لچک پیدا کی جائے۔ فتدبروا

چوری عموماً دونوں ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ پس فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَھُمَا کے معنی ہیں کہ عورت اور مرد دونوں کے سب یعنی دونوں ہاتھ روک دو یا علیحدہ کر دو۔ اب اس کی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اُن کو ہتھکڑی پہنا دی جائے یا ضمانت پر چھوڑ دیا جائے یا قید کر دیا جائے یا فی الواقع ہاتھ یا اُنگلیاں کاٹ دی جائیں۔ لیکن اگر صرف کاٹنے کے معنوں پر اصرار کیا جائے تو ایدیھما سے مراد یدا ھما لی جائے گی جو بہر حال اصل الفاظ سے ہٹنا ہے۔

بعض لوگ اِس جگہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا (تحریم ۵) بطور نظیر پیش کرتے ہیں لیکن قلب کا لفظ تو مصدر بھی ہے اور یہ لفظ اُس کیفیت کے اظہار کے لئے بولتے ہیں جو انسان کی جذبات کے تلاطم میں ایک خاص وقت ہوتی ہے۔ پس اِس آیت میں جمع کا لفظ لا کر یہ معنی پیدا کئے ہیں کہ تمہارے دل اپنی تمام یا بیشتر کیفیتوں میں اِس بات کی طرف مائل تھے۔

اِس جگہ یہ بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ آیت زیرِ بحث اور زنا کی حد والی آیت دونوں جملہ اسمیہ ہیں اور ایک طرز کی آیات ہیں لیکن زنا والی آیت میں فرمایا ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (النور ۳) اور زیرِ بحث آیت میں السارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما آخر یہاں کیوں کل واحدٍ منھما کی تحدید نہیں کی صاف ظاہر ہے کہ یہ اِس لئے نہیں کی کہ یہاں قطعی طور پر ہاتھ کاٹنا مراد نہیں۔

پھر یہ بھی غورطلب امر ہے کہ اس کے بعد فرمایا ہے فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ (المائدہ ۴۰) یعنی جو شخص چوری کے بعد توبہ کر لیتا ہے اور اپنے نفس کی اصلاح کر لیتا ہے اللہ اس کو معاف کر دے گا۔علامہ رازی فرماتے ہیں کہ بعض فقہاء کے نزدیک اگر مجرم توبہ کرلے تو اسے معاف کیا جاسکتا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ اگر اس کے ہاتھ کاٹ دئے تو پھر معافی کیسی۔پس یہ آیت اِس بات پر زبردست قرینہ ہے کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا ضروری نہیں بلکہ ضرور ہے کہ ایسی سزا صرف اس وقت دی جائے جبکہ اور کوئی طریق اصلاح کا ممکن نہ ہو اور مجرم کو جرم سے باز رکھنے کی صرف یہی صورت باقی رہ جائے۔

یہ بھی جائز ہے کہ السّارق میں ال تخصیص کے لئے ہو اور اس سے مراد نامی گرامی چور ہو کہ جب السّارق کہا جائے تو اس کا نام ذہن میں آئے۔اور چوری اس کی فطرت بن گئی ہو۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے ایدٌ مصدر بھی ہو سکتا ہے اور اس کے معنے طاقت کے ہیں۔پس اِس اعتبار سے آیت کے معنے ہوں گے کہ مجرم کی چوری کرنے کی طاقت سلب کر لی جائے۔

خود ید کا لفظ بھی کنایۃً طاقت کے لئے استعمال کرتے ہیں چنانچہ یدٌ طویلۃٌ کے معنے ہیں کہ اس کو چوری کرنے کی عادت ہے اِس اعتبار سے فاقطعوا ایدیھما کے معنے ہوں گے اجعلوا ایدیھما قصیرۃً ان کو آئندہ چوری کرنے سے روک دو۔

صنائع و بدائع

صنعتِ ترشیح : ۶۲، ۸۳، ۸۰۶، ۹۶۰، ۲۰۲۹

صنعتِ تانیس : ۱۴۴۴، ۱۷۸۳

صنعتِ اطناب : دیکھو ص۱۶۰ ۔ اکثر تخصیص کے لئے یا تشریح و تاکید کے لئے بات کو مختلف پہلوؤں سے اور تکراراً بیان کیا جاتا ہے (۹۲، ۸۷۸، ۱۲۸۰) یا اگر محبوب سے بات کی جا رہی ہو تو بات کو لمبا کیا جاتا ہے (۱۴۸۰)

صنعتِ ایجاز : دیکھو تمہید ص۲۷، ۲۱۱۰

صنعتِ مراعاۃ للفواصل ۱۰۱

صنعتِ تحریض ۴۹۸

صنعتِ تشریب ۱۴۵۰

صنعتِ لف و نشر ۱۰۴۵

صنعتِ مشاکلہ ۶۱۶

صنعتِ تجانس لفظی ۱۱۵۲

صنعتِ التفات تمہید ص۲ تا ۴

صنعتِ شرط و جزا ۹۹۴

مجاز

تسمیۃ الشئ باسم جُزئہٖ (مختصر المعانی ص۳۷۲) = ۴۸۰، ۹۵۹، ۱۶۲۱

تسمیۃ الشئ باسم کُلّہٖ (مختصر ص۳۷۲) = ۱۵۸۳

تسمیۃ الشئ باسم سببہ (مختصر ص۳۷۲) = ۶۸۳، ۹۸۳، ۲۳۰۷، ۲۳۲۰، ۲۵۲۶، ۲۷۷۳۔

تسمیة الشئ باسم آلتہ (مختصر ص ۳۴۳) = ۵۹۳، ۶۸۳، ۹۸۲

تسمیة الشئ باسم حالّہ (مختصر ص ۳۴۳) = ۲۱۹۶، ۲۲۴۸، ۲۳۳۰

تسمیة الشئ باسم محلہ (مختصر ص ۳۴۳) = ۴۵۴، ۱۱۳۹، ۱۵۵۶

تسمیة الشئ بسبب المشابهة (مختصر ص ۳۴۴) = ۳۱۴، ۱۵۱۸

تسمیة المسبب باسم السبب (مختصر ص ۳۴۳) = ۹۸۲

تسمیة السبب باسم المسبب (مختصر ص ۳۴۲) = ۱۰۲۹، ۲۲۵۹، ۲۲۹۰

تسمیة الشئ باسم الشئ الّذی کان ھو علیہ فی الزمان الماضی (مختصر ص ۳۴۳) = ۱۸۱، ۳۱۶

تسمیة الشئ باسم مایؤل ذلك الشئ الیہ فی الزمان المستقبل (مختصر ص ۳۴۳) = ۱۸۱، ۱۹۰، ۱۳۳۹

ترتیب نزول

(مرتّبہ علماء اظہر)

مکّی

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۱	اَلْعَلَق	۹۶	۱۹	
۲	اَلْقَلَم	۶۸	۵۲	آیات ۱۷تا ۳۳ اور ۴۸ تا ۵۰ مدنی ہیں۔
۳	اَلْمُزَّمِّل	۷۳	۲۰	آیات ۱۰، ۱۱، ۲۰ مدنی ہیں۔
۴	اَلْمُدَّثِّر	۷۴	۵۶	
۵	اَلْفَاتِحَة	۱	۷	
۶	اَلْمَسَد	۱۱۱	۵	
۷	اَلتَّكْوِيْر	۸۱	۲۹	
۸	اَلْاَعْلٰى	۸۷	۱۹	
۹	اَلَّيْل	۹۲	۲۱	
۱۰	اَلْفَجْر	۸۹	۳۰	
۱۱	اَلضُّحٰى	۹۳	۱۱	
۱۲	اَلَمْ نَشْرَحْ	۹۴	۸	
۱۳	اَلْعَصْر	۱۰۳	۳	
۱۴	اَلْعٰدِيٰت	۱۰۰	۱۱	
۱۵	اَلْكَوْثَر	۱۰۸	۳	
۱۶	اَلتَّكَاثُر	۱۰۲	۸	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۱۷	اَلْمَاعُوْن	۱۰۷	۷	پہلی ۳ آیات مدنی ہیں۔
۱۸	اَلْکَافِرُوْن	۱۰۹	۶	
۱۹	اَلْفِیْل	۱۰۵	۵	
۲۰	اَلْفَلَق	۱۱۳	۵	
۲۱	اَلنَّاس	۱۱۴	۶	
۲۲	اَلْاِخْلَاص	۱۱۲	۴	
۲۳	اَلنَّجْم	۵۳	۶۲	آیت ۳۲ مدنی ہے۔
۲۴	عَبَسَ	۸۰	۴۲	
۲۵	اَلْقَدْر	۹۷	۵	
۲۶	اَلشَّمْس	۹۱	۱۵	
۲۷	اَلْبُرُوْج	۸۵	۲۲	
۲۸	اَلتِّیْن	۹۵	۸	
۲۹	قُرَیْش	۱۰۶	۴	
۳۰	اَلْقَارِعَة	۱۰۱	۱۱	
۳۱	اَلْقِیٰمَة	۷۵	۴۰	
۳۲	اَلْهُمَزَة	۱۰۴	۹	
۳۳	اَلْمُرْسَلٰت	۷۷	۵۰	آیت ۴۸ مدنی ہے۔
۳۴	قٓ	۵۰	۴۵	آیت ۳۸ مدنی ہے۔
۳۵	اَلْبَلَد	۹۰	۲۰	
۳۶	الطَّارِق	۸۶	۱۷	
۳۷	اَلْقَمَر	۵۴	۵۵	آیات ۴۴ تا ۴۶ مدنی ہے۔
۳۸	صٓ	۳۸	۸۸	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۳۹	اَلْاَعْرَاف	۷	۲۰۶	آیات ۱۶۳ تا ۱۷۰ مدنی ہیں۔
۴۰	اَلْجِنّ	۷۲	۲۸	
۴۱	یٰسٓ	۳۶	۸۳	آیت ۴۵ مدنی ہے۔
۴۲	اَلْفُرْقَان	۲۵	۷۷	آیات ۶۸ تا ۷۰ مدنی ہیں۔
۴۳	فَاطِر	۳۵	۴۵	
۴۴	مَرْیَم	۱۹	۹۸	آیات ۵۸ و ۷۱ مدنی ہیں۔
۴۵	طٰہٰ	۲۰	۱۳۵	آیات ۱۳۰ و ۱۳۱ مدنی ہیں۔
۴۶	اَلْوَاقِعَۃ	۵۶	۹۶	آیات ۸۱، ۸۲ مدنی ہیں۔
۴۷	اَلشُّعَرَآء	۲۶	۲۲۷	آیات ۱۹۷ و ۲۲۴ تا ۲۲۷ مدنی ہیں۔
۴۸	اَلنَّمْل	۲۷	۹۳	
۴۹	اَلْقَصَص	۲۸	۸۸	آیات ۵۲ تا ۵۵ مدنی ہیں اور آیت ۸۵ دوران ہجرت جُحفہ کے مقام پر نازل ہوئی۔
۵۰	اَلْاِسْرَاء	۱۷	۱۱۱	آیات ۲۶، ۳۲، ۳۳، ۵۷ اور ۷۳ تا ۸۰ مدنی ہیں۔
۵۱	یُوْنُس	۱۰	۱۰۹	آیات ۴۰، ۹۴، ۹۵، ۹۶ مدنی ہیں۔
۵۲	ھُوْد	۱۱	۱۲۳	آیات ۱۲، ۱۷، ۱۱۴ مدنی ہیں۔
۵۳	یُوْسُف	۱۲	۱۱۱	آیات ۱ تا ۳ اور ۷ مدنی ہیں۔
۵۴	اَلْحِجْر	۱۵	۹۹	آیت ۸۷ مدنی ہے۔
۵۵	اَلْاَنْعَام	۶	۱۶۵	آیات ۲۰، ۲۳، ۹۱، ۹۲، ۱۱۴، ۱۴۲ اور ۱۵۱ تا ۱۵۳ مدنی ہیں۔
۵۶	اَلصّٰفّٰت	۳۷	۱۸۲	
۵۷	لُقْمٰن	۳۱	۳۴	آیات ۲۷ تا ۲۹ مدنی ہیں۔
۵۸	سَبَا	۳۴	۵۴	آیت ۶ مدنی ہے۔

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۵۹	اَلزُّمَر	۳۹	۷۵	آیات ۵۲ تا ۵۴ مدنی ہیں۔
۶۰	غَافِر	۴۰	۸۵	آیات ۵۶، ۵۷ مدنی ہیں۔
۶۱	فُصِّلَتْ	۴۱	۵۴	
۶۲	اَلشُّوْرٰی	۴۲	۵۳	آیات ۲۳ تا ۲۵ اور ۲۷ مدنی ہیں۔
۶۳	اَلزُّخْرُف	۴۳	۸۹	آیت ۵۴ مدنی ہے۔
۶۴	اَلدُّخَان	۴۴	۵۹	
۶۵	اَلْجَاثِيَة	۴۵	۳۷	آیت ۱۴ مدنی ہے۔
۶۶	اَلْاَحْقَاف	۴۶	۳۵	آیات ۱۰، ۱۵، ۳۵ مدنی ہیں۔
۶۷	اَلذّٰرِيٰت	۵۱	۶۰	
۶۸	اَلْغَاشِيَة	۸۸	۲۶	
۶۹	اَلْكَهْف	۱۸	۱۱۰	آیات ۳۸، ۸۳ تا ۱۰۱ مدنی ہیں۔
۷۰	اَلنَّحْل	۱۶	۱۲۸	آخری ۳ آیات مدنی ہیں۔
۷۱	نُوْح	۷۱	۲۸	
۷۲	اِبْرَاهِيْم	۱۴	۵۲	آیات ۲۸، ۲۹ مدنی ہیں۔
۷۳	اَلْاَنْبِيَاء	۲۱	۱۱۲	
۷۴	اَلْمُؤْمِنُوْن	۲۳	۱۱۸	
۷۵	اَلسَّجْدَة	۳۲	۳۰	آیات ۱۶ تا ۲۰ مدنی ہیں۔
۷۶	اَلطُّوْر	۵۲	۴۹	
۷۷	اَلْمُلْك	۶۷	۳۰	
۷۸	اَلْحَاقَّة	۶۹	۵۲	
۷۹	اَلْمَعَارِج	۷۰	۴۴	
۸۰	اَلنَّبَاُ	۷۸	۴۰	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۸۱	اَلنّٰزِعٰت	۷۹	۴۶	
۸۲	اَلْاِنْفِطَار	۸۲	۱۹	
۸۳	اَلْاِنْشِقَاق	۸۴	۲۵	
۸۴	اَلرُّوْم	۳۰	۶۰	آیت ۱۷ مدنی ہے۔
۸۵	اَلْعَنْکَبُوْت	۲۹	۶۹	آیات ۱ تا ۱۱ مدنی ہیں۔
۸۶	اَلْمُطَفِّفِیْن	۸۳	۲۶	

مدنی

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۱	اَلْبَقَرَة	۲	۲۸۶	آیت ۲۸۱ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی۔
۲	اَلْاَنْفَال	۸	۷۵	آیات ۳۰ تا ۳۶ مکّی ہیں۔
۳	اٰل عِمْرَان	۳	۲۰۰	
۴	اَلْاَحْزَاب	۳۳	۷۳	
۵	اَلْمُمْتَحِنَة	۶۰	۱۳	
۶	اَلنِّسَآء	۴	۱۷۶	
۷	اَلزَّلْزَلَة	۹۹	۸	
۸	اَلْحَدِيْد	۵۷	۲۹	
۹	مُحَمَّد	۴۷	۳۸	آیت ۱۳ ہجرت کے موقع پر راستہ میں نازل ہوئی۔
۱۰	اَلرَّعْد	۱۳	۴۳	
۱۱	اَلرَّحْمٰن	۵۵	۷۸	
۱۲	اَلْاِنْسَان	۷۶	۳۱	

نمبر شمار	نام سورت	نمبر سورت	تعداد آیات (تسمیہ کے بغیر)	تفصیل
۱۳	اَلطَّلَاق	۶۵	۱۲	
۱۴	اَلْبَیِّنَة	۹۸	۸	
۱۵	اَلْحَشْر	۵۹	۲۴	
۱۶	اَلنُّوْر	۲۴	۶۴	
۱۷	اَلْحَجّ	۲۲	۷۸	آیات ۵۲ تا ۵۵ مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئیں۔
۱۸	اَلْمُنٰفِقُوْن	۶۳	۱۱	
۱۹	اَلْمُجَادَلَة	۵۸	۲۲	
۲۰	اَلْحُجُرَات	۴۹	۱۸	
۲۱	اَلتَّحْرِیْم	۶۶	۱۲	
۲۲	اَلتَّغَابُن	۶۴	۱۸	
۲۳	اَلصَّف	۶۱	۱۴	
۲۴	اَلْجُمُعَة	۶۲	۱۱	
۲۵	اَلْفَتْح	۴۸	۲۹	حدیبیہ سے واپسی پر راستہ میں نازل ہوئی۔
۲۶	اَلْمَآئِدَة	۵	۱۲۰	آیت ۳ حجۃ الوداع میں عرفات کے مقام پر نازل ہوئی۔
۲۷	اَلتَّوْبَة	۹	۱۲۹	آخری ۲ آیات مکی ہیں۔
۲۸	اَلنَّصْر	۱۱۰	۳	حجۃ الوداع میں منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔

تثنیہ کا صیغہ بعض دفعہ فعل کے تکرار کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے (۵۱ : ۲۵)

جمع کا صیغہ بعض دفعہ شرف کے اظہار کے لئے (۱۰:۲۸) اور بعض دفعہ فعل کے تکرار کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے (۲۳ : ۱۰۰)

جار مجرور میں اکثر حذف پایا جاتا ہے (۳۸ : ۸، ۳۹ : ۳، ۳۹ : ۴۳)

بعض دفعہ مضاف محذوف ہوتا ہے (۳۸ : ۱۶)

حَلِّ لُغَاتْ

علامات

ج = جمع

م = مؤنث

فا = اسم فاعل

مفع = اسم مفعول

مص = مصدر

افعل = افعل التفضیل

ابواب

۱- مجرد

۲- تَفْعِیْلٌ

۳- مَفَاعَلَةٌ

۴- اِفْعَالٌ

۵- تَفَعُّلٌ

۶- تَفَاعُلٌ

۷- اِنْفِعَالٌ

۸- اِفْتِعَالٌ

۹- اِفْعِلَالٌ

۱۰- اِسْتِفْعَالٌ

نوٹ

فعل بعض دفعہ ارادۂ فعل (۵ : ۷) کے لئے یا وہ بات صرف ظاہری طور پر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے (۶ : ۲۶، ۱۰ : ۴۳)

فعل ماضی میں بعض دفعہ اصرار اور ہٹ دھرمی کے معنی پائے جاتے ہیں (۸ : ۳۸، ۸ : ۵۶)

فعل بعض دفعہ غرضِ فعل کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے (۵ : ۱۰۹)

بعض دفعہ سردار کے نام میں اُس کی آل شامل ہوتی ہے (۵۰ : ۱۴)

ا

ب

خ

د

ذ

ر

اَلْاَعْرَافُ ج ۷۶۲
مَعْرُوْفٌ = مجازاً وصیّت ۱۹۵۵
۲۔ عَرَّفَ ۲۳۵۸
عِزَّۃٌ = غلبہ ۱۰۱۵
عَزِیْزٌ = کثیر المنافع۔عدیم النظیر ۲۲۳۳
مَعْزِلٌ (ظرفِ مکان) ۱۰۶۵
عِزِیْنَ ۲۶۶۷
عَسٰی ۱۸۰۷
عَشْرٌ ۱۵۰۷
عَاصِمٌ (فا) ۶-۱۰۶۵
مُعَطَّلَۃٌ (مفع۔م) ۱۵۹۹
عَطَآءً حِسَابًا = کثیر ۲۷۴۲
۵۔ تَعَفُّفٌ ۲۱۹
عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ ۹۲۳
عفا عنکم = تمہارے لئے آسانی پیدا کردی ۱۵۴
عَقَلَ ۱۹۱
۲۔ مُعَلَّقَۃٌ (مفع) ۴۹۳
مَعْکُوْفٌ (مفع) ۲۳۸۸
عَلِمَ ۳۵۴، ۱۷۷۰
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ = جبکہ تم صاحبِ علم ونظر ہو ۶۶
عِلْمٌ (ضد جہالۃٌ) ۱۵۸۰، ۱۹۱۹
عَلٰی عِلْمٍ ۷۶۴، ۲۳۱۱، ۲۳۲۷
عِلْمُ اللّٰہِ ۱۰۵۱

اَعْلَامٌ ۲۲۶۱
عَالَمٌ ۵
۲ عَلَّمَ ۱۳۱۷
عَلَا = تجبّر وطغیٰ ۱۸۲۰
عَلٰی
= قیام ۵۵
= فی ۹۳۴
عَمَدٌ ج عِمَادٌ ۱۱۷۶
عَمٌّ ۱۹۷۵
۲۔ عَمَّرَ ۲۰۲۵
مُعَمَّرٌ (مفع) ۲۰۲۵
عَمَلٌ
اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۱۰۶۷
عَمُوْنَ ۷۷۱
عَنْ
= سببیہ ۷۵، ۲۱۲۰
عَنِتَ ۲۳۹۸
عَنَتٌ (م) ۴۳۵
عِنْدَ ۴۹۸
عِوَجٌ
لَاعِوَجَ لَہٗ ۱۵۰۹
۶۔ تَعَاوَنَ
تعاونوا = تتعاونوا ۵۴۳

ك

ن

وَطْأٌ

اَشَدُّ وَطْأً ۲۶۸۸

مَوَاطِنُ ج ۹۱۱

وَعْدٌ (مص)

وَعْدَ اللّٰہ ۱۸۹۵

مَوْعِدٌ (مص، ظرف) ۱۴۱۱

۳۔ وَاعَدَ ۸۱

وَعٰی ۲۶۵۳

تَوْفِیْقٌ (مص) ۱۰۹۰

۵۔ مُتَوَفِّیْ (فا) ۳۰۳

مِیْقَاتٌ ۱۷۴۳

۴۔ مُوْقَدٌ (مفع) ۲۸۶۱

وَقْرٌ (مص) ۲۲۱۸

وَقَعَ ۷۷۳

وُقِفُوْا (مجہول) ۶۴۸

تَقْوٰی = ذوی التقوٰی ۱۵۲۲

۸۔ مُتَّکَأً ۱۱۲۳

وَکِیْلٌ = شہید ۴۹۵

= حفیظ ۱۸۳۱

= نمائندہ ۵۱۷

۴۔ اَوْلَجَ ۲۸۲

تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وتولج النّھار فی اللیل ۲۸۲

وَلَدٌ ۱۵۳۹

اَوْلٰی = اَوْلٰی (افعل)

مَوْلٰی ج مَوَالِی ۱۹۵۳

ھِیَ مَوْلٰکُمْ = اولٰی لکم ۲۵۲۳

۴۔ اَوْلٰی لَھُمْ ۲۳۶۴

۵۔ تَوَلّٰی ۱۰۷۰، ۱۶۸۳

وَھَّابٌ ۲۷۱

وَیْلٌ = کلمہ تقبیح

وَیْلَکُمْ ۱۴۹۳

یَاوَیْلَتٰی = یَاعَجَبًا ۱۰۷۹

ی

یَئِسَ = مایوس ہونا

= جاننا ۱۱۹۲

یَتِیْمٌ ۴۱۷

یَدٌ = یَدْیٌ (مص) ہاتھ ۴–۱۱۲۳، ۲۱۳۲

اَیْدٍ = اَیْدِیٌ

۲۔ یَسَّرَۃٌ ۲۷۵۷

یَقِیْنٌ ۴–۱۲۶۳

یَمِیْنٌ = داہنا ہاتھ ۱۸۸۱

کنتم تاتوننا عن الیمین ۲۰۷۶

= قوّت ۲۰۸۸

اَیْمَانٌ ج = عہد ۹۰۵

یَوْمٌ ۷۶۶

انڈیکس مضامین

فہرست

جلد اوّل

جلد دوم

جلد سوم

جلد چہارم

تصحیح

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
تمہید ۵	۱۲	تائید	تاکید
تمہید ۱۶	۱	اَلْمُقَطِّعَات	اَلْمُقَطَّعَات
۳۸	۷	حکیم	کلیم
۴۴	۲۱	گویا یہ	گویا یہ انسٹی ٹیوشن عالمی اخوّت
۴۴	آخری	ہے کہ	ہے کہ استعماری طاقتیں
۶۳	۱۴	اپنے	ان کے
۹۶	۱۰	کرلیں	کرلیں۔ اُن کے لئے ہلاکت ہے اِس وجہ سے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا۔ اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس وجہ سے جو وہ کماتے ہیں۔
۱۱۳	۸	تم پر	ان پر
۱۴۴	۲	مسکینوں	مسکینوں، مسافروں
۲۱۱	۱۰	خرچ کرنے کے بعد	خرچ کرتے ہیں اور پھر
۲۶۴	۱۷	کٹھ	کٹ
۳۱۲	۶،۵	پڑھ رہے ہیں	پڑھ رہے ہیں وہ اللہ کی کتاب ہیں سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی کتاب ہیں سے نہیں ہوتا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں وہ
۳۳۰	۵،۴	تم .... کرتے	تم وہ سادہ لوح ہو جو ان سے محبّت کرتے ہو لیکن وہ

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			تم سے محبّت نہیں کرتے۔ اور اگرچہ تم ان کی سب کتب پر ایمان لاتے ہو وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں لاتے۔
۳۳۶	۳	کی طرف	کی مغفرت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔
۳۵۱	۵	تمہاری کون مدد کرے گا	کوئی تمہاری مدد نہیں کرسکتا۔ یاد رکھو! مومنوں کو اللہ ہی پر توکّل کرنا چاہیئے۔
۳۵۴	۷	کافروں	منافقوں
۴۲۵	۱۳	ان میں سے ہر ایک	اس کو خواہ وہ بہن ہے یا بھائی
۵۳۷	۴	حرم	محارم
۵۵۷	۱۷	حکومت ہے	حکومت ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔
۶۴۷	۹	جو	جو بظاہر
۸۸۰	۱	جنگ کے	جنگ کئے
۹۲۵	۱۵	ناپسندی	ناپسندیدگی
۱۰۰۳	۳،۲	(خالی جگہ)	FILL THE PLACE OF ANOTHER FOR OR AGAINST. (DICTIONARY AND GLOSSARY OF THE KORAN)
۱۱۳۳	۱۰	قوموں	ظالموں
۱۰۸۹	۶	رکھتے	رکھتے ہو
۱۱۲۰	۱۶	(خالی جگہ)	MEN MAY LIE BUT CIRCUMSTANCES WILL NOT.
۱۱۳۰	۱۸،۱۷	(خالی جگہ)	HE CAST IT AWAY AS A THING OF NO ACCOUNT, REJECTED IT,

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			ABSTAINED FROM IT.
۱۱۵۲	۱۱	(خالی جگہ)	ALLITERATION
۱۳۹۱	۵	(خالی جگہ)	DEAD SEA
۱۳۹۱	۶	(خالی جگہ)	SCROLLS
۱۴۰۰	۸	بدل	مُبْدَل منہ
۱۴۰۳	۱۶/۱۵	جو چلتی ہوئی نہروں سے شاداب ہوں گے۔	جہاں ان کے قدموں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔
۱۴۳۶	آخری	استہزاء	استمرار
۱۴۵۲	۱۰	ماں باپ	اپنی ماں
۱۴۷۷	۱۰/۹	عزّت اور شرف پائیں	نصیحت حاصل کریں
۱۴۷۸	۸	کوئی بات اُونچی آواز سے کہتا ہے تو یہ یاد رکھ۔	اس کا ذکر اُونچی آواز سے کرتا ہے تو یہ سمجھ کر کر
۱۵۸۵	۲	عذاب	انکار کے سبب عذاب
۱۶۰۶	۷،۶	یاد رکھو! ..... ہے	لیکن اگر وہ بدلہ لینے کی بجائے معاف کر دے تو وہ اللہ کو بھی بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا پائے گا۔
۱۶۰۸	۱۳	ہے جس کی وہ لوگ پابندی کرتے ہیں	تھی جس کی وہ لوگ پابندی کرتے تھے۔ اب ہم نے ایک ایسی شریعت نازل کی ہے جس کی پابندی تمام قوموں پر فرض ہے۔
″	″	تیرے دین	اس شریعت
۱۶۰۹	۱۵	علم نہیں	علمی دلیل نہیں
۱۶۱۰	۱۶	مثال سُنائی	بات بتائی
۱۶۶۶	۱۵	قریبیوں	ان قریبیوں

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۶۶	۱۶	کریں گے	کریں گے جنہوں نے افک میں حصّہ لیا
۱۷۴۱	۱۶	بنا بنایا	جیتا جاگتا
			(یہی درستی اعراف : ۱۰۸ میں بھی کرلیں)
۱۷۶۵	۱	صالح	لوط
//	۷	پاس	پاس شہوت رانی کی غرض سے
۱۸۰۸	۱	جو	جوان کے
۱۸۳۱	۱۷	تمہارے لئے	راہ کی
۱۸۵۲	۶	جتھہ	جتھہ اور علم
//	۱۴	(کشاف)	(کشاف) للعلم والطاعة (روح البیان)
۱۸۵۴	۱۰	یہ رہا	کیا ہی اچھا ہے یہ
۱۸۸۴	۵	ان پر جلد عذاب	جس عذاب کا تُو نے وعدہ کر رکھا ہے وہ جلد
۱۹۱۴	۱۶	اور نہ	اور نہ اس دُنیا کی طرح
۱۹۱۹	۸	سے	قبول کر
۱۹۲۵	۲	پیدا کر۔	پیدا کر۔ گدھے کی طرح نہ چنگھاڑ
۱۹۳۹	۱	تم پر	تمہاری جان نکالنے پر
۱۹۷۰	۱۰	نہی	یہی
۲۰۰۷	۱۴	دیتا ہے۔	دیتا ہے۔ قیامت کی جزا سزا کا انحصار اس رزق پر نہیں جو وہ تمہیں دیتا ہے بلکہ اس شُکر پر ہے جو تم کرتے ہو۔
۲۰۰۹	۲	دیتا ہے	دیتا ہے۔ قیامت کی جزا سزا کا انحصار اس رزق پر نہیں جو وہ تمہیں دیتا ہے بلکہ اِس بات پر ہے کہ تم اسے کس طرح خرچ کرتے ہو۔ یاد رکھو!

نمبر صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۲۹	۱۰	صفت	صنعت
〃	۱۴	انعات	انعامات
۲۰۹۴	۳	ظلم	صریحاً ظلم
۲۱۱۸	۱۰	کیا	یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
〃	۱۲	؟ کیا	〃
۲۱۲۸	۹،۸	وہ .... چکھیں	یہی ان کا سرمایۂ حیات ہے۔ وہ اسی پر قناعت کریں۔
۲۱۷۴	۱۲	قدرت	قدرت
۲۱۸۴	۱۱	دی	کی حالت سے گذارا
۲۲۰۳	۸	کی عبادت	کی اطاعت
۲۲۰۴	۱۷	بمحذف	بمحذوف
۲۲۱۹	۶	زکوٰۃ نہیں دیتے	خیرات نہیں کرتے
۲۲۲۰	۱۷	کیا	کر لیا
۲۳۹۶	۸	دل کو	دل کو بھائیں
۲۳۴۷	۹	طرف بڑھتے	طرف ایک وسیع بادل کی صورت میں بڑھتے
۱۷۶۰	۱۰	الذی جئتنا بہ	الذی الاعادۃ الاوّلین کانوا یلفقون مثلہ (بیضاوی)
۱۸۴۴	۹	وہ رہے ان کے مساکن	دیکھو! ان کے مساکن ویران و پریشاں پڑے ہیں۔
۱۸۴۹	آخری	تاکہ تم	تاکہ تم اس کی نعمتوں سے استفادہ کرو اور
۱۸۵۱	۱۴	کہا:	کہا: اپنے مال پر فخر نہ کر
۱۸۶۵	۱۲	کو	پر
〃	۱۳،۱۲	اللہ کے عذاب کی طرح سمجھنے لگتے ہیں	ایسا ہی ردِّ عمل کرتے ہیں جیساکہ ان کو اللہ کے عذاب پر کرنا چاہیئے۔

جلد اوّل :- (سورۃ فاتحہ تا سورۃ نسآء) ستمبر ۱۹۷۴ء

جلد دوم :- (سورۃ مائدہ تا سورۃ کہف) اگست ۱۹۷۸ء

جلد سوم :- (سورۃ مریم تا سورۃ احقاف) فروری ۱۹۸۱ء

جلد چہارم :- (سورۃ محمّد تا سورۃ النّاس) دسمبر ۱۹۸۱ء

مطبوعہ :- ریپن پرنٹنگ پریس - ۴ لیک روڈ - لاہور
کتابت :- حمید الدین